بلوچستان کے عوام کا نمائندہ اخبار
Daily IMROZ Quetta A.B.C Certified
روزنامہ امروز کوئٹہ
چیف ایڈیٹر حکیم اکمل
جلد نمبر 13 | بروز جمعہ 22 اکتوبر 2021ء 15 ربیع اوّل 1443ھ | شمارہ 104 | قیمت 10
www.imroz.com.pk

وزیراعلیٰ نے بی اے پی کے ناراض ارکان کی پارلیمانی لیڈر کی تبدیلی کی درخواست پر دستخطوں کو جعلی قرار دیدیا

سرکار ہراس چیز کو سنجیدہ لیتی ہے جس میں حقیقت ہو اگر ہر شخص اسمبلی میں بیٹھ کر وزیراعلیٰ کے خلاف درخواست دینی شروع کردے تو وزیراعلیٰ کے خلاف ہزاروں پرچے کٹیں گے، ضیاء اللہ لانگو

بشریٰ رند نے خود ٹوئٹ کیا ہے کہ وہ علاج کے سلسلے میں گئی ہیں ہر ایک کی نجی زندگی ہے کوئی اجلاس میں آتا ہے کوئی نہیں آتا ہر ایک کی اپنی مرضی ہے اور کام ہو سکتے ہیں ہمیں کسی بھی اینگل سے لاپتہ ہونے اطلاعات نہیں ہیں

بی اے پی کی ایم پی اے ماہ جبین شیران نے بھی ٹوئٹر پر اپنا بیان جاری کردیا

ذاتی وجوہات کی بناء پر میں گزشتہ روز اسمبلی کے اجلاس میں نہیں پہنچ سکی تھی ،ٹوئٹ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان عوامی پارٹی کی رکن صوبائی اسمبلی ماہ جبین شیران نے بھی ٹوئٹر پر اپنا بیان جاری کردیا تاہم میر اکبر آسکانی اور لیلیٰ ترین کا موقف تا حال سامنے نہیں آسکا، جمعرات کو ماہ جبین شیران نے اپنے ایک ٹوئٹ میں کہا ہے کہ کچھ ذاتی وجوہات کی بناء پر میں گزشتہ روز

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے بلوچستان عوامی پارٹی کے ناراض ارکان کی جانب سے پارلیمانی لیڈر کی تبدیلی کی درخواست پر دستخطوں کو جعلی قرار دیتے ہوئے اسپیکر کو دستخطوں کی صدیق کروانے کی درخواست دے دی، جمعرات کو وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے بطور بی اے پی

بقیہ 2 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

مظاہروں کا دورانیہ دو ہفتوں کا ہے جو بڑھایا بھی جاسکتا ہے، حافظ حمد اللہ

پی ڈی ایم کی قیادت اور ممبران پارلیمنٹ مظاہروں میں زیادہ سے زیادہ شرکت کریں گے، بیان

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ (پی ڈی ایم) کے ترجمان حافظ حمد اللہ نے کہا ہے کہ حکومت مخالف مظاہروں کا دورانیہ دو ہفتوں کا ہے جو وقت کے ساتھ بڑھایا جاسکتا ہے، پی ڈی ایم کی قیادت اور ممبران پارلیمنٹ مظاہروں میں زیادہ سے زیادہ شرکت

بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کابل، وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کا افغانستان کے سرکاری دورے کے موقع پر ائیرپورٹ پر استقبال کیا جارہا ہے

وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کا کابل پہنچنے پر تپاک استقبال

پاکستان نے جذبہ خیر سگالی کے تحت، حالیہ دنوں میں اشیائے خورونوش اور ادویات کی شکل میں انسانی امداد افغانستان بھجوائی، شاہ محمود قریشی

شاہ محمود کی افغان عبوری وزیراعظم سے ملاقات، تجارتی و اقتصادی شعبہ جات میں تعاون بڑھانے اور افغان عوام کو معاشی بحران سے نکالنے کیلئے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال

اسلام آباد/ کابل (نیوز ایجنسیاں) وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی کا اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ، افغانستان کے ایک روزہ دورے پر کابل پہنچنے پر کابل ہوائی اڈے پر افغانستان کے عبوری وزیر خارجہ امیر خان متقی، افغانستان میں تعینات پاکستانی سفیر ایمبسیڈر

بقیہ 4 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

گورنر بلوچستان سید ظہور آغا پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن بلوچستان کی جانب ہرنائی کے زلزلہ متاثرین کیلئے امدادی سامان روانہ کررہے ہیں

قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کا بڑھتی ہوئی مہنگائی کا نوٹس

آئندہ اجلاس میں مشیر خزانہ، سیکرٹری خزانہ، گورنر اسٹیٹ بینک اور چیئرمین ایف بی آر طلب

اسلام آباد (این این آئی) قائمہ کمیٹی برائے خزانہ نے ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کا نوٹس لیتے ہوئے آئندہ اجلاس میں مشیر خزانہ، سیکرٹری خزانہ، گورنر اسٹیٹ بینک اور چیئرمین ایف بی آر کو بریفنگ کیلئے طلب کرلیا۔ جمعرات کو ایوان بالا کی قائمہ کمیٹی

بقیہ 5 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بی اے پی کے رکن صوبائی اسمبلی میر ظہور بلیدی بلوچستان اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر مقرر

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان عوامی پارٹی کے رکن صوبائی اسمبلی میر ظہور بلیدی بلوچستان اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر مقرر کردیئے گئے، جمعرات کو سیکرٹری

بقیہ 6 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ کیخلاف تحریک عدم اعتماد پی ڈی ایم کی سازش ہے، لیاقت شاہوانی

ناراض ارکان وزیراعلیٰ کو پریشرائز کرکے ان سے استعفیٰ لینا چاہتے تھے جس میں وہ ناکام ہوئے

ووٹنگ کے دن پتا چلے گا کہ اکثریت کس کے پاس ہے فیصلہ 25 اکتوبر کو ہوگا، ترجمان حکومت بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) ترجمان حکومت بلوچستان لیاقت شاہوانی نے کہا ہے کہ ناراض ارکان وزیراعلیٰ کو پریشرائز کرکے ان سے استعفیٰ لینا چاہتے تھے جس میں وہ ناکام ہوئے روز اول سے وزیراعلیٰ استعفیٰ نہ دینے پر ڈٹے ہوئے ہیں، حکومت پر اراکین کو لاپتہ کرنے کا الزام لگایا گیا حزب اختلاف اراکین حکومت پر بلاجواز الزامات لگارہی ہے ووٹنگ کے دن پتا چلے گا کہ اکثریت کس کے پاس ہے فیصلہ 25 اکتوبر کو ہوگا۔ یہ بات انہوں نے جمعرات کو آفیسرز کلب کوئٹہ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ناراض

بقیہ 7 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

گورنر اسٹیٹ بینک ڈالر مہنگا ہونے کے فوائد گنوانے لگے

آئی ایم ایف کیساتھ ڈیل سے متعلق معاملات مثبت سمت میں چل رہے ہیں، رضا باقر

کوئی ایسی ڈیل نہیں کی جائیگی جس سے ملکی معیشت کو نقصان پہنچے ،میڈیا سے گفتگو

کراچی (این این آئی) گورنر اسٹیٹ بینک رضا باقر نے انوکھی منطق پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ڈالر مہنگا ہونے اور روپے کی قدر کم ہونے سے اگر کچھ پاکستانیوں کو نقصان ہورہا ہے تو سمندر پار پاکستانیوں کے اہل خانہ کو فائدہ بھی ہورہا ہے۔ ایک طرف وزیراعظم عمران خان ڈالر مہنگا ہونے کے نقصانات بتاتے ہیں کہ اگر ڈالر ایک روپے بھی مہنگا ہوجائے تو پاکستان پر قرضوں میں کئی ہزار ارب روپے کا اضافہ ہوجاتا ہے اور اشیاء مہنگی ہوجاتی ہیں۔ وہیں دوسری طرف ڈالر کو کنٹرول میں ناکام گورنر اسٹیٹ بینک برطانیہ میں ڈالر مہنگا ہونے کے

بقیہ 18 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان ضلع کوہلو سے گیس کے ذخائر دریافت

کوہلو (نمائندہ امروز) تفصیلات کے مطابق او جی ڈی سی ایل نے بلوچستان کے علاقے ضلع کوہلو میں

بقیہ 8 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خورشید شاہ کے پورے خاندان کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا گیا، بلاول

جھکایا اور ڈرایا نہ جاسکا، کرپشن کے جعلی مقدمات کی آڑ میں خورشید شاہ کو دراصل جمہوریت سے وفا کی سزا دی گئی، چیئرمین پیپلزپارٹی

حکومت نے نیب کیساتھ مل کر خورشید شاہ کو دو سال قید میں رکھ کر سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا، پی ٹی آئی نے اپنے خلاف مزاحمت کی توانا آواز کو دبانے کی کوشش کی،

کراچی (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے سینئر پیپلز پارٹی رہنما اور رکن قومی اسمبلی خورشید شاہ کو ضمانت پر مبارک باد دی ہے۔ بلاول ہاؤس میڈیا سیل سے جاری بیان میں بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ حکومت نے نیب کیساتھ مل کر خورشید شاہ کو دو سال قید میں رکھ کر سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا، خورشید شاہ کے پورے خاندان کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ خورشید شاہ کو جھکایا اور ڈرایا نہ جاسکا، کرپشن کے جعلی مقدمات کی آڑ میں خورشید شاہ کو دراصل جمہوریت سے وفا کی سزا دی

بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اپوزیشن اور بی اے پی کے ناراض ارکان نے اسپیکر میر عبدالقدوس بزنجو کی رہائشگاہ پر پناہ لے لی

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان اسمبلی کے اپوزیشن اور بلوچستان عوامی پارٹی کے ناراض ارکان نے اسپیکر میر عبدالقدوس بزنجو کی رہائشگاہ پر پناہ لے لی،

بقیہ 9 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

صدر مملکت نے شوکت ترین کو بطور ممبر این ای سی برقرار رکھنے کی سمری منظور کرلی

اسلام آباد (این این آئی) صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے مشیر خزانہ شوکت ترین کو بطور ممبر قومی

بقیہ 10 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اپوزیشن کو عدم اعتماد تحریک کیلئے ایک دوسرے کے قریب آنا ہوگا' راجہ پرویز اشرف

یہ حکومت منزل کی طرف نہیں جارہی، اپنے بوجھ سے گرجائے گی' میڈیا سے گفتگو

لاہور (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی وسطی پنجاب کے صدر راجہ پرویز اشرف نے کہا ہے کہ جس انداز میں حالات تبدیل ہو رہے ہیں، یہ

بقیہ 11 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

حکومت محکمہ پولیس میں بہتری لانے کیلئے پرعزم ہے، آئی جی پولیس

بلوچستان پولیس کو مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے جدید تربیت اور آلات فراہم کئے جارہے ہیں

بلوچستان پولیس جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے جرائم کا سراغ لگائے گی اور تھانے میں عوام کو معیاری سروس ڈیلیوری دیں گے، محمد طاہر رائے

کوئٹہ (این این آئی) آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر رائے ہلال شجاعت نے کہا کہ بلوچستان پولیس کو مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے جدید تربیت اور آلات فراہم کئے جارہے ہیں تاکہ بلوچستان پولیس کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں میں اضافہ کیا جاسکے ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ کے مطالعاتی دورے پر آئے ہوئے نیشنل پولیس اکیڈمی اسلام آباد کے زیر تربیت پولیس آفیسران سے ملاقات کے دوران کہی۔ ڈی آئی جی بابر سرفراز نیشنل پولیس اکیڈمی اسلام آباد کے زیر تربیت پولیس آفیسرز کی قیادت کر رہے

بقیہ 19 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

سی پیک کے تیسرے مرحلے میں داخل ہورہے ہیں، چیئرمین پارلیمانی کمیٹی برائے سی پیک

سی پیک کا منصوبہ پاکستان کی عظیم صنعتی و معاشی ترقی کی بنیاد، گلوبل اکنامک پاور کے طور پر ابھرے گا

لاہور (این این آئی) قومی اسمبلی کی پارلیمانی کمیٹی برائے چائنہ پاکستان اکنامک کوریڈور کے چیئرمین شیر علی ارباب نے کہا ہے کہ سی پیک کا منصوبہ

بقیہ 14 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ستمبر میں براہِ راست غیر ملکی سرمایہ میں 16 فیصد اضافہ ہوا' عبدالرزاق داؤد

ستمبر میں 236 ملین ڈالر کی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری ہوئی' مشیر تجارت

لاہور (این این آئی) وزیراعظم کے مشیر برائے تجارت عبدالرزاق داؤد نے کہا ہے کہ ستمبر میں براہِ راست غیر ملکی سرمایہ میں 16 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا

بقیہ 13 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

وی آئی پیز، سینئر بیوروکریٹس کے سیکیورٹی پروٹوکول میں کمی کردی گئی

اسلام آباد (این این آئی) حکومت نے وفاقی کابینہ کے فیصلے کے مطابق وی آئی پیز اور سینئر

بقیہ 12 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اثاثہ جات ریفرنس، سپریم کورٹ نے خورشید شاہ کی ضمانت منظور کرلی

عدالت عظمیٰ کا خورشید شاہ کو ایک کروڑ روپے کے ضمانتی مچلکے جمع کرانے کا حکم

اسلام آباد (این این آئی) سپریم کورٹ نے آمدن سے زائد اثاثہ جات کیس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اور قومی اسمبلی میں سابق اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ کی ضمانت منظور کرلی۔ جمعرات کو جسٹس عمر عطا بندیال کی سربراہی میں دو رکنی بینچ نے

بقیہ 15 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

زلزلہ متاثرین اس وقت کئی مشکلات سے دوچار ہیں، سید ظہور آغا

فوری اور ضروری امداد کرنا ہمارا قومی اور انسانی فریضہ ہے، گورنر بلوچستان

گورنر بلوچستان نے تمام مخیر حضرات پر زور دیا کہ وہ مشکل کی اس گھڑی میں آگے آئیں

کوئٹہ (این این آئی) گورنر بلوچستان سید ظہور احمد آغا نے پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن بلوچستان کی جانب سے ہرنائی کے حالیہ زلزلہ متاثرین کیلئے امدادی سامان بھجوادیا ہے اس ضمن میں آج گورنر ہاؤس کوئٹہ سے امدادی سامان لیکر چودہ ٹرکوں کا ایک قافلہ ہرنائی روانہ کردیا گیا اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل پی ڈی ایم اے نصیر احمد ناصر بھی موجود تھے۔ پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن بلوچستان کی جانب سے فراہم کردہ سامان میں اشیاء خورد و نوش اور رہن سہن کی ضروری اشیاء شامل تھیں اس موقع پر گورنر بلوچستان نے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے گفتگو

بقیہ 16 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

پی ڈی ایم (آج) ملک بھر میں بدترین مہنگائی کیخلاف احتجاجی مظاہرے کریگی

اسلام آباد (این این آئی) پی ڈی ایم (آج) جمعہ کو ملک بھر میں بدترین مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی

بقیہ 20 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان میں خطرناک کھیل کھیلا جارہا ہے، سینیٹر سلیم مانڈوی والا

بلوچستان اسمبلی کے ایم پی ایز کی گمشدگی حساس معاملہ ہے، وزیراعظم کو جانا چاہیے اور ملک میں شفاف الیکشن ہونے چاہیں، رہنما پیپلز پارٹی

فرخ حبیب روزانہ ٹی وی پر آکر ڈھول پیٹنا چھوڑ دیں، پہلی دفعہ سنا ہے گورنر اسٹیٹ بینک کہہ رہے ہیں کہ ڈی ویلیوایشن اچھی چیز ہے، پریس کانفرنس

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما، سینیٹر سلیم مانڈوی والا نے کہا ہے کہ وزیراعظم کو جانا چاہیے اور ملک میں شفاف الیکشن ہونے چاہیں، بلوچستان میں خطرناک کھیل کھیلا جا رہا ہے، بلوچستان اسمبلی کے ایم پی ایز کی گمشدگی حساس معاملہ ہے، اراکین پارلیمنٹ کا غائب ہونا اب بند ہونا چاہیے، جو لوگ اس کام میں ملوث ہیں انہیں بے نقاب کیا جانا چاہیے، بلوچستان حکومت کا کام ہے کہ پتہ کریں کہ یہ ایم پی ایز کہاں ہیں، فرخ حبیب روزانہ ٹی وی پر آکر ڈھول پیٹنا چھوڑ دیں، پہلی دفعہ سنا ہے گورنر اسٹیٹ بینک کہہ رہے ہیں

بقیہ 22 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ماں اور بچے کی صحت کا ہفتہ کچھی میں منایا جارہا ہے، ڈاکٹر لیاقت علی رند

کچھی (پ ر) ڈی ایچ او کچھی ڈاکٹر لیاقت علی رند نے کہا ہے کہ ہفتہ ماں اور بچے کی صحت کے دوران لیڈی ہیلتھ ورکرز ہیلتھ ہاؤس میں بچوں کو ویکسین

بقیہ 21 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال سے کوئٹہ کے مطالعاتی دورے پر آئے ہوئے نیشنل پولیس اکیڈمی اسلام آباد کے زیر تربیت پولیس آفیسران ملاقات کررہے ہیں

لاہور، ملتان روڈ پر گھی بنانے والی فیکٹری میں بوائلر پھٹنے کے بعد آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں

ملک میں جھوٹ، سود اور کرپشن کا نظام ہے، سراج الحق

پینڈورا پیپرز پر سپریم کورٹ میں، مہنگائی اور بیروزگاری کیخلاف عوام کا مقدمہ چوکوں، چوراہوں میں لڑینگے

تین سالوں میں حکومت نے کوئی ایک کام بھی ایسا نہیں کیا جو مدینہ کی اسلامی ریاست کے مطابق ہو، امیر جماعت اسلامی

لاہور (این این آئی) امیر جماعت اسلامی سراج الحق نے کہا ہے کہ ملکی ترقی کی ضمانت نظام مصطفیٰ کے نفاذ میں ہے، پینڈورا پیپرز پر سپریم کورٹ میں

بقیہ 23 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بی ایم سی میں انفیکشن پروونشن کیلئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں، ڈاکٹر نوراللہ

ڈبلیو ایچ او کی تعاون سے بی ایم سی میں سٹریلائزیشن کی نئی مشینری انسٹال کرادی گئی ہے

کوئٹہ (این این آئی) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال ڈاکٹر نوراللہ موسیٰ خیل نے کہا ہے کہ بی ایم سی میں انفیکشن پروونشن کے لئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں، ڈبلیو ایچ او کی تعاون سے بی ایم سی میں سٹریلائزیشن کی نئی مشینری

بقیہ 24 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

اپوزیشن کا لانگ مارچ نظر نہیں آرہا، عامر لیاقت

فواد چوہدری کو تھپڑ مارنے کی بات اس لیے کی تھی کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ عامر لیاقت کا استعفیٰ تو روز آتا ہے

کراچی (این این آئی) رکن قومی اسمبلی

بقیہ 28 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

پی ڈی ایم میں شامل جماعتیں مہنگائی کے خلاف نکلی ہیں، محمد زبیر

کراچی (این این آئی) پاکستان مسلم لیگ (ن)

بقیہ 26 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

تین چار سال سے مہنگی بجلی بنی، خواجہ آصف

ڈھائی ٹریلین کے گردشی قرضے ہمیں لے بیٹھیں گے

اسلام آباد (این این آئی) مسلم لیگ (ن) کے رہنما خواجہ آصف نے کہا ہے کہ گزشتہ تین چار سال سے مہنگی بجلی بنی، ڈھائی ٹریلین کے گردشی قرضے ہمیں

بقیہ 25 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

شہباز شریف کی سید خورشید شاہ کو درخواست ضمانت منظور ہونے پر مبارک

طویل عرصے سے سیاسی انتقام کا نشانہ بننے والے خورشید شاہ کو پروانہ رہائی ملنے پر دلی خوشی ہے، اپوزیشن لیڈر

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان مسلم لیگ (ن)

بقیہ 29 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

نوجوان نسل کو اسلامی تاریخ پر آگاہی دینے کیلئے جدید طریقوں کو بروئے کار لانا ہوگا، وزیراعظم

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم عمران خان نے

بقیہ 27 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خیبر پختونخوا میں سیاحت کے فروغ کیلئے جاری ترقیاتی منصوبوں کو جلد مکمل کیا جائے، وزیراعظم کی ہدایت

خیبر پختونخوا میں زیتون کی کاشت سے کسانوں کی ترقی اور ملک خودنی تیل میں خودکفیل ہوگا، اجلاس سے خطاب

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم عمران خان نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا میں سیاحت کے فروغ کیلئے جاری ترقیاتی منصوبوں کو جلد مکمل کیا جائے، خیبر

بقیہ 35 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

وزیراعظم سے شیخ رشید کی ملاقات، امن وامان اور افغانستان کی صورتحال پر گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) وزیر اعظم عمران خان سے وزیرِ داخلہ شیخ رشید نے ملاقات کی جس میں

بقیہ 34 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

لاہور ہائیکورٹ نے کنٹونمنٹ بورڈ کو اضافی پراپرٹی ٹیکس وصولی سے روک دیا

لاہور (این این آئی) لاہور ہائی کورٹ نے کنٹونمنٹ بورڈ کو اضافی پراپرٹی ٹیکس وصولی سے

بقیہ 33 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

لانگ مارچ بھی ہوگا، حکومت بھی جائے گی، قمر زمان کائرہ

خورشید شاہ کو پیپلز پارٹی سے وفا کی سزا مل رہی ہے، میڈیا سے گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) پیپلز پارٹی کے رہنما قمر زمان کائرہ نے کہا ہے کہ لانگ مارچ بھی ہوگا اور اس حکومت کا جانا بھی ہوگا، اگر پی ڈی ایم سے ہٹنک

بقیہ 32 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

پاکستان ایک امن دوست ملک ہے، ترجمان دفتر خارجہ

جھوٹ پر مبنی بھارتی پروپیگنڈا پاکستان کے ماضی میں بیان شدہ خدشات کی تصدیق کرتا ہے

بھارت کی کشمیریوں کے حق استصواب رائے کی منصفانہ و مقامی جدوجہد کو بدنام کرنے اور دہشتگردی کا نام دینے کی کوشش کامیاب نہیں ہوگی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان نے مقبوضہ کشمیر میں 4 کشمیری نوجوانوں کی ماورائے عدالت قتل عام کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کی کشمیریوں کے حق استصواب رائے کی منصفانہ و مقامی جدوجہد کو بدنام کرنے اور دہشت گردی کا نام دینے کی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔ ترجمان دفتر خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر میں 4 کشمیری نوجوانوں کے ماورائے عدالت

بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ، بلوچستان لیبر فیڈریشن کے زیر اہتمام مہنگائی کیخلاف نکالی گئی ریلی کی قیادت خان زمان کررہے ہیں

جام کمال کی کشتی ڈوبتی ہوئی نظر آرہی ہیں، نور محمد دمڑ

انکے دائے، بائے بیٹھے جو مشورے دے رہے انکو تو پتہ ہے کہ ہم تو ڈوبے ہے صنم تجھے بھی لے ڈوبے گے صنم

صرف جام کمال کی خاطر پوری بلوچستان عوامی پارٹی کو تباہ نہیں کرنا چاہیے، میں نے وزارت سے استعفیٰ پارٹی کو بچانے کیلئے دیا ہے

کوئٹہ (حریف ترین) بلوچستان عوامی پارٹی کے سنٹرل کمیٹی کے ممبر رکن صوبائی اسمبلی سابق صوبائی وزیر حاجی نور محمد خان دمڑ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ جام کمال خان کی کشتی ڈوبتی ہوئی نظر آرہے ہیں انکے دائے، بائے بیٹھے جو مشورے دے رہے انکو پتہ ہے کہ ہم تو ڈوبے ہے صنم تجھے بھی لے ڈوبے گے صنم جام کمال خان پارٹی اور پارلیمان کے اندر اکثریت اپنی کھو چکے ہے پارٹی کے ہائی کمان اور اراکین اسمبلی نے جام کمال پر عدم اعتماد کا اظہار کرچکے ہے انہیں اخلاقی طور پر 25 اکتوبر سے پہلے ہی مستعفی ہونا چاہیے جو لوگ جام کمال کو بچانے

بقیہ 31 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ 1

منعقد ہوئی۔اس کے علاوہ پورے بلوچستان میں بھی ان شہیدوں کو خراج تحسین اور ان کے حادثاتی اموات میں ذمہ داروں کے خلاف کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا۔ چیف ایگزیکٹو آفس کیسکو میں تعزیتی کانفرنس سے یونین کے صوبائی چیئرمین محمد رمضان اچکزئی، وائس چیئرمین عبدالباقی لہڑی، جوائنٹ سیکریٹری محمد یار علیزئی، سیکریٹری نشرواشاعت سید آغا محمد اور دیگر زونل عہدیداروں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کیسکو میں پے درپے غفلت اور لاپرواہی سے ہونے والے اموات کو ہم قتل عام سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین کی بنیادی حقوق میں ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ انسانی جانوں کی حفاظت کریں۔اس سلسلے میں یونین کی جانب سے کئی خطوط چیف ایگزیکٹو آفیسر کیسکو، بورڈ آف ڈائریکٹر کیسکو، سیکریٹری پاور ڈویژن، وفاقی وزیر انرجی اور وزیر اعظم پاکستان تک لکھے جاچکے ہیں جن میں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ان اموات کی ایک جوائنٹ انکوائری کمیٹی کے ذریعے تحقیقات کرائی جائے اور معلوم کیا جائے کہ آئے روز یہ قیمتی ہنر مند کارکن دوران ڈیوٹی کس طرح اموات کے شکار ہورہے ہیں جس کا نقصان ادارے، یونین کے ساتھیوں اور ان کے اہل خانہ کو ہو رہا ہے۔ جب تک شفاف انکوائری کا انعقاد نہیں ہوتی اس وقت تک یونین کے تمام عہدیداران اور ممبران اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت چیف ایگزیکٹو آفس میں کروڑوں روپے خرچ کئے گئے ہیں اور آئے روز آفیسروں کے دفاتر اور حتا کہ ان کے لیٹرین بدلتے جارہے ہیں لیکن کارکنوں کی جانوں کی حفاظت کیلئے بکٹ گاڑیاں، کرین، پی پی ای، ٹی اینڈ پی اور کارکنوں کی بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے حادثات میں کمی نہیں آرہی ہے۔اس کے علاوہ اس وقت کیسکو میں ساڑھے چھ لاکھ تک قانونی صارفین ہیں اور اتنے ہی تعداد میں لوگ غیر قانونی طور پر بجلی استعمال کرکے کیسکو کو مالی طور پر نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ کارکنوں کو ڈرائینگ، ڈیزائن کے بغیر کئے جانے والے کاموں کی وجہ سے بھی حادثات رونما ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسٹرکچر اور پی سی سی پول ناکارہ ہیں۔

بقیہ 2

حریفال، صاحب خان حریفال اور دیگر بھی موجود تھے کیمپ میں مختلف علاقوں سے مال مویشی لائے گئے کیمپ میں اندرونی اور بیرونی کرم کے انجکشن ڈرنچ منہ کھر کے ویکسین لگائے گئے اور مال داروں میں ادویات تقسیم کیے گئے۔اس موقع پر مالداروں سے خطاب کرتے ہوئے سیکرٹری طیب لہڑی ڈپٹی کمشنر اعجاز جعفر ڈاکٹر قطب الدین شیرانی ملک عبدالستار شیرانی نے کہا کہ مال مویشیوں کی افزائش کے لئے بھرپور اقدامات اٹھائیں جارہے ہیں بلوچستان کے مختلف اضلاع میں کیمپ منعقد کئے جارہے ہیں دستیاب وسائل بروئے کار لاکر مالداروں کو سہولیات فراہم کررہے ہیں جس سے بڑے پیمانے پر مالدار مستفید ہونگے اس موقع پر ملک عبدالستار شیرانی نے طیب لہڑی کو روایتی پگڑی پہنائی۔

بقیہ 3

موقع پر سیاسی جماعتوں کے کارکنان نے وفاقی حکومت کے خلاف فلک شگاف گو عمران نیازی گو کے نعرے لگائے ریلی میں جمعیت علماء اسلام بی این پی جے یو پی نیشنل پارٹی مشترکہ ملازمین اتحاد انجمن تاجران سبزی فروشاں قصائی نان بھائی ہندہ پنچائیت اور دیگر کے رہنما شریک ہوئے ریلی میں سیاسی مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں تاجر برادری ملازم یونینز کے رہنماؤں سبزی فروشاں قصائی یونین کے رہنماؤں ٹرانسپورٹرز اور دیگر لوگوں نے شرکت کی ریلی کی قیادت جمعیت کے رہنما صابزادہ مفتی طیب حیدری جمعیت علماء اسلام کے ضلعی ترجمان مولانا محمد قاسم لہڑی بی این پی کے ضلعی صدر میر قادر بخش مینگل نے کی ریلی کے شرکاء شہید نوروز خان چوک پہنچ کر ایک احتجاجی جلسہ کی شکل اختیار کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے بی این پی کے ضلعی صدر میر قادر بخش مینگل جمعیت کے رہنماء صاحبزادہ مفتی طیب حیدری جمعیت علماء اسلام کے ضلعی ترجمان مولانا محمد قاسم لہڑی آغا عتیق الرحمان شاہ جے یو پی کے مرکزی رہنماء مولانا رحمدل حلیمی مشترکہ ملازمین اتحاد کے حاجی داد محمد بلوچ انجمن تاجران کے صدر میر منیر احمد شاہوانی بی این پی عوامی کے مرکزی رہنما حاجی عزیز مغل بی این پی کے رہنما علی اکبر احمد نواز بلوچ پیرامیڈیکل اسٹاف کے رہنماء عبدالوحید بلوچ جمعیت علماء اسلام اقلیتی ونگ کے صدر سری چند لہڑی ٹرانسپورٹ یونین کے رہنماء میر نور الدین سبزی فروشان کے صدر محمد قاسم عمرانی جمعیت کے رہنما عطاء الرحمان شاہ اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سلیکٹڈ اور نااہل حکومت نے ملکی معیشت کا بیڑا غرک کردیا ہے

بقیہ 4

کے لسٹ موجود نہیں ہے کوہلو میں اس وقت مرغی کا گوشت فی کلو 370 کے بجائے 450 میں روپے فی کلو فروخت کی جارہی ہے، مقامی انتظامیہ مرغی ڈیلروں کے سامنے بے بس ہے مرغی ڈیلروں نے آج ضلع کوہلو میں مرغی سپلائی بند کردی ہے آج ضلع کوہلو میں مرغی کا گوشت نایاب ہے ضلعی ایڈمنسٹریشن خاموش تماشائی ہے، صرف دکھاوے کیلئے بازار کا دورہ کرکے عوام کے آنکھوں دھول جھونکتے ہیں سبزی فروش سرکاری ریٹ لسٹ پر بلکل عمل نہیں کرتے کوہلو عوام نے مطالبہ کیا کہ ضلعی انتظامیہ خود ساختہ مہنگائی کو ختم کرنیکیلیے کوہلو سبزی فروش ڈیلروں اور مرغی فروش ڈیلروں کے خلاف کارروائی کرے اور سرکاری مقرر کردہ نرخ نامہ کی لسٹ آویزاں کرنے کی سختی سے حکم جاری کرے، غریب عوام کا مزید کہنا ہے کہ اگر خود ساختہ مہنگائی ختم نہیں کی گئی تو ہم مہنگائی کے خلاف احتجاج کرینگے اور روڈ بلاک کردینگے۔

بقیہ 5

نے مقامی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جنگلی حیات کے تحفظ کیلئے تمام اقدامات بروئے کار لائے جارہے ہیں شہری غیر قانونی شکار کھیلنے والوں کی نشاندہی کریں سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی

بقیہ 6

کیا۔تفصیلات کے مطابق ڈپٹی کمشنر مستونگ میجر (ر) محمد الیاس کبزئی نے (TF) سکول سے متعلق والدین کی شکایتی خبر کا نوٹس لے کر تعلیم فاونڈیشن سکول (TF) کا دورہ کیا، اس موقع پر سپرنٹنڈٹ ڈی سی آفس حاجی عبدالجبار درانی و دیگر بھی انکے ہمراہ تھے ڈپٹی کمشنر میجر (ر) محمد الیاس کبزئی نے سکول کے کلاسوں کا معائنہ کیا بچوں سے گل ملیاوران سے سوالات بھی کیئے۔اس موقع پر پرنسپل ٹی ایف سکول نے انہیں تفصیلی بریفنگ دی ڈپٹی کمشنر میجر (ر) محمد الیاس کبزئی نے سکول انتظامیہ کی جانب سے فیسوں کی عدم ادائیگی پر بچوں کے بکس اور بستہ اپنے پاس رکھنے اور غیر ضروری زیادہ فیسز لینے پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے سکول انتظامیہ کو ایسے اقدامات کرنے سے سختی سے منع کیا اور انہیں ہدایت دی کی فیس عدم ادائیگی کی صورت میں بچوں کے بستے اپنے پاس رکھنے سے گریز کریں، انہوں نے کہا کہ تعلیم فاونڈیشن سکول (TF) وفاقی سطح کا ایک اعلی تعلیمی ادارہ ہے جو بچوں اور بچیوں کو دیگر سکولوں کے نسبت بہتر تعلیم دے رہا ہے، انہوں نے کہا کہ تعلیم کی بہتری اور بچوں کو اعلی تعلیم کی حصول کیلئے ضلعی انتظامیہ آسانیاں پیدا کرنے کیلئے ہر ممکن تعاون اور مدد فراہم کررہی ہیں، تاکہ مستقبل کے معمار اچھی اور بہتر انداز میں اعلی تعلیم حاصل کرتے ہوئے مستقبل میں بہتر انداز میں ملک وقوم کی حقیقی معنوں میں خدمت کر سکے اور ملک وقوم کو ترقی وخوشحالی کی راہ پر گامزن کر سکے۔

بقیہ 7

دوران ملیریا سپرنڈنٹ داؤد خان اور کوالٹی انشورنس آفیسر منیر احمد کے ہمراہ ہرنائی کے مختلف سینٹر کے بعد ڈی ایچ او اور ایم ایس سے بات چیت کے دوران کیا۔انہوں نے ملیریا سے بچاؤ کی ادویات اور مچھردانیاں ڈی ایچ او کے حوالے کیں۔ڈاکٹر خالد قمبرانی، داؤد خان اور منیر احمد نے ضلع ہرنائی کے مختلف مراکز صحت کا معائنہ کیا، بالخصوص لیبارٹری ڈی ایچ کیو ہسپتال ہرنائی، لیبارٹری آر ایچ سی شاہرگ، کھوسٹ اور زردآلو سمیت مختلف آر ڈی سینٹر کا معائنہ بھی کیا۔اس دوران ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر عبدالرشید ناصر اور میڈیکل سپرنڈنٹ ڈاکٹر منظور ترین، ڈی ایس ایم پی پی ایچ آئی داؤد خان کاکڑ نے انہیں بریفنگ دی جبکہ، ڈی ایم یو انچارج غلام یزدانی ترین، لیب اسسٹنٹ امیر محمد ترین اور پیرا میڈکس کے مسعود خان بھی موجود تھے۔ڈاکٹر خالد قمبرانی نے کہا کہ قدرتی آفت میں جانی نقصان پر افسردہ ہیں جبکہ زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی انہوں نے کہا کہ چونکہ لوگ اب باہر سو رہے ہیں جسکی وجہ سے مچھروں کے باعث ملیریا پھیلنے کا اندیشہ ہے ملیریا سے بچاؤ کے لئے ملیریا کنٹرول پروگرام تمام تر اقدامات کر رہی ہے۔بالخصوص مچھردانیوں کی تقسیم شامل ہے۔جنہیں ادویات کے ساتھ ڈی ایچ او ہرنائی کے حوالے کردی ہیں۔داؤد خان نے کہا کہ ضلع بھر کے مراکز صحت میں ملیریا فوکل پرسن ٹیسٹ پر توجہ دیں منیر احمد نے لیبارٹریوں میں سلائیڈ چیک کئے اور سختی سے تاکید کی کہ ہر مہینے کے دس تاریخ سے قبل سلائیڈ پراونشل ملیریا ریفرنس لیبارٹری پہنچنا چاہیے اور دو ہزار مچھردنیاں ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، ایم ایس، اورڈی ایس ایم پی پی ایچ آئی کے حوالے کیا۔

بقیہ 8

ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے مہنگائی نے غریبوں کی کمر توڑ کر رکھ دی آئے روز بڑھتی ہوئی مہنگائی سے عوام کی چیخیں نکال دی ہے ایسے بے حس حکمران زندگی میں نہیں دیکھا ہے جس کی ہر پالیسی عوام کش، مزدور کش ہیں ملک کو نااہل وزیراعظم نے آئی ایم ایف کے حوالے کردیا ہے آج ملک کے اندر بڑھتی ہوئی مہنگائی سے عوام میں بے چینی پیدا ہوگئی ہے ہر شہری پریشان نظر آتا ہے عوام کو اس نااہل اور سلیکٹڈ حکومت سے جان چھڑانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے ایک طرف بڑھتی ہوئی مہنگائی دوسری جانب بے روزگاری نے نوجوانوں کو پریشان کررکھا ہے مقررین کا کہنا تھا ضلع چاغی کے لوگوں لوگوں کا تمام ذریعہ معاش بارڈرز کے ساتھ منسلک ہیں اور باڈرز بند ہونے کی وجہ سے ہزاروں کے احباب سے لوگ بے روزگار ہوگئے ہیں معاشی حوالے سے اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے مقررین کا کہنا تھا موجودہ حکومت کی نااہلی کی وجہ سے اس وقت ملکی سطح کے ساتھ ساتھ علاقائی سطح تک معیشت بری طرح متاثر ہوچکا ہے عوام کو مہنگائی کےخلاف نکلنا پڑیگا ورنہ مزید حالات خراب ہونگے بڑی تعداد میں کارکنان موجود تھے حکومت کےخلاف شدید نعرے لگائے انہوں نے مزید کہا اس حکومت سے قبل ہر چیز سستا تھا اور ابھی ہر چیز آسمان سے باتیں کر رہے ہیں یہ مہنگائی حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہوا ہیں پورے عوام کو اپنے حقوق کے لئے باہر نکلنا ہیں۔

بقیہ 9

حکومتی ارکان سمیت اپوزیشن جماعتوں کے بعض ارکان وزیر اعلی بلوچستان جام کمال خان کے ساتھ مکمل رابطے میں ہیں۔یہ بات انہوں نے جمعرات کو کوئٹہ پریس کلب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہی۔انہوں نے کہا کہ ہمارے کچھ کرپٹ ممبرز اسمبلی اور ترقی مخالف عناصر اپوزیشن کے ساتھ ملکر وزیر اعلیٰ بلوچستان کے خلاف عدم اعتماد لا رہے ہیں اس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں نے دعویٰ کیا تھا کے انکے ساتھ 42 ارکان اسمبلی ہیں لیکن گزشتہ روز اجلاس میں انکے ساتھ 33 ارکان تھے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں نے حکومت اور اداروں پر کچھ ممبران اسمبلی کے اغواء کا الزام لگایا جس کی ہم مذمت کرتے ہیں یہ بلوچ اور پشتون روایات کے منافی اقدام ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی قیادت میں صوبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور ترقیاتی منصوبے کاغذوں کی بجائے زمین پر نظر آرہے ہیں جو اپوزیشن اور بعض کرپٹ ممبران اسمبلی کو ہضم نہیں ہورہے ہیں اس لئے وہ وزیر اعلیٰ جام کمال خان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ جام کمال کی قیادت میں صوبے میں ہیلتھ کارڈ، گرین ٹریکٹر اسکیم، صوبے میں 160 بیڈز پر مشتمل کینسر ہسپتال، صوبے کے تمام اضلاع میں سپورٹس کمپلیکس، فٹ بال گراونڈ اور دیگر بڑے بڑے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے ہیں جس سے صوبے میں ترقی اور خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔انہوں نے کہا کہ پچیس اکتوبر کو وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد بری طرح ناکامی سے دوچار ہوگی حکومتی ارکان سمیت اپوزیشن کے بعض ارکان بھی وزیر اعلیٰ کو ووٹ دیں گے۔

بقیہ 10

2 زرعی نادہندگان کے جبکہ شیخان زئی فیڈر سے ایک ڈسٹری بیوشن ٹرانسفار مربلوں کی عدم ادائیگی پر اُتار دیئے۔اسی طرح خانوزئی سب ڈویژن کی ٹیم نے خانوزئی بازار کے علاقہ میں کارروائی کے دوران 14 کمرشل کنکشنز عدم ادائیگی پر منقطع کردیئے جن کے ذمہ لاکھوں روپے کے واجب الادا ہیں۔ کیسکو نے تمام صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے ذمہ بجلی کے بل بروقت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بقایاجات کی ادائیگی کو بھی یقینی بنائیں بصورت دیگر کیسکو کی ٹیمیں نادہندگان کے کنکشنز بلاتاخیر منقطع کرے گی۔

بقیہ 11

جماعتوں اور مفاد پرست عناصر کو بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی راس نہیں آرہی ہے اس لئے وہ موجودہ حکومت اور وزیراعلیٰ جام کمال خان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے تین سال کے دوران صوبے میں ریکارڈ ترقیاتی کام کرائے جس کی ماضی میں کوئی نظیر نہیں ملتی حکومت کے ریکارڈ ترقیاتی کاموں سے اپوزیشن جماعتیں اور بعض مفاد پرست عناصر خوفزدہ ہوکر منفی پروپیگنڈے پر اتر آئے ہیں اور وہ صوبے میں جاری ترقیاتی عمل کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں جس کی صوبے کے عوام کسی بھی صورت اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کے خلاف اپوزیشن جماعتوں اور مفاد پرست ارکان اسمبلی کی طرف سے تحریک عدم اعتماد کی مذمت کرتے ہیں 25 اکتوبر کو وزیراعلیٰ جام کمال خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد بری طرح ناکامی سے دوچار ہوگی۔انہوں نے کہا کہ ہم اپنے پینل کی طرف سے وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہیں۔

بقیہ 12

اور خوشحالی کیلئے کوشاں ہے جس کے مثبت نتائج جلد عوام کے سامنے آنا شروع ہوجائیں گے۔یہ بات انہوں نے جمعرات کو تحریک انصاف قلعہ عبداللہ کے کارکنوں کے ایک وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔صدیق خان ترین نے کہا کہ وزیراعظم عمران خان اور انکی کابینہ کو مہنگائی کی وجہ سے غریب عوام کی مشکلات کا احساس ہے وزیراعظم نے گزشتہ روز پی ٹی آئی کی کورکمیٹی کے اجلاس میں کم آمدنی والوں کیلئے پٹرول، یوٹیلیٹی اسٹورز پر اشیاء خوردونوش پر رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے جس سے غریب عوام کی مشکلات میں کمی آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نے کرپشن اور بدعنوانی کے خاتمے اور ملک کو ترقی وخوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے کا تہیہ کررکھا ہے وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں پاکستان ترقی وخوشحالی کی جانب گامزن ہے۔انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں کو ملک کی ترقی اور خوشحالی ہضم نہیں ہورہی ہے اور وہ حکومت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان تحریک انصاف نے انتخابات کے دوران عوام سے جو وعدے کئے تھے انشاء اللہ انہیں ہر صورت میں پورا کریگی اور اپنی کارکردگی کی بنیاد پر آئندہ عام انتخابات میں حصہ لیکر ایک مرتبہ پھر بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کریگی۔

بقیہ 13

اسلام آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اطہرمن اللہ نے کی۔عدالت نے نیب ترمیمی آرڈیننس کیخلاف درخواست میں وزیراعظم آفس، ایوان صدر، سیکرٹری قانون اور چیرمین نیب جاوید اقبال، وفاقی حکومت، سیکرٹری سینیٹ اور قومی اسمبلی کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کرلیا۔ چیف جسٹس اسلام آباد ہائیکورٹ نے اٹارنی جنرل کو آئندہ سماعت پر طلب کیا۔درخواست شہری لطیف قریشی کی جانب سے ڈاکٹر جی ایم چودہری نے دائر کردی، جس میں کہا گیا کہ نیب ترمیمی آرڈیننس میں تمام بڑے لوگوں کی کرپشن کو قانونی بنادیا گیا تو پیچھے چپڑاسی ہی رہ جائے گا، نیب آرڈیننس نمبر 1999XVIII کے سیکشن 4 اور b5A، ii کی وہ شقیں میں ترمیم کی گئی۔ڈاکٹر جی ایم چودہری کا کہنا تھا کہ عدالت نیب آرڈیننس کو غیر قانونی غیر آئینی انتہائی امتیازی اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی قرار دے اور انصاف کے مفاد میں ہائیکورٹ اس طرح کی غیر قانونی اور غیر آئینی آرڈیننس کو کالعدم قرار دے۔درخواست میں کہا گیا کہ چیئرمین نیب کی تقرری اشتہار اور مسابقتی عمل سے نہیں کیا گیا، معززاعلی عدالتوں میں مقرر ججز کی طرح بھرتیوں اور تقرریوں کے شفاف طریقہ قار پر عمل نہیں کیا گیا، اسلام آباد ہائیکورٹ 8 اکتوبر کی نوٹیفکیشن کو معطل کردے۔ڈاکٹر جی ایم چودہری نے کہا کہ چیف جسٹس کی مشاورت کے بغیر صدر پاکستان نے منظوری دی، نیب آرڈیننس 2002 کی دفعات کے گزٹ میں شائع ہوا تھا اس پر عمل نہیں ہوا۔درخواست میں سپریم کورٹ کے فیصلے ایس سی ایم آر 1996، 1349 کا حوالہ دیا ہے، استدعا ہے کہ چیرمین نیب کے تمام فیصلوں پالیسیوں احکامات تقرریوں کو کالعدم قرار دے۔

بقیہ 14

پھیل رہا ہے، کورونا وائرس نظر نہیں آتا مگر ڈینگی تو نظر آتا ہے لہٰذا اسے کنٹرول کرنے کیلئے بروقت مناسب بندوبست کیا جائے۔ انہوں نے کہا کورونا کی صورتحال میں بھی حالات پر قابو پانے کیلئے ریسکیو 1122 سروس نے اہم کردار کیا۔ چودھری پرویز الٰہی نے کہا کہ عوام کو مہنگائی کے جن کے تسلط سے نکالنا ہوگا، انہیں راحت وسکون اور روزگار فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابقہ حکومتوں نے اپنے مفادات کی خاطر عوام کی فلاح وبہبود کو نظرانداز کیا، عوام کے بنیادی مسائل کا واحد حل بلدیاتی نظام ہے اس نظام نے ملک کو امن وامان اور ترقی کی راہ پر گامزن کیا، عوام کے بنیادی مسائل کے حل کیلئے صاف پانی کی فراہمی، سیوریج آب کی نکاسی، سڑکوں اور گلیوں کی تعمیر، مفت علاج جیسی سہولتیں فراہم کرکے ان کے دکھوں کو کسی حدتک کم کیا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے ترجیحی بنیادوں پر میگا پراجیکٹس کی تکمیل کی، نیوسال انڈسٹریل اسٹیٹ فیز ٹو گجرات، کٹھالہ چناب تا سروس موڑ کارپٹ جی ٹی روڈ، سروس موڑ فلائی اوور سمیت دیگر ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ اجلاس میں سابق ناظم چودھری اصغر علی، امجد پرویز بٹ، عثمان نصراللہ کھوکھر، چودھری حسنین اصغر، حاجی منظور حسین ڈار، چودھری سلیم کمبوہ، چودھری راشد پنوں، چودھری عمر ساجد، ڈاکٹر اعجاز احمد، ملک اسحاق اعوان، میاں پرویز اختر پگانوالہ محمد عارف گجراتی، ظفراقبال رحمانی، غیاث الدین پال اور دیگر رہنما شریک تھے۔

بقیہ 15

عبدالسلام ریئسانی مولانا محمد ایوب حافظ مسعود احمد سیکرٹری اطلاعات عبدالغنی شہزاد مولانا حافظ سردار محمد نورزئی مولانا غلام نبی محمدی مولانا جمال الدین حقانی حاجی قاسم خان خلجی مولانا مفتی رحمت اللہ مولانا مفتی محمد ابوبکر حافظ سید سعد اللہ آغا بھی شامل تھے صوبائی امیر مولانا عبدالواسع نے پی ڈی ایم کے زیراہتمام عظیم الشان ریلی کے انعقاد پر ضلعی جماعت کی کارکردگی کو سراہا، انہوں نے مزید کہا کہ جمعیت علماء اسلام ہی خطے کی موثر اور فیصلہ کن جماعت ہے، انہوں نے کہا کہ ملک میں امن کے قیام کیلئے قیادت نے خون کی ندیاں عبور کی ہیں انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام نے عوام کی فلاح وبہبود کیلئے روشن کردار ادا کیا ہے صوبے کی خوشحالی قوموں کے درمیان ہم آہنگی اور محبت کا نام ہی جمعیت علما اسلام ہے، انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور نظریاتی طور پر اسلام سے جڑا ہوا ہے اس میں کوئی اور نظریہ نہیں چل سکتا پاکستان کے قیام کا مقصد بڑا واضح ہے کہ آئین قرآن وسنت پر مبنی ہوگا بدقسمتی سے امریکہ اور مغرب کے دباؤ میں آکر وقت کے حکمرانوں نے ہمیشہ آئین سے انحراف کرکے قادیانی لابی اور یہودی لابی کو سپورٹ کیا ہے

بقیہ 16

موبائل نے تعاقب کرکے کار کو روک کر ڈرائیور کو حراست میں اور کار کو قبضے میں لے لیا۔ بعدازاں ڈرائیور اور کار نمبر AGP-698 کو رضویہ پولیس کے حوالے کردیا۔حادثے میں ایک خاتون جاں بحق جبکہ 4 افراد زخمی ہوگئے، متوفیہ کی لاش اور زخمیوں کو عباسی شہید اسپتال منتقل کیا گیا، اسپتال ذرائع کے مطابق زخمیوں میں جاں بحق ہونے والی خاتون کا شوہر بھی شامل ہے، متوفیہ کے شوہر اور ایک زخمی کی حالت انتہائی تشویشناک ہے، زخمیوں کو عباسی شہید اسپتال میں ادویات اور دیگر سہولیات موجود نہ ہونے کے باعث ایدھی اور پرائیوٹ ایمبولنسوں کی مدد سے جناح اسپتال منتقل کردیا گیا۔ پولیس کے مطابق متوفیہ کی شناخت 19 سالہ حبہ دختر سلیم کے نام سے کی گئی جبکہ زخمیوں میں 28 سالہ رمیض ولد آفاق، 20 سالہ طارق ولد نور، 20 سالہ محمد نعمان ولد اکبر اور 25 سالہ ملک سلطان ولد ولی اعوان شامل ہیں، رمیض اور طارق کی حالت انتہائی تشویشناک بتائی جاتی ہے۔متوفیہ حبہ گرین باون ڈینٹل کالج نارتھ ناظم آباد بلاک این کی رہائشی تھی جبکہ زخمی ہونے والا محمد نعمان مکان نمبر B-342 بلاک N محلہ پیپلز کالونی نارتھ ناظم آباد کا رہائشی ہے، پولیس کے مطابق حادثے کا ذمے دار سفید رنگ کی ٹویوٹا کرولا کار کا ڈرائیور جس نے اپنا نام رضوان بتایا ہے نشے کی حالت میں ہے، کار سے شراب کی ایک بوتل بھی برآمد کی گئی ہے۔

بقیہ 17

اسکے ساتھی ہیں جن کا جلد احتساب ہوگا نیازی حکومت جلد گھر جانے والی ہے حکومتی کے الٹی گنتی شروع ہوچکی پاکستانی عوام دیکھے گی کہ عمران خان کی کرپٹ چور حکومت جلد گھر جائے گی انہوں نے کہا کہ سابق قائد حزب اختلاف و رکن قومی اسمبلی خورشید شاہ کی ضمانت منظور ہونے پر پیپلز پارٹی کے جیالوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بقیہ 18

جارہا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے معیشت کا بیڑا غرق کردیا ہے لیکن عمران خان ان کا کچھ نہیں کرسکتے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہی عمران خان بین الاقوامی میڈیا میں پشتونوں کو دہشتگرد ثابت کررہے ہیں اور ضرورت آنے پر استعمال بھی کرتے ہیں۔پختونخوا کے پارلیمانی اراکین کو اس فیصلے سے انکار کرنا چاہئے، کیا پنجاب میں پی ٹی آئی کی حکومت نہیں؟ مرکزی حکومت ایک طرف پختونوں پر دہشتگردی کا لیبل لگارہی ہے تو دوسری جانب حقوق بھی نہیں دے رہی۔ اے این پی کے مرکزی ترجمان کا مزید کہنا تھا کہ پختونخوا کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والی مرکزی حکومت پختونخوا کے عوام اور نمائندوں کی توہین کررہی ہے۔ پختونخوا میں بیٹھے حکمرانوں نے صوبائی حقوق پر چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے جبکہ مرکز حقوق غصب کررہا ہے۔ عوامی نیشنل پارٹی مرکزی حکومت کے اس رویے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے۔

بقیہ 19

گٹکا و ماوا فروشوں کیخلاف کارروائی کے دوران گرفتار ملزم کو پیش کیا۔عدالت نے عبدالعزیز عرف ندیم کو عدالتی ریمانڈ پر جیل بھیج دیا۔عدالت نے تفتیشی افسر سے آئندہ سماعت پر کیس کا چالان طلب کرلیا۔ پولیس کے مطابق ملزم کیخلاف گٹکا ماوا ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ملزم کے قبضہ سے 60 پیکٹ گٹکا ماوا برآمد کرلیے۔ ملزم کیخلاف مقدمہ تھانہ ڈاکس میں درج کیا گیا۔

بقیہ 20

فواد چوہدری آگاہ کرسکتے ہیں، عمران خان کی قیادت میں مہنگائی کے جن جو قابو کریں گے۔جمعرات کو یہاں پولیس لائنز میں پاسنگ آٹ پریڈ کی تقریب سے خطاب کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فرانسیسی سفارتکار سے ہٹ کر ملک میں مدینہ کی ریاست کے قیام کے لیے وزیراعظم عمران خان کام کررہے ہیں جبکہ فرانسیسی سفارتکار کو بے دخل کرنے سے ہمارے یورپی ممالک کے ساتھ تعلقات کشیدہ ہوجائیں گے۔انہوں نے کہا کہ ختم نبوت پر مکمل یقین ہے اور اگر کوئی شخص مجھ سے بڑا دعویدار ہے جس نے ختم نبوت کے معاملے پر مجھ سے زیادہ قید کاٹی ہے تو مجھے بتائے میں گھر جاکر اس کو مبارک باد دوں گا۔ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ جس قدر اپوزیشن جماعتوں کو میڈیا کی توجہ حاصل ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں جمہوری اور سیاسی آزادیاں ہیں۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے حکومت مخالف اتحاد پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ (پی ڈی ایم) اور ٹی ایل پی کا حوالہ دے کر کہا کہ جب انہوں نے قانون کے دائرے میں رہ کر احتجاج کیا تو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا وہ اپنا جمہوری حق استعمال کرسکتے ہیں۔ شیخ رشید نے کہا کہ اگر پی ڈی ایم یا ٹی ایل پی نے قانون ہاتھ میں لیا تو ان کے خلاف بھرپور ایکشن ہوگا۔انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کے نئے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) کے تقرر کے نوٹی فکیشن سے متعلق سوال کے جواب میں وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ اس بارے میں وفاقی وزیر اطلاعات فواد چوہدری ہی آگاہ کرسکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ دسمبر میں جلسے کا کہا تھا لیکن عمران خان پانچ سال پورے کریں گے۔انہوں نے کہا کہ عمران خان کی قیادت میں مہنگائی کے جن جو قابو کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز راولپنڈی کا احتجاج بتارہا تھا سکون ڈاٹ کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کی نظر دنیا کے مسائل پر ہے۔وزیرداخلہ نے کہا کہ آئی ایم ایف سمیت دیگر چیلنجز درپیش ہیں۔

بقیہ 21

گا۔ 136 تحصیل کونسلز ختم کرکے 35 ضلع کونسل قائم کی جائیں گی 2013ء کے ایکٹ کے مطابق لاہور کی میٹروکارپوریشن میونسل کارپوریشن میں تبدیل نہیں ہوں گی۔ بتایا گیا ہے کہ پرانے سیٹ اپ کے مطابق تبادلوں کا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے اور آئندہ چند روز میں تقرر و تبادلے کرکے ملازمین کی سیٹیں ایڈجسٹ کردی جائیں گی، میونسل کارپوریشن اور ضلع کونسل کا نفاذ دو ماہ کے لئے کیا جارہا ہے۔

بقیہ 22

میں خاوند کے مبینہ تشدد سے 25 سالہ آمنہ جاں بحق ہوگئی۔تشدد کے باعث آمنہ کو علاج کے لیے پانچ روز قبل گلاب دیوی ہسپتال داخل کروایا گیا۔ ہسپتال میں پانچ روز تک زیر علاج رہنے کے بعد آمنہ دم توڑ گئی۔5 سال قبل آمنہ کی شادی دانش نامی شخص کے ساتھ ہوئی تھی۔اہلخانہ کا الزام ہے کہ دانش آئے روز آمنہ پر تشدد کرتا تھا۔شبہ ہے کہ آمنہ پر تشدد کیا گیا اور زہریلی شے کھلائی گئی۔جس سے اسکی ہلاکت ہوئی ہے۔ پولیس نے متوفیہ آمنہ کی لاش پوسٹمارٹم کے لیے مردہ خانے منتقل کردی۔متوفیہ کے بھائی ندیم نے ہربنس پورہ تھانے میں اندراج مقدمہ کے لیے درخواست جمع کروادی۔ پولیس نے ملزم دانش کو گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ موت کی وجوہات کا تعین پوسٹمارٹم رپورٹ میں کیا جائے گا۔تشدد سمیت دیگر پہلوؤں پر تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔

بقیہ 23

کے ساتھ اپنے تعلقات کو اہمیت دیتا ہے، پاکستان اور بحرین کے مابین پارلیمانی سطح پر خوشگوار تعلقات موجود ہیں۔اسپیکر اسد قیصر نے کہا کہ پاکستان بحرین کے ساتھ تجارت، سرمایہ کاری کو فروغ دینے کا خواہاں ہے۔انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے مابین پائے جانے والے مواقع کی نسبت دوطرفہ تجارتی حجم کم ہے۔اسد قیصر نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی حجم کو بڑھانے کے لیے دونوں ممالک کے چیمبرز آف کامرس کی مابین رابطوں میں فروغ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحرین کے نمائندگان کی کونسل کے اسپیکر کا نومبر میں متوقع دورہ پاکستان پارلیمانی رابطوں کے فروغ میں اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بہترین ہنر مند افرادی قوت موجود ہے، بحرین پاکستان سے ہنر مند افرادی قوت سے استفادہ حاصل کرسکتا ہے۔ بحرینی سفیر نے کہا کہ بحرین پاکستان کے ساتھ اپنے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔محمد ابراہیم محمد عبدالقادر نے کہا کہ بحرین اقتصادی وعوامی سطح پر رابطوں کو فروغ دے کر دوطرفہ تعلقات کو مزید وسعت دینا چاہتا ہے، خطے میں پائیدار امن کے قیام کے لیے پاکستان کی کاوشیں قابل ستائش ہیں۔ سفیر نے کہا کہ بحرین میں مقیم پاکستانی بحرین کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، بحرین پاکستان سے مزید ہنرمند افرادی قوت درآمد کرنے میں گہری دلچسپی رکھتا ہے۔

بقیہ 24

سے راستہ بند کئے جانے سے متعلق درخواست پر سماعت کی۔ چیف جسٹس اسلام آباد ہائی کورٹ نے ڈپٹی کمشنر اسلام آباد کو عوامی راستہ کھلوانے کا حکم دیتے ہوئے ریمارکس دیئے کہ اسلام آباد میں سرکاری زمینوں پر قبضے ہورہے ہیں، عوام کی زمین بااثر افراد کو دی جارہی ہے، جب انتظامیہ طاقتور کو تحفظ دے گی تو عام آدمی کہاں جائے گا؟ قانون کی حکمرانی میں سب سے بڑی رکاوٹ بیڈ گورننس ہے، بیڈ گورننس کی وجہ سے قانون کی حکمرانی میں پاکستان 130 ویں نمبر پر آچکا، بری حکمرانی کی وجہ سے سارا ملبہ اور بوجھ عدالتوں پر ڈال دیا جاتا ہے۔

بقیہ 25

تجاویز سامنے آگئیں۔نجی ٹی وی کے مطابق سوئی ناردرن گیس کمپنی کے سسٹم پر قدرتی گیس میں مسلسل کمی ہورہی ہے جس کی وجہ سے گیس بحران اور قلت پیدا ہونا معمول ہوتا جارہا ہے، بحران اور قلت پر قابو پانے کے لئے حکومت نے درآمد ہونے والی گیس پر انحصار کرنا شروع کردیا ہے، اس دوران حکومت نے گھریلو صارفین پر اضافی بوجھ ڈالنے کی تیاری شروع کر دی ہے جس کے تحت قدرتی گیس اور ایل این جی کو ملا کر نیا ٹیرف متعارف کروایا جائیگا، جس کے بعد گھریلو صارفین کے بلوں میں ماہانہ ہزاروں روپے اضافہ ہو جائیگا۔شہریوں کا کہنا ہے کہ حکومت نے پاور، سی این جی سمیت دیگر سیکٹر کو پہلے ہی ایل این جی پر منتقل کردیا ہے، تاہم اب گھریلو صارفین کی منتقل ہونے سے فی یونٹ بل دو سو سے بڑھ کر دو ہزار روپے تک ہونے کے خدشات پیدا ہوگئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے گیس بحران پر قابو پانے کے لئے گھریلو صارفین کے لئے ٹیرف میں اضافہ نہ صرف ان کی مشکلات میں مزید اضافہ کرے گا بلکہ چولہا جلانا بھی ناممکن ہوجائیگا۔

بقیہ 26

اور مہنگائی کا راج ہے،، حکومت کی ناکامیوں کی داستان اب بین الاقوامی جریدے سنا رہے۔ جمعرات کو اپنے بیان میں شیری رحمٰن نے کہا کہ دی اکانومسٹ کے مطابق دنیا کے 43 مہنگے ترین ممالک کی فہرست میں پاکستان کا نمبر چوتھے نمبر پر ہے، رپورٹ کے مطابق پاکستان میں گذشتہ ماہ مہنگائی کی شرح 9 فیصد رہی، ہفتہ وار مہنگائی کی شرح 12.66 ہے۔شیری رحمان نے کہا کہ دی پلس کنسلٹنٹ کے مطابق اکتوبر 2021 میں 68 فیصد لوگوں کے اخراجات پورے نہیں ہوئے، 77% لوگ سمجھتے ہیں کہ حکومت کی معاشی سمت غلط ہے۔ شیری رحمٰن نے کہا کہ اپوزیشن اور عوام کے احتجاج پر حکومت گہری نیند سے جاگی ہے، وزیراعظم نے مہنگائی پر 19 واں نوٹس لیا ہے۔سینیٹر شیری رحمان نے کہا کہ تین سال سے ملک پر نااہل حکومت، بد انتظامی اور مہنگائی کا راج ہے، حکومت کی ناکامیوں کی داستان اب بین الاقوامی جریدے سنا رہے ہے۔

بقیہ 27

ہوگا، نوجوانوں میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کیلئے والدین بھی ذمہ دار ہونگے۔تعلیمی اداروں میں منشیات کے خلاف طلبہ کی ہیلتھ پروفائل کی تیاری بھی بل کا حصہ ہوگی۔سید زوالفقار حسین کا کہنا ہے کہ نوجوانوں میں پانچ سالوں میں ہیروئن کوکین کرسٹل آئس ایل ایس ڈی، ایس ٹی سی چرس اور انجکشن کا استعمال بڑھا ہے، لاہور شہر میں 27 اکتوبر سے لاہور پولیس کے تعاون منشیات کے خلاف بھرپور آگاہی مہم شروع کررہے ہیں، آگاہی مہم کا افتتاح سی سی پی او لاہور غلام محمود ڈوگر کریں گے۔

بقیہ 28

ومعاشی ترقی میں پارلیمنٹ کے کردار' کے موضوع پر منعقدہ سیمینار کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ احسن اقبال نے کہا کہ 29 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری سی پیک کی چھتری کے نیچے ہوئی، ہمارے دور میں سی پیک کے سو فیصد منصوبے مکمل ہوئے، سی پیک کو کسی تنازعہ سے بالاتر رکھنا چاہیے کیونکہ یہ قومی مفاد کا منصوبہ ہے، 2020 اور 2025 کے درمیان صنعتی تعاون کو بڑھانا تھا، اس کے تحت نو اکنامک زون مکمل ہونا تھے جو ابھی نامکمل ہیں حکومت انہیں جلد ہی مکمل کرے، یہ منصوبے حکومت کی سیاسی پسندیانہ پسند پر نہیں جانے چاہیے۔

بقیہ 29

عابد بٹ عارف خان نیچاری محمد عمر جتک عبدالعزیز شاہوانی ملک وحید کاسی دین محمد محمد حسنی میر زیب شاہوانی محمد حسن بلوچ ظفر خان رند فضل محمد نے کی اس موقع پر مزدوروں و ملازمین نے شدید نعرے لگائے۔ تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے مزدوروں وملازمین کے سب سے بڑے پلیٹ فارم بلوچستان لیبر فیڈریشن کے زیر اہتمام مزدور و ملازمین کے مسائل پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے سے بڑھتی ہوئی بے لگام مہنگائی سے غریب طبقہ کی مشکلات میں اضافے واسا ملازمین کے اوور ٹائم اپ گریڈیشن پرموشن بی اینڈ آر اریری گیشن پی ایچ ای میونسل کمیٹیوں کے مسائل حل نہ ہونے کیخلاف بلوچستان لیبر فیڈریشن کی احتجاجی ریلی کے شرکاء نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں گیس بجلی کے بلوں میں اضافی سرچارج خوردنی اشیاء آٹا چینی گھی کھانے کے تیل دالوں سبزیوں کی آسمان سے چھوتی قیمتوں کیخلاف شدید نعرے لگائے بعد ازاں عظیم الشان احتجاجی ریلی پریس کلب پہنچی جہاں جلسے سے صدر خان زمان چیئرمین حاجی بشیر احمد میر زیب شاہوانی عابد بٹ محمد عمر جتک عارف نیچاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں بلوچستان سمیت ملک بھر کے غریب عوام مزدور محنت کش طبقہ وملازمین سے جینے کا حق چھیننا چاہتی ہیں آئی ایم ایف ورلڈ بنک کے گماشتہ حکمران اس ملک کو اپنے آلہ کاروں پر فروخت کرنے کی پالیسیاں بنا رہے ہیں ایسی ناکام اور کمزور حکومتیں کبھی نہیں دیکھیں اسمبلیوں میں بیٹھے حکمرانوں کو صرف اپنا اقتدار عزیز ہے

بقیہ 30

عوام سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انھوں نے کہا کہ قانون سب کے لیے یکساں ہے اور اس حوالے سے کسی کے ساتھ کسی بھی قسم کا کوئی سمجھوتا نہیں کیا جائے گا۔ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ ڈی آئی جی نصیر آباد ڈویژن کیپٹن پرویز احمد چانڈیو صاحب کی خصوصی ہدایات پر مفرور اور اشتہاری ملزمان کی گرفتاریاں جاری ہیں اس سلسلے میں کسی سے رعایت نہیں برتی جائے گی۔انھوں نے مزید کہا کہ گنداواہ شہر کے داخلی و خارجی راستوں پر پولیس چوکیاں قائم کی گئیں ہیں جو ہر آنے جانے والے مشکوک لوگوں پر نظر رکھی ہوئی ہے۔

بقیہ 31

شہر کے مختلف شاہراہوں سے گزر کر سلطان شہید چوک پر احتجاجی مظاہرے کا شکل اختیار کرلیا۔مظاہرین ملک میں موجودہ نااہل حکمرانوں کی نااہلی کی وجہ سے پٹرولیم مصنوعات اشیاء خوردونوش ادویات کی آئے روز قیمتوں میں اضافہ اور موجودہ حکومت کے خلاف سخت نعرے بازی کرتے رہے۔ بلوچستان نیشنل پارٹی مستونگ کے زیر صدارت پی ڈی ایم کے مظاہرے سے بلوچستان نیشنل پارٹی مستونگ کے ضلعی صدر حاجی نزرجان ابابکی، بی سی کے ممبر ملک عبدالرحمٰن خواجہ خیل، جمعیت علماء اسلام مستونگ کے ضلعی امیر مولانا سعید الرحمٰن فاروقی نائب امیر ڈاکٹر فیصل منان، نیشنل پارٹی کے ضلعی صدر نواز بلوچ تحصیل صدر نثار مشوانی، بی این پی کے جنرل سیکرٹری جمیل بلوچ، حافظ عبدالقادر قریش و دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ نااہل حکمرانوں کی نااہلی اور غلط پالیسوں کی وجہ سے آج ملک میں مہنگائی بیروزگاری لاقانونیت عام ہوچکا ہے اور بے تحاشہ مہنگائی کی وجہ سے لوگ اپنے بچوں کے ساتھ خودکشی کررہے ہیں، انہوں نے کہا کہ موجودہ سلیکٹڈ حکمرانوں کے ملک چلانے کیلئے نہ کوئی پالسی ہے اور نہ ہی کوئی اہلیت ہیں ان میں کہ یہ ملک کو چلا سکے۔

بقیہ 32

یوم سوگ منایا اور پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا مظاہرہ میں کیسکو آپریشن سب ڈویژن کے تمام سٹاف نے شرکت کی احتجاجی مظاہرہ سے سیدندیم شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کیسکو لائن سٹاف کو سیفٹی کے اوزار کی عدم فراہمی کے باعث آئے روز ہمارے لائن سٹاف کے ورکرز شہید ہورہے ہیں انہوں نے کہا کہ مطالبہ کرتے ہے کہ کیسکو لائن سٹاف کو سیفٹی کے تمام اوزار پوری طور پر مہیاں کی جائے اور آئے روز ہونے والے حادثات کی روک تھام کیلئے سنجیدہ اور مستقل بنیادوں پر اقدامات کیا جائے تاکہ مزید قیمتی جانوں کا ضیاع بچ سکیں

بقیہ 33

نوجوان نے پوزیشن حاصل کی پہلی پوزیشن پہ تربت سے ایک نوجوان اور دوسرے نمبر پہ کوہلو تحصیل تمبو کے نوجوان حسن مری چیئرمین ہیومن رائیٹس مقرر ہوئے۔حسن مری ایک تعلیم یافتہ ایکٹوسٹ نوجوان ہے اس وقت بھی یونیسیف ایجوکیشن میں کام کررہی ہے جو دور دراز علاقے ماوند، نیلی، تھدڑی، منڈاہی و دیگر علاقوں میں بچوں کو تعلیم دے کر آراستہ کیا۔امید ہے حسن مری ہیومن رائٹس میں بھی اپنا کردار ادا کرینگے امید ہے کہ نوجوانوں کیلئے اپنے فرائض سرانجام دیں گے۔

بقیہ 34

صدارت میں منعقد ہوا 24 اکتوبر بروز اتوار صبح 10:30 بجے مدرسہ مفتاح العلوم جاکر روڈ سبی سے مہنگائی، بیروزگاری، معیشت کش حکومتی پالیسیوں کے خلاف بھرپور احتجاجی ریلی نکالنے فیصلہ ہوا ریلی کے اختتام پر احتجاجی جلسہ سے PDM کے قائدین خطاب فرمائیں گے اجلاس میں سبی پولیس کے 75 سیٹوں پر کوہلو کے نوجوانوں کو تعینات کرنے پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔اور مطالبہ کیا گیا کہ کوہلو کے جوانوں کو دوبارہ کوہلو بھیجا جائے اور سبی کے سیٹوں پر سبی کے بے روزگار جوانوں کو بھرتی کیا جائے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ عوام کے تمام طبقات انجمن تاجران ٹریڈ یونینز ملازمین یونینز وکلاصحافی ٹرانسپورٹرز ودیگر سب سے رابطہ کرکے احتجاج میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے گی عوام الناس سے مطالبہ کیا گیا کہ یہ اپنے حقوق کی جنگ ہے اس میں ضرور شریک ہوں اجلاس کے مہمان خاص پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صوبائی سینئر نائب صدر میر اصغر خان مری صاحب تھے اجلاس میں جمعیت کے ضلعی امیر مولوی محمد ادریس اور ضلعی جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد یحیٰ 'صاحب پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے مشر احمد خان لونی نیشنل پارٹی کے میر اسلم گشکوری یار محمد ہنگرزئی محمد خان سیلاچی بلوچستان نیشنل پارٹی کے ملک سلطان دہپال حاجی عبدالوحید قریشی پاکستان مسلم لیگ ن کے ڈویژنل صدر منیر احمد بگٹی و دیگر آصف خان لونی۔ محمد طیب باروزئی اللہ مری۔ثاقب علی وغیرہ شریک تھے۔

بقیہ 35

ٹاون، جائنٹ روڈ، واسا، بی ایم سی، کرانی، کالونی، گدان فیڈروں سے صبح 9 بجے سے ایک بجے دن تک بجلی کی فراہمی معطل رہے گی۔زحمت کے لئے متعلقہ صارفین سے پیشگی معذرت کی گئی ہے۔

بقیہ 36

،رحمت نورزئی کو سیکرٹری جنرل نامزد کیا گیا۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈر شائستہ خان نورزئی نے کہا کہ نورزئی قوم بلوچستان سمیت پاکستان بھر میں آباد ہے جسے مسائل کا سامنا ہے نورزئی قوم کو درپیش مسائل حل کرنے کیلئے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لاؤں گا قبائلی عمائدین نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اس پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔

بقیہ 37

پر دستخط کردیئے گئے، سسٹر سٹی تعاون شہری سفارت کاری کا ایک اہم ذریعہ ہے۔فرخ حبیب نے کہا کہ عابدے سے صنعتی تعاون، دونوں ممالک کے عوام کے مابین تعاون، بزنس ٹو بزنس تعاون، کلچر اور سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعاون ہوگا اور دوطرفہ تعاون کا سلسلہ اسی جوش وجذبے سے جاری رہے گا۔خیال رہے چنگ داؤ کی بہت سی مقامی کمپنیاں پاکستان میں الیکٹرانکس، زراعت اور سروسز کے شعبوں میں کام کررہی ہیں۔فیصل آباد اور چنگڈاو کے مابین سسٹر سٹی تعلقات کو فروغ دینے کا مقصد دونوں شہروں کے مابین فطری وابستگی کو بڑھانا اور مختلف شعبوں میں باہمی تعلقات کو مزید مضبوط کرنا ہے۔یادر ہے گذشتہ ماہ چین اور پاکستان کی دو طرفہ سیاحت کو فروغ سے متعلق منعقدہ ایک کانفرنس کے دوران بورڈ آف انویسٹمنٹ (بی او آئی) کی سیکرٹری فرینہ مظہر نے کہا تھا کہ چنگ ڈاؤ ٹورازم ایسوی ایشن اور پنجاب اور سندھ کے صوبوں کے درمیان سسٹر سٹی تعلقات کے قیام سے پاکستان اور چین کے درمیان سیاحتی تعلقات میں اضافہ ہوگا۔

بقیہ 38

میں حالیہ اضافہ صرف پاکستان کا نہیں عالمی مسئلہ ہے، دنیا میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں اور مہنگائی پاکستان سے کہیں زیادہ ہیں۔ عالمی منڈی میں خوردنی تیل کی قیمت میں 48 فیصد جبکہ پاکستان میں 38 فیصد اضافہ ہوا، مقامی منڈی میں چینی کی قیمت میں 15 فیصد اور عالمی سطح پر 53 فیصد اضافہ ہوا۔ہم نے اسمارٹ لاک ڈاؤن کی پالیسی اپنائی، ہم نے توانائی، ایکسپورٹ انڈسٹری، ادویات بنانے والی کمپنیاں اور دیگر سیکٹرز کھول دیئے تھے۔ہم نے توانائی، گیس، ریفائنری، فرٹیلائزر پلانٹس، برآمدی صنعت، کھانے پینے کی اشیاء تیار کرنے والی اور ادویہ سازی کی صنعتیں کھول دیں ایم این اے صائمہ ندیم۔ رواں سال گندم کی ریکارڈ فصل ہوئی ہے، گنے کی پیداوار کا بھی اس سال ریکارڈ ٹوٹ جائے گا، آئی ایم ایف کے ساتھ جذباتی بات چیت نہیں تھی، ہم نے اپنے ایکشن لئے تھے۔حکومت نے عام آدمی کو ریلیف فراہم کرنے کیلئے ٹارگٹڈ سبسڈیز کی تیاری مکمل کرلی ہے۔

بقیہ 39

کامیابی حاصل کرنے پر انکی جدوجہد اور کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں یاد ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ الیکشن کوئٹہ 2021 میں پی ٹی آئی کو 5 جنرل نشستوں میں سے 4 نشستوں پر کامیابی حاصل ہوئی جس میں ایک آزاد امیدوار کی علاوہ دوسرے پارٹی کے امیدواروں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا اور مخالفین کو پی ٹی آئی کی کامیابی راس نہیں آئی بلکہ الزام تراشی اور منفی پروپیگنڈے پر اتر آئے حتی کہ الیکشن کمیشن میں کیس دائر کیے لیکن آج اللہ تعالی کا کرم ہے کہ الیکشن کمیشن نے وارڈ نمبر 5 پر پی ٹی آئی کے امیدوار شفیق بھٹی کے کامیابی کے نوٹیفکیشن جاری کردیا جو خوش آئند ہے ڈاکٹر منیر بلوچ کی قیادت میں گورننگ باڈیز اور تمام ونگز کی مشترکہ جدوجہد کے بدولت پارٹی اس تاریخی کامیابی سے ہمکنار ہوئی جس پر انکو مبارکباد پیش کرتے ہیں اس امید کے ساتھ کہ پارٹی عہداداران اور کارکنان ڈاکٹر منیر بلوچ کی قیادت میں آنے والے بلدیاتی اور جنرل الیکشن میں عمران خان کے نظریے اور پارٹی تلے بھرپور کامیابی حاصل کرینگے

بقیہ 40

صورتحال ہر پہلے بھی اپنا دورہ امریکہ ملتوی کرچکے تھے لیکن گزشتہ روز وزیراعلی بلوچستان سے مشاورت کے بعد وہ نجی دورہ پر امریکہ گئے ہیں، تحریک عدم اعتماد والے دن پی ڈی ایم اور ناراض اراکین کو اپنی اکثریت ثابت کرنی ہے جو بظاہر مشکل نظر آرہی ہے پی ڈی ایم بلوچستان عوامی پارٹی کے چند ناراض آراکین کو استعمال کرنا چاہتی ہے لیکن امید ہے بلوچستان عوامی پارٹی کے دوست بلوچستان کی بہتری اور ترقی کے لئے اپنی ناراضگی ختم کرکے کسی کے بھی آلہ کار نہیں بنے گے ان کا مزید کہنا تھا کہ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین وزیراعظم عمران خان کی ہدایات کے مطابق پارلیمانی کمیٹی نے باہمی مشاورت سے بلوچستان کی تعمیروترقی کے لئے وزیر اعلی جام کمال کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

بقیہ 41

جاں بحق اور 15 زخمی ہوگئے۔زخمی بچوں کو طبی امداد کے لیے شیخ زید راولاکوٹ ہسپتال منتقل کردیا گیا۔عینی شاہدین کے مطابق ہائی ایس اسکول وین ایک لوڈ ٹرک سے ٹکرا گئی تھی، جس کے باعث وہ کھائی میں جاگری۔اطلاعات کے مطابق وین میں 30 کے قریب طلبہ طالبات سوار تھے، حادثے میں کئی بچے شدید زخمی ہوگئے ہیں۔

بقیہ 42

انہوں نے کہا کہ عوام کو آپ کا کوئی ریلیف نہیں چاہیے کیونکہ آپ کوئی ریلیف دینے کی صلاحیت نہیں رکھتے، آپ صرف اپوزیشن کو سزائے موت کی چکیوں میں ڈالنے کا احساس اور صلاحیت رکھتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آپ صرف میڈیا اور صحافیوں پہ حملے کا احساس اور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صرف مافیا اور اے ٹی ایمز کی جیبیں بھرنے کا احساس اور صلاحیت رکھتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ قوم کو اب اس جھوٹی، فراڈ اور کرپٹ حکومت کی کسی بات پر یقین نہیں، عمران صاحب استعفیٰ دیں، گھر جائیں۔ انہوں نے کہا کہ عمران صاحب آئی ایم ایف سے 34 روپے پٹرول بڑھانے کا ہاتھ ملا کر پاکستان میں سبسڈی کے ڈرامے کررہے ہیں؟

بقیہ 43

ٹرانزیکشن کیلئے سہولیات کی ضرورت ہے۔قوانین کے دائرے کرپٹو کو قانونی شکل دی جاسکتی ہے۔ حکومت پاکستان اس حوالے سے پالیسی فیصلہ جاری کرے۔کرپٹو کرنسی کا کاروبار پہلے ہی خفیہ طریقے سے جاری ہے۔بہتر ہے منی لانڈرنگ اور غیر قانونی ٹرانزیکشن کو روکنے کیلئے کرپٹو کو قانونی شکل دی جائے۔تحریری حکم نامے کے مطابق عدالت نے کہا کہ کرپٹو کرنسی میں کاروبار کی اجازت کیلئے ریگولیٹ کرنے پر غور کیا جائے۔ کرپٹو کرنسی نئی طرز کی بینکنگ ٹرانزیکشن ہے اسلیے قانونی حیثیت کا جائزہ لیا جانا چاہئے۔تحریری حکم نامے میں عدالت نے ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک سیما کامل کی سربراہی میں اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔عدالت نے ہدایت کی کہ کمیٹی کا پہلا اجلاس 25 اکتوبر کو منعقد کیا جائے۔تحریری حکم نامے میں عدالت نے کہا ہے کہ کمیٹی آئین کے آرٹیکل 18 کی روشنی میں معاملے کا جائزہ لے۔آرٹیکل 18 ہر شہری کو کاروبار اور جائز تجارت کی اجازت دیتا ہے۔ اگر کمیٹی کرپٹو کرنسی کو ریگولیٹ نہ کرنے کے نتیجے پر پہنچے تو وجوہات بھی بتائے۔کمیٹی کرپٹو کرنسی کو ریگولیٹ کرنے کے نتیجے پر پہنچے تو سفارشات سیکریٹری فنانس کو بھیجے۔ایف آئی اے کارروائی کیلئے اسٹیٹ بینک سے رہنمائی لے۔

بقیہ 44

فراہمی اقر ٹینتھ ایونیو پر اجلاس ہوا جس میں بتایا گیا کہ آئی جے پی روڈ تا مارگلہ روڈ ٹینتھ (10) ایونیو کو دو مراحل میں تعمیر کیا جائے گا، آئی جے پی روڈ سے سرینگر ہائی وے تک پہلے پیکیج میں 8 پل، انڈر پاسز اور فلائی اوور تعمیر ہوں گے، دوسرا پیکیج سرینگر ہائی وے انٹرچینج، جی 9 اور 10 سیکٹروں کا کنکشن شامل ہوگا، نومبر کے وسط میں ٹینتھ ایونیو کیلئے ٹینڈرز کا اجراء ہوگا۔ وفاقی وزیر اسد عمر نے منصوبہ 21 ماہ کی مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت کی۔اجلاس کو بارش کے پانی کے بہتر استعمال بارے منصوبے پر بھی بریفنگ دی گئی۔ چیئرمین سی ڈی اے نے کہا کہ اسلام آباد کے 25 مقامات پر ڈرلنگ شروع کردی گئی ہے، دسمبر تک 50 مقامات پر ڈرلنگ کا عمل مکمل کرلیا جائے گا، سی ڈی اے 100 سے زائد ری چارج کنوئیں بھی کھودے گا۔ وفاقی وزیر اسد عمر نے تمام منصوبے بروقت مکمل کرنے کی ہدایت کی

عوامی اشتہارات

IMROZ CLASSIFIED

تمام اشتہارات نیک نیتی کے جذبے سے شائع کئے جاتے ہیں کسی اشتہار کے غیر حقیقی ہونے کے بارے میں "ادارہ" کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا۔

☆غلط اشتہار شائع ہونے کی صورت میں 3 دن میں ہمیں اپنی شکایت درج کرائیں ورنہ "ادارہ" ذمہ دار نہ ہوگا۔

گمشدگی سروس کارڈ

میرا سروس کارڈ بنام عبدالواجد ولد داد محمد کینٹ نادرا آفس کے آس پاس کہیں گر کر گم ہوگیا ہے۔جس کسی کو ملے برائے مہربانی اس نمبر پر مطلع کریں۔

0335-30900004

المشتہر:۔عبدالواجد ولد داد محمد

بقیہ 45

کے مچلکے اور ایک شخصی ضمانت جمع کروائے۔عدالت نے کہا کہ تفتیش کے دوران ڈی این اے میچ نا ہوا، تفتیشی افسر نے دوران تفتیش چھبیس طالبات اور اساتذہ کے بیان حلفی ریکارڈ کیے۔ عدالت نے کہا کہ متاثرہ لڑکی نے واقعے کے بعد کے کپڑے تفتیشی افسر کے حوالے نہیں کیے۔ عدالت نے کہا کہ 18 اگست کو ایم ایل سی رپورٹ میں بھی زیادتی کے شواہد نا ملے، متاثرہ لڑکی کے مطابق نشہ اور جائے پلاکر زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔عدالت نے کہا کہ میڈیکل رپورٹ میں ایسی کوئی بھی بات سامنے نہیں آئی۔

بقیہ 46

30 دسمبر 2020 کا تعیناتی سے متعلق نوٹیفکیشن کالعدم قرار دیا جائے۔ درخواست میں سیکرٹری پیٹرولیم، وفاقی سیکرٹری قانون، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ، سوئی سدرن گیس کمپنی، ڈاکٹر شمشاد اختر چیئرمین سوئی سدرن گیس کمپنی، محمد عمران منیار ایم ڈی سوئی سدرن گیس کمپنی اور چیئرمین سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کو فریق بنایا گیا ہے۔

بقیہ 47

ہونے سے صنعتوں میں استعمال ہونے والا درآمدی خام مال مہنگا ہوگا، جس سے صنعتی شعبہ پر مزید مالی بوجھ بڑھے گا۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے فیروز پور بورڈ کے تاجروں کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے شہید گنج کے تاجروں حاجی خالد محمود، فرخ منشا، حافظ کامران، راجہ نبیل و دیگر کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔راجہ وسیم حسن نے کہا کہ روپے کی قدر میں استحکام کیلئے اقدامات کیے جائیں کیونکہ مضبوط معاشی پالیسیوں سے ہی ملکی معیشت مستحکم ہوگی انہوں نے کہا کہ ڈالر کی قیمت بڑھنے کا سب سے زیادہ اثر پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں پر پڑھ رہا ہے گا جو بیشتر درآمد کی جاتی ہیں ہر پندرہ دن بعد پٹرول ڈیزل مہنگا ہونے کے نتیجہ میں کرائے اور ٹرانسپورٹ کی لاگت میں اضافے کی شکل میں ظاہر ہوگا جس سے اشیاء کی ترسیل کی لاگت بڑھے گی اور نتیجہ عوام کو مہنگائی کی شکل میں بھگتنا پڑ رہا ہے اس لیے حکومت ڈالر کی قیمت کو کنٹرول کرے اور روپے کی قدر میں اضافہ کیلئے فوری اقدامات اٹھائے۔

بقیہ 48

سے 4 ماہ سے لگاتار ایک مہم چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے لہذا اخلاقی گراوٹ کے معاملے پر بات کرنا بہت ضروری ہے، خاتون اول پر بار بار حملہ کیا جاتا ہے اور تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے تاہم محترمہ کلثوم نواز کی ذات پر کبھی کوئی بات نہیں کی گئی، عمران خان اچھے لگتے ہیں یا برے آپ سیاست کریں، عمران خان کے ساتھ کوئی اختلاف ہے تو تنقید کریں۔شہباز گل نے کہا کہ خاتون اول عمران خان کی بیوی ہونے سے پہلے اس قوم کی بیٹی اور ایک ماں ہیں لہذا جب ان پر بات کی جاتی ہے تو سوچیں ان کے بچے کیا محسوس کرتے ہوں گے، خاتون اول ایک غیر سیاسی خاتون ہیں، ان کے بچے ہیں، نواسے ہیں، سوچیں ذرا آپ کی ماں کی تحقیر کی جائے تو آپ کو کیسا محسوس ہوگا، آپ کے پاس اگر ثبوت ہیں تو آپ بے شک خاتون اول کے خلاف خبر کریں، اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے کا مقصد ان کو گالی دینا ہے، آپ بکرے کٹنے، جادوٹونے اور پتا نہیں کیا کیا لکھتے ہیں۔معاون خصوصی نے کہا کہ آپ کے پاس ثبوت ہیں تو آپ بالکل لکھیں، کل کو آپ کسی پر یورینیم رکھنے کا الزام لگادیں تاہم کوئی اسکینڈل نہیں ملا تو جادوٹونے اور سوئیوں تک پہنچ گئے ہیں، آپ کے والدین کو آپ پر شرم آتی ہوگی، یقیناً انہوں نے ایسی تربیت نہیں کی ہوگی۔شہباز گل نے کہا کہ کچھ سیاسی اور صحافتی بیمار ذہنیت مل کر ملک کی اخلاقیات تباہ کررہے ہیں، معاشرے کی کچھ اخلاقیات ہوتی ہیں، آرٹیکل لکھنے والی ایک خاتون دن میں 53 مرتبہ مریم نواز سے فون پر بات کرتی ہیں۔

اشتہار بابت فیصلہ ثالثی

یہ کہ مسمیان حیات اللہ ولد داد شاہ، شاہ محمد، راز محمد محمد انور، منظور احمد، ظہور احمد، منیر احمد، انعام اللہ، گلزار احمد، منصور احمد پسران علی محمد (مرحوم) تیمور شاہ ولد داد شاہ، شمس اللہ، مجیب اللہ، عبدالرزاق، محمد حنیف پسران داد محمد (مرحوم) اقوام کاکڑ حبیب زئی، ساکن کلی سید لاجور تحصیل گلستان، ضلع قلعہ عبداللہ اور (فریقین اول) مسمیان سید غلام جیلانی، سید غلام ربانی، سید لیاقت علی، سید محبوب علی، سید سبحان علی، سید نصر الدین، پسران سید غلام علی، سید نصر الدین، سید عبدالبشیر، سید عتیق اللہ، سید بشارت اللہ، پسران حاجی عبدالولی (فریقین دوئم) کے درمیان ایک عدو جس کے باعث فائرنگ ولین دین کا تنازعہ شامل ہیں (تفصیل فیصلہ ثالثی شام میں موجود ہیں)، جو سالوں سے چلا آرہا تھا مسمیان نے مذکورہ تنازعہ کے بیرون از عدالت حل کیلئے ثالثان مسمیان حاجی عصمت اللہ ولد حاجی محمد خان، ڈاکٹر صوفی اکبر ولد حاجی عرض محمد، حاجی روز الدین ولد حاجی عبدالرقیب، اقوام کاکڑ عبدالرحمٰن زئی ساکنان عبدالرحمٰن زئی، تحصیل گلستان، ضلع قلعہ عبداللہ، سید حاجی عبدالقاہر ولد سید غلام حیدر، سید حاجی عبدالودود ولد سید حاجی لعل محمد، سید حاجی جمال الدین ولد حاجی سید خدائے نور، سید حاجی محمد شفیع ولد سید حاجی عبدالجبار، سید احسام الدین ولد سید حاجی عبدالصمد، مولوی سید ظہور احمد ولد سید عبدالباقی، سید عبدلاولی ولد سید سلمان شاہ، سید عبداللہ آغا ولد سید جلال الدین آغا، سید حاجی محمد اشرف ولد سید حاجی عبدالصمد اقوام سادات اسماعیل زئی، ساکنان کلی لاجور تحصیل گلستان ضلع قلعہ عبداللہ کو بذریعہ شام مورخہ 03-08-2021 کو کُلی جذوی اختیار دے کر متذکرہ تنازعہ کے حل کیلئے اختیار دے دیا تھا جس پر ثالثان نے درج ذیل فیصلہ صادر کیا۔

فیصلے کے مطابق ثالثان فریقین اول کو متذکرہ تنازعہ کا مکمل قصوروار ٹھہرا کر تمام تر جھگڑے کا ذمہ دار گردانتی ہے۔ چونکہ اس عرصہ میں فریقین دوئم کے دو بے گناہ اشخاص زخمی ہوئے تھے ان کی عزت داری کی خاطر داری شاید ہمارے بس میں نہیں تاہم ان کی مرہم پٹی کے لیے ثالثان نے بالترتیب 800000 آٹھ لاکھ روپے حاجی سید غلام جیلانی اور 600000 چھ لاکھ روپے حاجی محبوب علی کیلئے مختص کر رکھے ہیں اس کے علاوہ گاڑی ٹیوٹا ڈاٹسن پر بھی فائرنگ کرکے نقصان پہنچایا گیا تھا اس کے ازالے کیلئے 200000 دو لاکھ روپے رکھے گئے ہیں یہ تمام رقم ملا کر 1600000 سولہ لاکھ روپے بنتے ہیں جو فوری ادا کرنا ہوں گے چونکہ فریق اول میں بھی ایک شخص منظور احمد ولد علی محمد مرحوم زخمی ہوا تھا اس کی مرہم پٹی کیلئے 500000 پانچ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں رقم فریق دوئم فریق اول کو ادا کرنے کے پابند ہے گزشتہ تصفیہ چونکہ فرض یا بعد میں ادائیگی کی شرط یا صورت پر ہوا تھا لہٰذا ثالثین نے اُس فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے فریق اول پر واجب الادا 1500000 پندرہ لاکھ روپے تاوان رکھا گیا ہے جو فریق اول فوری طور پر فریق دوئم کو ادا کرے گا۔ مزید یہ کہ سید حاجی یوسف علی کے ٹیوب ویل کو جو نقصان پہنچایا گیا تھا اس کے ازالے کیلئے 400000 چار لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں یہ تمام رقم ملا کر -/5000000 پچاس لاکھ روپے بنتی ہیں جو کہ ثالثان کے توسط سے فریق دوئم کو تمام حاضرین مجلس کی موجودگی میں حوالے کردی جائیگی۔ ثالثان کی جانب سے فیصلہ ثالثی فریقین اول اور فریقین دوئم کو پڑھایا/سُنایا گیا فریقین نے قبول کرتے ہوئے مورخہ 17 اکتوبر 2021 کو نشان انگشت ثبت کردیئے ہیں۔

روزنامہ امروز کوئٹہ

روزنامہ امروز کوئٹہ بروز جمعہ 22 اکتوبر 2021ء

افغانستان کے نئے حالات میں جگہ بنانے کیلئے بھارت کی سفارتی کوششیں

پاکستان، افغانستان اور ایران کیلئے بھارت کے خصوصی نمائندے اور بھارتی وزارت خارجہ میں جوائنٹ سکریٹری جے پی سنگھ اور طالبان کے وفد کے درمیان بات چیت ہوئی

بھارت افغانستان کو انسانی امداد دینے کے لیے تیار ہے۔ بھارت نے طالبان کے نائب وزیراعظم اور دیگر رہنماوں کے ساتھ اس ملاقات کے بارے میں فی الحال کوئی تبصرہ نہیں کیا

کابل (این این آئی) افغانستان کے نئے حالات میں اپنی جگہ بنانے کے لیے بھارت نے سفارتی کوششیں تیز کردیں۔ میڈیا پورٹس کے مطابق ماسکو میں افغان کانفرنس کے دوران بھارتی وزارت خارجہ کے اعلی افسران نے طالبان کے نائب وزیر اعظم سمیت دیگر رہنماوں کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ بھارت نے بھی ماسکو میں افغان کانفرنس کے بعد دس ملکوں کی طرف سے جاری کردہ اس بیان کی تائید کی جس میں افغانستان پر طالبان کی حکومت کو ایک نئی حقیقت کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ کانفرنس میں شریک بھارتی وزارت خارجہ کے اعلی عہدیداروں نے طالبان کے نائب وزیر اعظم عبدالسلام حنفی اور وزیر خارجہ عامر خان متقی کے ساتھ تبادلہ خیال کیا اور کابل حکومت کو انسانی امداد کی پیش کش کی۔ طالبان کے وزیر اطلاعات ونشریات اور ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اپنی ٹوئٹ کے ذریعہ اس ملاقات کی خبر دی۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان، افغانستان اور ایران کے لیے بھارت کے خصوصی نمائندے اور بھارتی وزارت خارجہ میں جوائنٹ سکریٹری جے پی

بقیہ 2 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

جاپان میں دوسری جنگ عظیم کے 24 بحری جہاز سمندری سطح پر نمودار

ٹوکیو (این این آئی) جاپان میں آتش فشاں پھٹنے سے دوسری جنگ عظیم کے دوران ڈوبے 24 بحری جہاز حیران کن طور پر سمندر کی سطح پر نمودار ہوگئے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق جہازوں کو دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکی فوج کی طرف سے نشانہ بنا کر ڈبو دیا گیا تھا جس کے بعد سے یہ سمندر کی تہہ میں پڑے تھے۔ آتش فشاں پہاڑ کی راکھ اور لاوے سے سمندر کا بیڈ اوپر اٹھنا شروع ہوگیا، جس کے ساتھ جہازوں کا ملبہ بھی اوپر آ گیا۔ سیٹلائٹ سے حاصل کی گئی تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ بحری جہازوں کا یہ ملبہ آتش فشاں کی راکھ کے اوپر

بقیہ 1 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

جنوبی کوریا کا اولین خلائی راکٹ روانہ کر دیا گیا

جنوبی کوریا کا راکٹ اگر خلا تک کا یہ سفر مکمل کرتا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی

راکٹ کے لیے جو نام کوریائی زبان میں تجویز کیا گیا ہے، اس کا مطلب ''دنیا'' ہے، رپورٹ

سیول (این این آئی) جزیرہ نما کوریا کے اقتصادی طور پر خوشحال ملک جنوبی کوریا نے خلا میں اپنا راکٹ روانہ کر دیا ہے۔ جنوبی کوریا کا راکٹ اگر خلا تک کا یہ سفر مکمل کرتا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جنوبی کوریائی خلائی پروگرام میں یہ ایک نئی اور اہم پیش رفت ہے کہ اس کا ملکی ساختہ ایک راکٹ خلا میں روانہ کر دیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق اس راکٹ کو جمعرات کی شام پانچ بجے روانہ کیا جانا تھا لیکن یہ اعلان کردہ وقت اب گزر چکا ہے اور امکانی طور پر کسی اور وقت پر راکٹ کو خلا کی جانب چھوڑا جائے گا۔ یہ بھی بتایا

بقیہ 4 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

چین کے ہائپر سونک میزائل پر امریکی صدر کی تشویش

ہم اپنے مدمقابل کی پیش رفت پر نظر رکھتے، اس سے نظریں نہیں چرائی جاسکتیں

ہم اپنے مدمقابل کی پیش رفت پر نظر رکھتے ہیں اور اسے خالی نہیں چھوڑا جا سکتا، میڈیا سے گفتگو

بیجنگ (این این آئی) امریکی صدر جو بائیڈن نے چین کی ہائپر سونک میزائل صلاحیتوں پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق صحافیوں نے جو بائیڈن سے سوال کیا کہ کیا انہیں چین کے ہائپر سونک میزائل سے متعلق خبروں پر تشویش ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ امریکا اس ترقی میں پیچھے نہیں رہ سکتا، ہم اپنے مدمقابل کی پیش رفت پر نظر رکھتے ہیں اور اسے خالی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ہائپر سونک میزائل ممکنہ 'ڈراؤنے خواب والے ہتھیار ہیں۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے چین کی ہائپر سونک میزائل صلاحیتوں

بقیہ 3 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

لاہور، ملتان روڈ پر جوس بنانے والی فیکٹری میں بوائلر پھٹنے کے بعد فیکٹری ملبے کا ڈھیر بن گئی

لورالائی اسر تنظیم کی جانب سے سیشن عدالت کے قریب ایک سیکنڈ میں 900 درخت لگا کر ریکارڈ قائم کردیا

افغانستان کی امداد کیلئے عالمی برادری اپنی کوششیں تیز کرے، پاکستانی سفیر

پاکستان کا ماننا ہے کہ امن سے خوش حالی اور مالی استحکام آئیگا، افغانستان کے عوام کو امن، ترقی اور استحکام کی ضرورت ہے اور وہ اس کے مستحق ہیں، بیان

افغانستان میں امن سے پورے خطے میں استحکام، محفوظ سرحدیں، رابطہ کاری میں اضافہ، مہاجرین کی واپسی اور دہشت گردی کے انسداد کے لیے فائدہ ہوگا

کابل (این این آئی) افغانستان کے لیے پاکستان کے نمائندہ خصوصی، سفیر محمد صادق نے افغانستان میں انسانی بنیادوں پر امداد کی فراہمی پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی برادری اس حوالے سے اپنی کوششوں کو مزید تیز کرے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق روس کے دارالحکومت ماسکو میں افغانستان کے حوالے سے ہونے والے مذاکرات کے تیسرے سیشن کے بعد پاکستان کے نمائندہ خصوصی محمد صادق کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ انہوں نے عالمی برادری سے افغانستان کو امداد کی فراہمی پر زور دیا۔ بیان کے مطابق انہوں نے کہا کہ ان برسوں کے بعد افغانستان کے عوام کو امن، ترقی اور استحکام کی ضرورت ہے اور وہ اس کے مستحق ہیں اور عالمی برادری ان کو اس راستے پر چلنے کے لیے مدد کرے۔ محمد صادق نے طالبان سمیت دیگر شرکا تک یہ پیغام پہنچایا کہ افغانستان میں امن سے پورے خطے میں استحکام، محفوظ سرحدیں، رابطہ کاری میں اضافہ، مہاجرین کی واپسی اور دہشت گردی کے انسداد کے لیے فائدہ ہوگا۔ بیان میں کہا گیا کہ

بقیہ 5 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

حقیقی دنیا میں بچوں میں فائزر ویکسین کی افادیت کا ڈیٹا سامنے آگیا

12 سے 18 سال کے متاثرہ بچوں کو ہسپتال داخل ہونے سے بچانے کے لیے فائزر ویکسین 93 فیصد موثر ہے

نتائج سے بچوں کو کووڈ 19 کے سنگین اثرات سے بچانے کے لیے ویکسینیشن کی اہمیت کا اعادہ ہوتا ہے، رپورٹ

واشنگٹن (این این آئی) فائزر / بائیو این ٹیک کی تیار کردہ کووڈ 19 ویکسین 12 سے 18 سال کی عمر کے بچوں کو بیماری کے بعد ہسپتال میں داخلے سے بچانے کے لیے بہت زیادہ موثر ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ یو ایس سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن کے زیر تحت ہونے والی تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ 12 سے 18 سال کی عمر کے بچوں کو کووڈ سے متاثر ہونے پر ہسپتال میں داخل ہونے سے بچانے کے لیے فائزر ویکسین 93 فیصد موثر ہے۔ تحقیق میں اس عمر کے

بقیہ 6 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

ایف سی پبلک اسکول اینڈ کالج بلیلی میں آئیوڈین کے استعمال بارے آگہی مہم کے سلسلے میں کی جانے والی واک کے شرکاء

برطانیہ میں کورونا کے مسلسل کی سز کے باعث ہسپتالوں میں گنجائش ختم ہونے لگی

لندن (این این آئی) برطانیہ میں کورونا کے مسلسل کیسز کے باعث ہسپتالوں میں جگہ کم پڑنے لگی، وزیر صحت ساجد جاوید نے خبردار کیا ہے کہ برطانیہ میں کیسز کی تعداد ایک لاکھ روزانہ تک پہنچ سکتی ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق برطانوی وزیر صحت

بقیہ 7 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

خوبرو چینی انفلوئنسر لائیو اسٹریم میں کیڑے مار دوا پینے سے ہلاک

چینی سوشل میڈیا انفلوئنسر لوژیا نے مداح کے کہنے پر لائیو اسٹریم میں کیڑے مار دوا پی لی، رپورٹ

بیجنگ (این این آئی) چینی ویڈیو فنکارہ اور انفلوئنسر نے شائقین کے اکسانے پر لائیو اسٹریم میں کیڑے مار دوا پی لی جس سے ان کی موت واقع ہوگئی ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق 25 سالہ خوبرو ژیاما ژی پہلے ہی شدید ذہنی تنا کی شکار تھیں اور چند روز قبل وہ چینی سوشل میڈیا ایپ ڈوبین پر موجود تھیں۔ براہ راست نشریات کے دوران انہوں نے کہا کہ ان

بقیہ 9 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

ترکی نے اسرائیلی ایجنسی موساد کے 15 جاسوس گرفتار کر لیے

ملزمان نے ان طلبہ بارے معلومات فراہم کیں جو مستقبل میں دفاعی صنعت میں کام کرینگے

انقرہ (این این آئی) ترکی نے اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد کے 15 مشتبہ جاسوس گرفتار کر لیے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق ان مشتبہ جاسوسوں کو ایک ماہ قبل گرفتار کیا گیا تھا اور ان پر الزام ہے کہ انہوں نے موساد کو ترک شہریوں اور ملک میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلبہ کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ رپورٹ کے مطابق ملزمان

بقیہ 10 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

افغان صوبہ بدخشان میں ٹریفک کا المناک حادثہ، 8 افغان شہری جاں بحق، 2 دیگر زخمی

کابل (این این آئی) افغان صوبہ بدخشان میں ٹریفک کے المناک حادثہ میں 2 خواتین اور 3 بچوں سمیت (8) افغان شہری جاں بحق اور 2 دیگر زخمی ہوگئے۔ صوبائی محکمہ اطلاعات کے سربراہ معزالدین کے حوالے سے موصولہ اطلاعات کے

بقیہ 8 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

یورپین رہنماؤں کا ماسکو سے روسی اپوزیشن لیڈر کی رہائی کا مطالبہ

روس اپوزیشن رہنما الیکسی ناولنی کو فوری اور غیر مشروط طور پر رہا کرے، صدر یورپین پارلیمنٹ

برسلز (این این آئی) یورپین پارلیمنٹ کے صدر ڈیوڈ ساسولی اور یورپین خارجہ امور کے سربراہ اور نائب صدر جوزپ بوریل نے روس سے اپوزیشن رہنما الیکسی ناولنی کی رہائی کا مطالبہ کردیا۔ میڈیا پورٹس کے مطابق دونوں رہنماؤں نے یہ مطالبہ مقید لیڈر کو یورپین پارلیمنٹ کی جانب سے انسانی حقوق اور سوچ کی آزادی کے سب سے

بقیہ 11 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

چینی سائنسدانوں نے 10 منٹ میں کووڈ تشخیص کرنیوالا ٹیسٹ تیار کرلیا

بیجنگ (این این آئی) چین کے سائنسدانوں نے 10 منٹ میں کووڈ 19 کی تشخیص کرنے والا ٹیسٹ کو تیار کرلیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق پیکانگ یونیورسٹی کے کالج آف انوائرمنٹل سائنسز اینڈ انجینئرنگ کے ماہرین نے سانس کے

بقیہ 13 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

کابل میں ایک اور ویمن مارچ، صحافیوں پر طالبان کا تشدد

رنگ برنگے اسکارف پہنے ہوئے خواتین نے کابل میں وزارتِ تعلیم کی عمارت کے قریب احتجاج کیا

کابل (این این آئی) کابل میں خواتین کے مظاہرے کی کوریج کرنے والے صحافیوں کو طالبان کے تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ افغان خواتین اپنے حقوق کے لیے ایک مظاہرے میں جمعرات کو کابل کی سڑکوں پر ایک مرتبہ پھر نکلی۔ میڈیا پورٹس کے مطابق رنگ برنگے اسکارف پہنے ہوئے قریب بیس خواتین کابل میں وزارتِ تعلیم کی عمارت کے

بقیہ 12 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

پاک افغان سرحدی کراسنگ بند ہونے سے قندھاری انار کی بڑی مقدار خراب ہوگئی

قندھار (این این آئی) افغانستان کے صوبے قندھار کے پھلوں کے باغات کے مالکوں نے دعویٰ

بقیہ 14 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

ہرنائی، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہرنائی میں ڈائی لائسز مشین کو فعال کر کے مریضوں کا علاج کیا جارہا ہے

چین میں گیس دھماکے میں 3 افراد ہلاک، 30 زخمی

بیجنگ (این این آئی) چین میں ریسٹورنٹس کے باہر گیس دھماکے کے نتیجے میں 3 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق چین کے شہر شینیانگ کے ریسٹورنٹ میں گیس دھماکے کے نتیجے میں 3 افراد ہلاک اور

بقیہ 16 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

طالبان نے نشے کے عادی افراد کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی

کابل (این این آئی) افغانستان کے دارالحکومت کابل میں طالبان نے نشے کے عادی افراد کے خلاف اقدامات شروع کر دیئے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق طالبان جنگجوؤں کی جانب سے کابل کے پلوں کے نیچے موجود سیکڑوں نشے کے عادی افراد کو ابن سینا میڈیکل اسپتال منتقل کیا گیا۔ شیئر کی گئی تصاویر اور ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ

بقیہ 17 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

امریکہ میں پہلی مرتبہ خنزیر کا گردہ انسان میں منتقل کرنے کا کامیاب تجربہ

گردے کو خون کی دو بڑی نالیوں سے جوڑا گیا اور وہ انسانی جسم میں کام کرنے لگا، محققین

نیو یارک (این این آئی) انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ خنزیر کا گردہ کسی انسان میں لگا کر اس کا مطالعہ کیا گیا ہے تاہم یہ گردہ ایک ایسے شخص کو لگایا گیا ہے جو فوت ہو چکا ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق نیو یارک یونیورسٹی میں واقع لینگون ہیلتھ ہسپتال کی ٹیم نے دیکھا کہ جب انہوں نے ایک لاش میں سرکا گردہ لگایا تو وہ کام کرنے لگا اور انسانی بدن نے

بقیہ 15 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

چین سے دیو قامت سمندری بچھو کی باقیات دریافت

43 کروڑ 50 لاکھ سال قدیم سمندری بچھو کے فوسلز دریافت کر لیئے

شنگھائی (این این آئی) سائنسدانوں نے جنوب مشرقی چین کے علاقے شیوشان فارمیشن سے 43 کروڑ 50 لاکھ سال قدیم سمندری بچھو کے رکازات (فوسلز) دریافت کیے ہیں جو شاید اپنے زمانے کا ایک خونخوار سمندری درندہ بھی تھا۔ میڈیا پورٹس کے مطابق چین کا یہ علاقہ آج سے 43 کروڑ سال پہلے سمندری تہہ میں، قطب

بقیہ 18 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

امریکا میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے احتجاج

مظاہرین کا پاکستانی حکومت سے عافیہ کی فوری رہائی اور وطن واپسی کے لیے کوششیں تیز کرنیکا مطالبہ

نیویارک (این این آئی) امریکا کے شہر نیویارک میں پاکستانی قونصل خانے کے باہر درجنوں افراد نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کیلیے مظاہرہ کیا ہے۔ عرب ٹی وی کے مطابق احتجاج میں درجنوں مظاہرین اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے شرکت کی۔ مظاہرین نے پاکستانی نیورو سائنسدان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ کا شکار قرار دیتے

بقیہ 19 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

یہودی آبادکاروں کے قبلہ اول پر دھاوے، بے حرمتی کرتے رہے

انتہا پسند یہودی شرپسندوں کو مزعومہ ہیکل سلیمانی کے بارے میں مذہبی بریفنگ بھی دی گئی

مقبوضہ بیت المقدس (این این آئی) درجنوں یہودی آبادکاروں نے اسرائیلی پولیس کی فول پروف سیکیورٹی میں مسجد اقصی میں گھس کر مسلمانوں کے قبلہ اول کی بے حرمتی کی۔ یہودی آبادکار مراکشی دروازے کے راستے مسجد اقصی کے صحن میں داخل ہوئے۔ اس موقع پر انتہا پسند یہودی شرپسندوں کو مزعومہ ہیکل سلیمانی کے بارے میں مذہبی بریفنگ

بقیہ 20 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

اسپتال کے بستر پر جکڑے فلسطینی قیدی کو زبردستی خوراک دینے کی کوشش

القواسمہ 92 روزہ بھوک ہڑتال کے باعث اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں

رام اللہ (این این آئی) اسرائیلی زندانوں میں قید کیے گئے فلسطینیوں کے امور کے ذمہ دار فلسطینی ادارے محکمہ امور اسیران نے ایک بیان میں بتایا

بقیہ 21 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین (سی بی اے) بلوچستان کے زیر اہتمام کیسکو ہیڈ آفس کوئٹہ میں تعزیتی کانفرنس سے محمد رمضان اچکزئی، عبدالباقی لہڑی، محمد یار علیزئی، سید آغا محمد اور دیگر خطاب کر رہے ہیں۔

سعودی عرب: ایک ہفتے میں صارفین نے 8.7 ارب ریال خرچ کر ڈالے

شہروں کے لحاظ سے صارفین نے سب سے زیادہ رقم 2.7 ارب ریال دارالحکومت ریاض میں خرچ کی

صارفین نے کھانے اور پینے کی چیزوں پر تقریبا 1.3 ارب ریال خرچ کیے، مرکزی بینک کے اعداد و شمار جاری

ریاض (این این آئی) سعودی عرب میں مرکزی بینک نے گذشتہ ہفتے (10 اکتوبر سے 16 اکتوبر تک) کے دوران میں مملکت میں صارفین کی خرچ کردہ رقم سے متعلق اعداد و شمار جاری کردیئے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق مرکزی بینک نے بتایا کہ گذشتہ ہفتے 11.12 کروڑ ٹرانزیکشن کے ذریعے 8.7 ارب ریال کے قریب خرچ کیے گئے۔ صارفین نے کھانے اور پینے کی چیزوں پر تقریبا 1.3 ارب ریال خرچ کیے۔ اس کے بعد ریسٹوران اور قہوہ خانوں میں تقریبا 1.27 ارب ریال خرچ کیے گئے۔ صارفین نے

بقیہ 25 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

علیحدہ کشمیر مانگ رہے ہیں تو دے دو، فوجی کی بیوہ کی مودی پر تنقید

سری نگر (این این آئی) بھارتی فوجی کی بیوہ حق خود ارادیت کی جدوجہد کرنے والے کشمیریوں کی حمایت میں میدان میں آگئیں اور کہا ہے کہ وزیروں کی اولادوں کو ایک مرتبہ ضرور سرحد پر بھیجیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق سماجی رابطوں کی ویب سائٹ 'ٹوئٹر' پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی ہے

بقیہ 26 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

حاملہ خواتین میں آپریشن سے بچوں کی پیدائش کا خطرہ بڑھانیوالی اہم وجہ دریافت

ذہنی امراض اور آپریشن سے بچے کی پیدائش کے درمیان تعلق کو واضح کرنے کیلئے مزید تحقیق کی ضرورت ہے

واشنگٹن (این این آئی) حمل کے دوران ڈپریشن اور ذہنی بے چینی یا انزائٹی سے آپریشن سے بچے کی پیدائش کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک نئی طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ مشی گن یونیورسٹی کی تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ مزاج اور ذہنی بے چینی سے منسلک امراض کو پہلے ہی حاملہ خواتین میں بچے کے کم پیدائشی وزن اور قبل از وقت پیدائش سے جوڑا جاتا ہے۔ مگر اس تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ اس کے نتیجے میں حاملہ خواتین میں آپریشن سے بچوں کی پیدائش کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔ محققین نے بتایا

بقیہ 27 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

وادی اردن میں یہودی آبادکاروں کی تعداد دوگنا کرنیکا صہیونی منصوبہ

بجٹ میں یہودی بستیوں میں سماجی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی ہدایت کی جائیگی، اسرائیلی اخبار

مقبوضہ بیت المقدس (این این آئی) عبرانی اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیلی وزارت تعمیرات اور ہاسنگ جلد ہی مقبوضہ مغربی کنارے کے مشرق میں وادی اردن کے ساتھ صیہونی آبادکاروں کی تعداد کو دوگنا کرنے کا منصوبہ تیار کرنا شروع کر دے گی۔ اسرائیلی اخبار نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ مجوزہ منصوبہ اسرائیلی حکومت کو کنیسٹ میں ریاستی

بقیہ 22 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

امریکی سفیر کی یہودی آبادکاروں کے فلسطینیوں پر حملوں کی مذمت

سلامتی کونسل کے ایک اجلاس میں لنڈا تھامس گرین نے اسرائیلی قابض حکام سے حملوں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا

نیویارک (این این آئی) اقوام متحدہ میں امریکی سفیر لنڈا تھامس گرین فیلڈ نے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں پر یہودی آبادکاروں کے حملوں کی مذمت کی ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق گرین فیلڈ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایک اجلاس میں اپنے خطاب کے دوران اسرائیلی قابض حکام سے ان حملوں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ گرین

بقیہ 23 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

ملائیشیا کے اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کے جرات مندانہ موقف کی تحسین

ہمارے ملک کا ابراہیمی معاہدوں میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں، ملائیشین وزیر خارجہ

مقبوضہ بیت المقدس (این این آئی) اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے برادر ملک ملائیشیا کی طرف سے اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے سے متعلق ٹھوس اور جرات مندانہ موقف اپنانے کا خیر مقدم کیا ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق حماس کی طرف سے جاری ایک بیان میں کہا گیا کہ جماعت اور پوری فلسطینی قوم ملائیشیا کے اسرائیل کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے سے صاف انکار کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ خیال رہے کہ گذشتہ روز ملائیشیا کے وزیر خارجہ سیف الدین عبداللہ نے اسرائیلی میڈیا میں شائع ہونے والی ان خبروں کو من گھڑت اور جھوٹ قرار دیا تھا جن میں دعویٰ کیا تھا کہ ملائیشیا بھی اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے والے ممالک کی فہرست میں شامل ہو رہا ہے۔ ان خبروں

بقیہ 24 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

تنخواہ کیساتھ چھٹی ہر شہری کا قومی حق ہونا چاہیے، میگھن کا کانگریس کو خط

تنخواہ کے ساتھ چھٹی کی حمایت میں بطور ماں لکھ رہی ہوں، ہاؤس اسپیکر نینسی پلوسی اور سینیٹ میجوریٹی لیڈر چارلس شمر کو خط

ہم جانتے تھے ایسا کرنے سے بہت سے لوگوں کو ہر ایک دن بچوں کی دیکھ بھال، کام اور طبی دیکھ بھال کے بارے میں ناممکن انتخاب نہیں کرنا پڑیگا

لندن (این این آئی) برطانوی شاہی خاندان سے علیحدگی اختیار کرنے والے شہزادہ ہیری کی اہلیہ میگھن مارکل نے امریکی کانگریس کو خط لکھا ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق انہوں نے اپنے خط میں مطالبہ کیا کہ حکومت شہریوں کو تنخواہ کے ساتھ خاندانی چھٹی فراہم کرے۔ میگھن مارکل نے ہاؤس اسپیکر نینسی پلوسی اور سینیٹ میجوریٹی لیڈر چارلس شمر کو خط میں لکھا کہ وہ ایک منتخب عہدیدار نہیں ہیں اور نہ ہی سیاستدان ہیں، بہت سے لوگوں کی طرح، ایک مصروف شہری اور ماں ہیں۔ میگھن مارکل نے ڈیموکریٹک کانگریس کے رہنماؤں کو بتایا کہ وہ تنخواہ

بقیہ 30 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

گورنر بلوچستان سید ظہور آغا سے محمد جان آغا کی قیادت میں بلیلی درویش آباد کا وفد ملاقات کر رہا ہے

اتھارٹی کی کرپشن کی وجہ سے فلسطینیوں کی مدد سے قاصر ہیں، سویڈن

ہم فلسطینیوں کی معاشی ترقی کو مکمل طور پر سپورٹ نہیں کرسکیں گے، وزیر خارجہ اینا لنڈے

رام اللہ (این این آئی) سویڈن کی وزیر خارجہ اینا لنڈے نے خبردار کیا ہے کہ فلسطینی اتھارٹی میں بڑھتی ہوئی بدعنوانی کے اثرات فلسطینیوں کی امداد پر پڑیں گے۔ اتھارٹی کی کرپشن کی وجہ سے فلسطینیوں کی مدد سے قاصر ہیں۔ میڈیا پورٹس کے مطابق لنڈی نے کہا کہ ہم فلسطینیوں کی معاشی ترقی کو مکمل طور پر سپورٹ نہیں کرسکیں گے کیونکہ اس وقت بڑے پیمانے پر کرپشن بلند ترین سطح پر ہے۔ ایک رپورٹ میں کہا گیا کہ فلسطینیوں کو فتح اور حماس کے درمیان تقسیم سے متعلق داخلی مسائل ہیں اور بہت سے لوگ اتھارٹی پر کرپشن کا الزام لگاتے ہیں۔ سویڈش وزیر نے زور دیا کہ سویڈن اور اسرائیل کے درمیان تعلقات میں تعطل کو توڑنے سے فلسطینیوں کے ساتھ سویڈن کے تعلقات پر منفی اثر نہیں پڑے گا۔ سویڈن کی وزیر خارجہ نے اس ہفتے

بقیہ 29 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

امریکا، الیکٹرک کار رکھنے والے افراد کے لیے خوشخبری

واشنگٹن (این این آئی) کار ساز کمپنیوں اور الیکٹرک کار رکھنے والوں کو اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ ری سائیکل شدہ بیٹری نئی بیٹریوں سے کہیں زیادہ معاون ثابت ہوسکتی ہے۔ میڈیا پورٹس کے مطابق امریکی تحقیقی ادارے اور بیٹری بنانے والی کمپنی نے حال ہی میں کی گئی ایک تحقیق میں انکشاف کیا کہ ری سائیکل بیٹریاں نہ صرف ماحول دوست ہوں گی بلکہ نئی

بقیہ 28 صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں

پشین، ڈویژنل فارسٹ آفیسر اجمل خان کا کڑ کارروائی کے دوران پکڑے گئے پرندوں کو آزاد کر رہے ہیں

روزنامہ امروز کوئٹہ

ایڈیٹروپبلشر عبدالحکیم نے قلات پرنٹنگ پریس پٹیل روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ امروز آفس نمبر TF-02 تیسری منزل اینگل پلازہ، اینگل روڈ، کوئٹہ سے شائع کیا
فون: 2835212 فیکس: 2835212
ای میل imroz.ad@gmail.com

گیس کے نرخوں میں اضافہ پریشر میں کمی کا مسئلہ

وزارت پیٹرولیم کے ذرائع کے مطابق ملک میں سیزن میں گیس بحران پیدا ہوگا۔حکومت نے گیس کے استعمال کو کم کرنے کے لئے گیس کی قیمتوں میں اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ گیس کے استعمال کی حوصلہ شکنی ہو۔ پیک سیزن میں گھریلو صارفین کے لئے گیس کی طلب میں خاطر خواہ اضافہ ہوجاتا ہے ۔صوبوں کی جانب سے وفاقی حکومت کی گیس کے تقسیم کے میکنزم پر کافی تنقید کی جا رہی ہے۔ خیبر پختونخوا اور سندھ نے اپنے حصے کی گیس خود استعمال کرنے کے بعد باقی بچ جانے والی گیس دیگر صوبوں میں تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ صوبوں موقف یہ ہے کہ وہ جب گیس خود استعمال کرتے ہیں تو پھر آر ایک این جی جو دس گنا مہنگی پڑتی ہے۔ وہ کیوں خریدیں، خدشہ ہے کہ سیزن میں گیس کی لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ کئی گھنٹوں پر محیط ہوگا۔

بلوچستان سے قدرتی گیس 50 کی دہائی میں سوئی کے علاقے سے دریافت ہوئی، اس مناسبت سے اسے سوئی گیس کا نام دیا گیا۔ پورا ملک سوئی گیس سے استفادہ کررہا ہے ۔کارخانے، اورتجارتی مراکز کے علاوہ گھروں میں گیس استعمال ہورہی ہے، لیکن صوبے میں صرف 3 اضلاع تک یہ سہولت دی گئی ہے ۔سوئی سدرن گیس کمپنی نے سال میں دومرتبہ نرخوں میں اضافہ کیا ہے۔ اب تیسری مرتبہ یہ جواز بنا کر اضافے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں کہ گیس کی قلت رہے۔ استعمال کم کرانے کیلئے قیمتیں بڑھانا ہوں گی۔ ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ شدید سرد علاقوں میں لوگوں کے لئے گیس ہیٹرز جلانے کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ جہاں منفی دس بارہ تک درجہ حرارت پہنچ جائے، وہاں لوگ عیاشی نہیں ضرورت کے تحت گیس استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ جن اضلاع میں گیس نہیں، وہاں لوگ درخت کاٹ کاٹ کر جلا رہے ہیں۔ قیمتی جنگلات معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔

چند سالوں سے گیس پریشر اتنا کم ہوگیا ہے کہ صبح اور شام کے اوقات میں چولہے بجھ جاتے ہیں کھانا تک پکانا ممکن نہیں ہوتا۔ گیس کمپنی کے حکام ہر سال یہ اعلان کرتے ہیں کہ گیس پریشر کا مسئلہ حل کیا جائے گا۔ لیکن پریشر بڑھانے کی بجائے نرخ بڑھانے پر ہی توجہ دی جا رہی ہے۔ گیس ٹیرف اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ سو یونٹس کے استعمال پر 5 گنا، سو سے زائد یونٹس کے استعمال پر 5 گنا، دوسو یونٹس سے زیادہ گیس خرچ کرنے پر 7 گنا اور 3 سو سے زائد پر نو گنا بلز آرہے ہیں۔ سوئی سدرن گیس کمپنی نے ایک نیا طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ موسم گرما میں سلو میٹر کے نام پر بلوں میں ہزاروں روپے اضافی وصول کیئے جاتے رہے۔ گیس کے تیز رفتار میٹرز کی تنصیب اور پرانے میٹرز کو خراب قرار دے کر بھی صارفین پر بیس تیس ہزار روپے جرمانہ بھی وصول کیا گیا۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ موسم سرما کی آمد آمد ہے، لوگ سخت پریشان ہیں کہ سردی سے بچاؤ کے لئے ہیٹرز جلا کر آٹھ دس ہزار روپے کے بلز ادا کریں، یا راشن خریدیں، خیبر پختونخوا اور سندھ نے جو موقف اختیار کیا ہے اسی طرز پر بلوچستان کو بھی یہ آواز بلند کرنی چاہیے کہ صوبے سے نکلنے والی گیس پر پہلا حق بلوچستان کے عوام کا ہے۔ صوبے کو گیس کمپنی ارزاں نرخوں پر گیس فراہم کرے۔ اس سلسلے میں ایوان بالا نے ٹیرف میں کمی کی سفارش کر رکھی ہے۔ گورنر سید ظہور آغا نے زور دیا ہے کہ گیس کے بلز کا تعین کر دیا جائے تاکہ میٹر ریڈنگ اور چوری کا مسئلہ بھی رہے، ہر شہری جو گیس استعمال کررہا ہے۔ اس سے ہر ماہ ہزار بارہ سو روپے کے مقررہ چارجز وصول کیئے جائیں۔ گیس چوری کی سزا بلز ادا کرنے والے صارفین کو نہ دی جائے۔

داغ دل ہم کو یاد آنے لگے

نصرت جاوید

قتیل شفائی کا ایک مصرعہ ان دنوں میرے دماغ میں مسلسل گونجتا رہتا ہے۔ وہ مصرعہ ہے: ''اپنے ذکھوں پہ روتے ہیں لے کر کسی کا نام''۔ وطن عزیز میں چونکہ صحافت بقول وزیر اعظم عمران خان صاحب برطانیہ سے بھی زیادہ ازاد ہو چکی ہے اس لئے مجھ جیسے فرسودہ ذہن کے رپورٹر کو ہضم نہیں ہورہی۔ جنرل ضیاء کے عہد زرین میں فقط صحافت سے رزق کمانے کی ٹھان لی تھی۔ صحافت ان دنوں بہت اسان تھی۔ اپ بڑی محنت سے کوئی خبر ڈھونڈتے۔ اسے غالباً پتھر کے زمانے میں ایجاد ہوئے ٹائپ رائٹر پر انتہائی مشقت سے محتاط لفظوں میں بیان کرنے کی کوشش کرتے۔ بالاخر خبر تیار ہوجاتی جو ہر حوالے سے درست ہوتی۔

یہ خبر مگر اخبار میں چھپنے سے قبل محکمہ اطلاعات کے دفتر جاتی۔ وہاں بیٹھا کوئی افسر طے کرتا کہ وہ چھپنے کے قابل ہے یا نہیں۔ اس کے باوجود کئی برسوں تک ہمارے ہاں چھپنے والے اخبارات میں ایڈیٹر کا نام بھی شائع ہوتا رہا۔ مجھے ایک مثال بھی یاد نہیں جہاں کسی اخبار کے مدیر نے یہ کہتے ہوئے اپنا نام چھاپنے سے انکار کردیا ہو کہ اگر کسی خبر یا مضمون کے چھپنے یا نہ چھپنے کا فیصلہ محکمہ اطلاعات میں بیٹھے کسی افسر ہی نے کرنا ہے تو میں کس منہ سے خود کو ایڈیٹر کہلواؤں۔ دونمبری مگر ہمارا قومی مزاج ہے۔ اصول پسندی کی محض بڑھکیں لگاتے ہیں۔ آتش نمرود میں کودنے کو تیار نہیں ہوتے۔ لب بام کھڑے تماشے میں محو رہتے ہیں۔ میرا حال بھی دوسروں جیسا ہے۔ عمر گزار دی گی۔ جس دھندے پر صحافت کی تہمت لائی جاتی ہے اس کے علاوہ کسی اور ذریعے سے رزق کمانے کا طریقہ ڈھونڈ نہیں پایا۔ صبح اٹھتے ہی قلم اٹھا کر کالم نما کوئی شے لکھنے کے گماں میں وقت گزار لیتا ہوں۔

بہر حال ذکر ہوا تھا قتیل شفائی کے لکھے ایک مصرعہ کا۔ اپنا دکھ بیان کرنے کے لئے کسی اور کا ذکر اور اج اس تناظر میں تذکرہ ہوگا یورپ کے ایک ملک اسٹریا کا۔ یہ بہت قدیم اور مہذب ملک شمار ہوتا ہے۔ ایک زمانے میں یورپ کے وسیع تر علاقوں کی مالک اسٹرو ہنگرین کہلاتی سلطنت کا مرکز بھی تھا۔ یورپ میں کلاسیکی موسیقی اور اوپرا کی جو روایت قائم ہوئی اس کا اغاز اسی ملک سے ہوا تھا۔ سگمنڈ فرائیڈ جیسا ماہر نفسیات بھی اسٹریا کا تحفہ ہے۔ یہاں کے لوگ بہت پڑھے لکھے اور منظم تصور ہوتے ہیں۔ 1990 کی دہائی میں وہاں تین دن گزارے تھے۔ اپنے قیام کے دوران اکثر یہ محسوس ہوتا کہ اپنے اردگرد خاموش فلم چلتی دیکھ رہا ہوں۔ لوگ بہت لئے دیئے رہتے ہیں۔ اواز بلند نہیں کرتے۔ قہقہہ نامی شے سے غالباً اشنا ہی نہیں۔

ایسے تاریخی اور مہذب ملک میں لیکن حال ہی میں ایک دلچسپ واقعہ ہوا ہے۔ وہاں کا چانسلر استعفیٰ دینے کو مجبور ہوا۔ عمر اس کی 35 سال سے بھی کم تھی۔ وہ اپنے ملک کی تاریخ کا نوجوان ترین چانسلر منتخب ہوا تھا۔ پورا نام اس کا لکھوں تو اپ کو پڑھنے میں دِقت ہوگی۔ اسے فقط کرز پکارتے ہوئے کام چلا لیتے ہیں۔

کرز کو اپنے عہدے سے استعفیٰ اس لئے دینا پڑا کیونکہ اسٹریا کے ایک رکن پارلیمان نے بہت لگن سے اپنے ساتھیوں کو مجبور کیا کہ اس بات کا سراغ لگایا جائے کہ کرز کو اس ملک کے دیدہ ور کی طرح مارکیٹ کیسے کیا گیا تھا۔ اس ضمن میں بالاخر تحقیق ہوئی تو دریافت ہوا کہ خود کو اسٹریا کا دیدہ ور ثابت کرنے کے لئے کرز نے اس ملک کے ایک مقبول ترین اخبار کو استعمال کیا تھا۔ اس اخبار میں تواتر سے نام نہاد رائے عامہ پر مبنی ایسے سروے دھوم دھام سے شائع ہوتے رہے جو پیغام دیتے کہ اسٹریا کے عوام اپنے ملک کے روایتی سیاست دانوں سے اُکتا چکے ہیں۔ انہیں فکر لاحق ہو چکی ہے کہ یہ سیاست دان اس بات کا ادراک ہی نہیں رکھتے کہ اسٹریا کی تہذیب وثقافت شدید خطرے سے دوچار ہو چکی ہے۔ غیر ملکوں خاص طور پر مسلمان ملکوں سے ائے تارکین وطن وہاں اپنے کاروبار جما رہے ہیں اور بتدریج مساجد اور مدرسوں کے قیام کے ذریعے اسلام کو فروغ دیتے ہوئے اسٹریا کو اس کی ثقافتی شناخت سے محروم کررہے ہیں۔ شناخت کھودینے کے خوف کی دہائی مچاتے ہوئے کرز کو اسٹریا کا واحد سیاست دان ثابت کرنے کوشش ہوئی جو خوبصورت، جوان اور انتہائی ایماندار بھی ہے۔ مارکیٹنگ کے لئے اشتہاری کمپنیوں کے لئے سروے کرنے والی ایک ایجنسی کی خدمات بھاری بھرکم رقوم کے خرچ سے مستعار لی گئیں۔ وہ بہت مہارت سے نام نہاد عوامی رائے کی جانچ کے لئے ایسے سوالات تیار کرتی جن کا جواب فقط کرز ہی کو دیدہ ور کی صورت تسلیم کرتے ہوئے فراہم کیا جاسکتا تھا۔ کمال مہارت سے ہوئی اس مارکیٹنگ کی بدولت بالاخر کرز اسٹریا کا چانسلر منتخب ہوگیا۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد اس نے اس اخبار کو جس نے کرز کی کئی برسوں تک مارکیٹنگ کی تھی سرکاری اشتہارات سے مالا مال کرنا شروع کردیا۔ مذکورہ اخبار کا مگر ایک طاقت ور معاصر بھی تھا۔ اس کا ایڈیٹر کرز کو ہمیشہ دونمبر ٹھہراتا رہا۔ کرز نے اقتدار سنبھالا تو مذکورہ اخبار پر سرکاری دباؤ ایا کہ اس ایڈیٹر کو فارغ کردیا جائے۔ اخبار کے مالکان نے مجبور ہوکر ایڈیٹر کو اخبار کا پبلشر بنادیا اور تنگ اکر اس نے نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔

اخبار سے مستعفی ہوکر وہ صحافی مگر کونے میں بیٹھ کر دہی کھانے کو تیار نہیں ہوا۔ اسٹریا کی پارلیمان کی ایک نشست کے لئے انتخاب لڑا۔ رکن اسمبلی منتخب ہونے کے بعد اس نے کرز کی مارکیٹنگ والی دونمبری کو پارلیمانی تحقیقات کے ذریعے بے نقاب کرنے کی ٹھان لی۔ اس کی لگن کی بدولت بالاخر پارلیمان کی ایک خصوصی کمیٹی قائم ہوئی۔ طویل مہینوں تک پھیلی تحقیق کے بعد اس نے 140 صفحوں پر مشتمل ایک رپورٹ تیار کی جو نہایت تفصیل سے بیان کرتی ہے کہ کیسے چند کاروباری سیٹھوں نے باہم مل کر کرز کو دیدہ ور کی صورت پروموٹ کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے اسٹریا کے میڈیا کو بے دریغ انداز میں استعمال کیا گیا۔ مذکورہ رپورٹ کے منظر عام پر انے کے بعد کرز اپنے عہدے سے مستعفی ہوگیا ہے۔ میں نے اس کی بابت کئی مضامین پڑھے تو قتیل شفائی کے علاوہ باقی صدیقی مرحوم کا وہ مصرعہ بھی یاد اگیا جسے اقبال بانو نے بہت درد سے ادا کیا ہے۔ ''داغ دل ہم کو یاد انے لگے'' والا مصرعہ اور پھر یاد ایا ہمارے ہاں کا اکتوبر 2011۔ پھر اس کے بعد چل سو چل ''جب ائے گا...'' والا نعرہ ذہن میں گونج رہا ہے اور میں رزق بچانے کی خاطر کالم کو یہاں ختم کررہا ہوں۔

خوف کی سرحد عبور ہوگئی

عمار مسعود

جب آپ کے مقابل ایک بہت بڑی قوت ہو تو اس کا مقابلہ کرنے کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے کہ آپ خوف کی سرحد کو عبور کرلیں، دل سے ڈر کو نکال لیں، دلیر ہو جائیں، اپنے مدمقابل کو ہیچ سمجھیں، اپنی طاقت پر بھروسا کریں، اپنے زور بازو پر اعتماد کریں۔ مجھے خوش گمانی ہے کہ پاکستانیوں نے اسٹیبلشمنٹ کے خلاف خوف کی اس سرحد کو اب عبور کرلیا ہے، اب پاکستان کے بائیس کروڑ عوام ڈر نہیں رہے بلکہ ڈٹ رہے ہیں۔ پاکستانی عوام نے اس محاذ پر فتح کیسے حاصل کی اس کو مثالوں سے واضح کیا جاسکتا ہے۔

اس دور میں خوف کی حکمرانی برقرار رکھنے کے لیے کیا کچھ کیا گیا، عدالتوں سے جس کے خلاف چاہا فیصلہ لیا گیا، سیاسی قائدین کو نا اہل کیا گیا، ان کے رفقائے کار کو بنا کسی ثبوت کے بھیڑ بکریوں کی طرح جیلوں میں دھکیلا گیا، چینلوں کو بندش اور جرمانے سے ڈرایا گیا، سوشل میڈیا پر گالیاں بکنے والے ٹرول تربیت دیے گئے، صحافیوں کو گولیاں ماری گئیں، کسی کو شمالی علاقہ جات بھیجا گیا، کسی کے خلاف ایف آئی آر کٹوا دی گئی، سوشل میڈیا ایکٹویسٹ کو ڈرایا گیا دھمکایا گیا، غداری کے فتوے لگائے گئے، کفر کے الزامات لگائے گئے، نازیبا وڈیوز ریلیز کی گئیں، ٹویٹر اکاونٹس بند کروائے گئے، لوگوں کو نوکریوں سے نکلوایا گیا، روزگار کے تمام ذرائع بند کردیے گئے، ٹی وی شوز میں بدتمیزیاں کی گئیں، سیاست دانوں کو گولیاں ماری گئیں، کسی کے منہ پر سیاہی پھینکی گئی، کسی پر ہیروئن کا کیس ڈال دیا گیا۔

یہ سب کام ہمارے سامنے ہوئے، ان سب کاموں کو مقصد بائیس کروڑ لوگوں کو خوفزدہ کرنا تھا۔ لیکن آج دیکھیں تو ان میں سے کسی بھی حربے کا فائدہ نہیں ہوا۔ جن سیاست دانوں کو عتاب کا نشانہ بنایا گیا وہ جیلوں سے نکل کر اور نڈر ہوگئے، جن صحافیوں کے ساتھ مار پیٹ کی گئی وہ پہلے سے زیادہ دلیری سے کلمہ حق کہنے کو تیار ہیں، جن کی نوکریاں ختم کی گئیں وہ بھی نوکریوں سے ماورا ہو کر اپنے کام میں جتے ہوئے ہیں؛ کسی نے یوٹیوب چینل کھول لیا، کوئی بلاگ لکھ رہا ہے اور کوئی ٹویٹر پر سچ بول رہا ہے۔ جن پر غداری کے فتوے لگائے گئے وہ سینے پر تمغے کی طرح یہ فتوے سجائے گھوم رہے ہیں۔ یہ سب چند سالوں میں ہی ہوا ہے اس سے پہلے ہم ایسے نہیں تھے۔

چند سینئر صحافی دوست بتا رہے تھے کہ ایک وقت تھا جب اخبار میں ''آبپارہ'' کا لفظ لکھنے سے پہلے اجازتیں لینی پڑتی تھیں، ایک وقت تھا جب ''راولپنڈی'' کا لفظ لکھنے پر ایڈیٹر کانپنے لگتے تھے، پہلے لوگ اسٹیبلشمنٹ کو غیر جمہوری قوتیں کہتے تھے، پھر ادارے کا لفظ وضع ہوا پھر اسٹیبلشمنٹ کے لقب کا سہارا لیا گیا، پھر بات خلائی مخلوق تک پہنچی، بھوٹان کی فوج کا استعارہ بھی مستعمل رہا، پھر فوج کا لفظ استعمال کیا گیا اور اب یہ صورت حال ہے کہ لوگ جنرل باجوہ اور جنرل فیض پر کھلے عام پھبتیاں کس رہے ہیں، انھیں اس ملک کی تباہی میں شریک جرم قرار دے رہے ہیں اور کسی کو کوئی خوف نہیں۔ نواز شریف جو پہلے خلائی مخلوق کا لفظ استعمال کرتے تھے، گوجرانوالہ کے جلسے سے جنرل باجوہ اور جنرل فیض کا نام لے رہے ہیں۔ مریم نواز کھلے عام پریس کانفرنس میں جنرل فیض کا نام لے کر ان کے غیر آئینی کارنامے گنوا رہی ہیں اور دلچسپ بات یہ کہ یہ پریس کانفرنس میڈیا پر بھی چلتی ہے، سنسر بھی نہیں ہوتی اور کوئی قیامت بھی نہیں آتی، کوئی آسمان بھی نہیں گرتا۔

ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ ٹویٹر پر ٹاپ ٹرینڈ تھا ''جنرل فیض استعفیٰ دو''۔ پاکستان کی تاریخ میں آج تک ایسا نہیں ہوا کہ آئی ایس آئی چیف کے استعفیٰ کا لوگ سرعام مطالبہ کر رہے ہوں، کسی کور کمانڈر کے خلاف پورا پاکستان ٹرینڈ بنا رہا ہو، یہ ٹرینڈ بنانے والے نہ دشمن کے ایجنٹ ہیں نہ غیر ملکی آلہ کار ہیں، نہ انھیں کہیں سے فنڈنگ آتی ہے، نہ انھیں گالیاں دینے والے ٹرولز کی طرح پیسے ملتے ہیں؛ یہ پاکستانی ہیں، گلی کوچوں میں رہنے والے پاکستانی، عام پاکستانی۔

جنھیں اپنے وطن سے پیار ہے ان کی طرف سے یہ مطالبہ یہ بڑی تبدیلی ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہے کہ یہ تبدیلی کی ابتداء ہے۔ خوف کی سرحد کے پار کہیں انسانی اقدار کی آزادی ہے جہاں انسانوں کی حرمت ہے جہاں بائیس کروڑ لوگوں کی عزت ہے اس منزل تک پہنچنے میں ابھی وقت ہے لیکن سفر کا آغاز ہو چکا ہے۔ پہلا قدم اٹھ چکا ہے۔

نفسیات دان بتاتے ہیں کہ جو لوگ دوسروں کو خوفزدہ کرتے ہیں دراصل خود خوفزدہ ہوتے ہیں، اپنے خوف کو چھپانے کے لیے وہ لوگوں کو ڈراتے ہیں لیکن ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب خوفزدہ لوگ خوف کے حصار کو توڑ دیتے ہیں، ڈر کی سرحد عبور کر لیتے ہیں۔ ایسا ہی پاکستان میں ہو رہا ہے، ڈرانے والوں نے خوف زدہ کرنے کا ہر حربہ استعمال کرلیا، ہر طریقہ آزمالیا لیکن لوگ اب خوفزدہ نہیں ہو رہے، ہر چال الٹی پڑ رہی ہے، لوگ پہلے سے نڈر ہو رہے ہیں۔

تاریخ بتاتی ہے کہ یہ وہ مرحلہ ہوتا ہے جب ڈرانے والے خود ڈرنے لگتے ہیں، انھیں اپنے ہی انجام سے خوف آنے لگتا ہے، اپنی ہی غلام لوگوں کی آواز سے وہ سہم جاتے ہیں۔ کیونکہ جب لوگ ایک دفعہ خوف کے حصار کو توڑ دیتے ہیں تو پھر اس قید میں نہیں جاتے۔ لوگ پھر آزاد فضاؤں میں رہنا چاہتے ہیں جہاں دہشت نہ ہو، جہاں ظلم نہ ہو، جہاں خوف نہ ہو، جہاں بربریت نہ ہو۔

اس وقت پاکستان کے بائیس کروڑ عوام جس نہج پر پہنچ چکے ہیں اب ڈرانے والے ان کے ساتھ مزید کچھ کھیل کھیلنے قابل نہیں رہے۔ اب عوام کے کھیلنے کی باری ہے۔ شاعروں کے کور کمانڈر فیض احمد فیض نے تو بہت پہلے نوید سنائی تھی کہ

ہم دیکھیں گے، ہم دیکھیں گے
لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے
وہ دن کہ جس کا وعدہ ہے
جو لوح ازل میں لکھا ہے
جب ظلم وستم کے کوہ گراں
روئی کی طرح اڑ جائیں گے
ہم محکوموں کے پاوں تلے
یہ دھرتی دھڑ دھڑ دھڑکے گی
اور اہل حکم کے سر اوپر
جب بجلی کڑ کڑ کڑکے گی
جب ارض خدا کے کعبے سے
سب بت اٹھوائے جائیں گے
ہم اہل صفا مردود حرم
مسند پہ بٹھائے جائیں گے

ملک کے نئے سیاسی طوفان کی نوعیت بلوچستان میں طے ہوگی

سید مجاہد علی

بلوچستان اسمبلی میں وزیر اعلیٰ جام میر کمال خان آلیانی کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کردی گئی ہے۔ تحریک پر بحث مکمل ہونے کے بعد اسپیکر نے اس پر 25 اکتوبر کو ووٹنگ کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے استعفیٰ دینے سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ان کے خلاف ارکان اسمبلی نے عدم اعتماد کا اظہار کردیا تو وہ عہدے سے علیحدہ ہوجائیں گے لیکن استعفیٰ نہیں دیں گے۔ اس دوران 'ناراض ارکان' کو منانے اور عدم اعتماد کو ناکام بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

وزیر اعلیٰ آلیانی کے خلاف تحریک عدم اعتماد سے ملکی سیاست کے درجہ حرارت کا تعین ہوگا اور معلوم ہوسکے گا کہ قومی سطح پر تصادم کی موجودہ صورت حال کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ یہ اونٹ اس وقت خیمے کی اوٹ میں ہے، اس لئے یہ اندازہ نہیں ہو پارہا کہ وہ خیمے پر قابض ہے یا باہر بیٹھا جگالی کررہا ہے۔ البتہ 25 اکتوبر کو بلوچستان اسمبلی میں سامنے آنے والا فیصلہ یہ تعین کردے گا کہ وزیر اعظم عمران خان اور چئیر مین سینیٹ صادق سنجرانی کے پاس ناکارہ لوہے کو سونا بنانے کا جو پارس موجود تھا، کیا وہ اب بھی کارآمد ہے یا بوجوہ اپنی صلاحیت کھو چکا ہے۔ اگر جمہوری عمل اور سیاسی اصول کی بنیاد پر دیکھا جائے تو 65 رکنی صوبائی اسمبلی کے 33 ارکان نے وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر دستخط کئے ہیں۔ یہ تحریک منظور ہونے کے آئینی تقاضے جو بھی ہوں، ارکان اسمبلی کے اعتماد کی بنیاد پر وزارت اعلیٰ کے عہدے پر فائز شخص کو اس تحریک کے پیش ہوتے ہی اخلاقی طور سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہئے تھا۔

اور اگر وہ بدستور خود کو اکثریت کا منتخب کردہ لیڈر سمجھتے ہیں تو انہیں ایوان سے اعتماد کا ووٹ لینے کی کوشش کرنی چاہئے تھی۔ تاہم وزیر اعلیٰ بلوچستان اور مرکز میں ان کے سیاسی پشت پناہ اس مرحلہ پر ایسا کوئی خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس کی بجائے آئیندہ چند روز کے دوران سرکاری وسائل کی بندر بانٹ اور عہدوں کا لالچ دے کر ان لوگوں کا منہ بند کرنے کی کوشش کی جائے گی جو وزیر اعلیٰ کو فارغ کرکے کسی دوسرے راستے سے اپنے لئے زیادہ 'سہولتیں اور مواقع' حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم اخلاقیات اور سیاسی اصول پسندی کے یہ بھاشن صرف سیاسی دشمنوں کو نیچا دکھانے اور اسٹبلشمنٹ کے عتاب میں آئے ہوئے سیاست دانوں کو مطعون کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بدعنوانی اور چوری کے الزامات بھی سیاسی دعوؤں تک محدود رہتے ہیں۔ سیاسی ضرورت کے تحت البتہ کسی بھی اصول و قانون کے بغیر سرکاری خزانوں کے منہ کھول دینے کو بدعنوانی کی بجائے سیاسی حکمت عملی کا نام دیا جاتا ہے۔ اب اسی 'حکمت' کا مظاہرہ آئیندہ چند روز میں کوئٹہ کے ڈرائینگ رومز میں دیکھنے میں آئے گا۔ البتہ اس میں کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ملک کے سیاسی نقش میں کیسا رنگ بھرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

بلوچستان کی سیاست کے حوالے سے دو پہلو بہت واضح ہیں۔ ایک وہاں پر بااثر خاندانوں اور وڈیروں کو ترقیاتی منصوبوں کے نام پر اربوں روپے فراہم کئے جاتے ہیں۔ یہ وسائل کبھی عوامی بہبود کے منصوبوں پر صرف نہیں ہوتے لیکن سیاسی وفاداری کو یقینی بنانے کے لئے اہم ہوتے ہیں۔ اسی لئے نہ بلوچستان کے عوام کی شکائیتیں ختم ہوتی ہیں اور نہ ہی قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود وہاں بنیادی سہولتیں فراہم ہوسکی ہیں۔ گوادر، پاک چین اقتصادی راہداری منصوبہ میں شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے لیکن وہاں آباد لوگ اسکول، ہسپتال اور دیگر بنیادی ضرورتوں کی فراہمی کے حوالے سے شدید محرومی کا شکار ہیں۔ اسی لئے وہاں سے گزشتہ چند ہفتے کے دوران شدید ناراضی اور احتجاج کی اطلاعات بھی آتی رہی ہیں جو بوجوہ پاکستانی مین اسٹریم میڈیا تک نہیں پہنچ پاتیں اور نہ ہی ملک کے دیگر حصوں میں آباد لوگوں تک ان کی رسائی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اس حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام کس طرح اپنی محرومیوں کے خلاف آواز بلند کررہے ہیں۔ ان آوازوں کو دبا کر سرکاری کارپرداز ملک میں اطمینان اور سکون کا ایسا جعلی ماحول برقرار رکھنا چاہتے ہیں جس سے گھٹن اور حبس میں اضافہ ہورہا ہے اور عوامی غم وغصہ شدید طوفان کی صورت اختیار کررہا ہے۔ اس کی بجائے عوام کو رجھانے کے لئے ایک طرف ایک انتظامی اصول کے لئے فوج کے سامنے ڈٹ جانے کا ڈرامہ رچایا جاتا ہے یا پھر وزیر اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد کو عوامی جذبات کی ترجمانی کی صورت میں پیش کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔

جغرافیہ اور وسائل کے اعتبار سے ملک کے سب سے بڑے اور آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹے صوبے کی سیاست کا دوسرا اہم پہلو وہاں کے معاملات پر اسٹبلشمنٹ کا مکمل کنٹرول ہے۔ بلوچستان کے عوام کی نمائندگی صرف ان لوگوں کے حصے میں آتی ہے جو کسی نہ کسی طرح سے سرکاری پالیسیوں اور جمہوریت کے مقابلے میں 'قومی مفاد' کے ترجمان بننے کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر اس وفاداری کا عوضانہ اربوں روپوں کی سیاسی رشوت کی صورت میں وصول کرکے اس وقت تک حکومت کا حصہ بنے رہتے ہیں جب تک تبدیلی کی کسی نئی ہوا کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ صوبائی سیاست دانوں اور وڈیروں کو علم ہے کہ یہ ہوا کس رخ سے چلتی ہے اور کس طرف جاتی ہے، اس لئے وہ ہمیشہ سیاسی ہوا کی درست سمت میں کھڑے ہوتے ہیں۔ آئندہ سوموار کو اسی رخ کا تعین ہوگا۔

جام کمال خان آلیانی اگر تحریک عدم اعتماد کی صورت میں ارکان اسمبلی کی اکثریت کے تحریری اعلان ناراضی کے باوجود 25 اکتوبر کو اس تحریک کو ناکام بنوانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو جان لیا جائے گا کہ ابھی ملک میں وسیع تر سیاسی تبدیلی کے منصوبہ پر عمل درآمد شروع کرنے کا اشارہ موصول نہیں ہوا۔ یہ پیغام اسلام آباد کے مکین کو بھی مل جائے گا اور اس کے خلاف احتجاج کے لئے سڑکوں پر آنے والی اپوزیشن جماعتیں بھی اس اشارے کو سمجھ کر اس کے مطابق حکمت عملی ترتیب دینا شروع کردیں گی۔ البتہ تحریک کامیاب ہونے کی صورت میں پنجاب سے لے کر اسلام آباد تک خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں گی اور کسی نادیدہ طوفان کا انتظار شروع ہوجائے گا۔ عام طور سے یہ طوفان اقتدار پر فائز کسی سیاست دان کی قربانی کا سبب بنتا ہے۔ آلیانی کی روانگی کے ساتھ ہی سیاسی قربانیوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوسکتا ہے۔

البتہ سیاسی موسم کا حال احوال بتانے اور پیش گوئیوں کے ٹھیک ٹھیک نشانے لگانے کے ماہر شیخ رشید چونکہ خود اس وقت وزیر داخلہ کی کرسی پر براجمان ہیں، اسی لئے وہ کل کی خبر لانے کی بجائے اپوزیشن کو دھمکا رہے ہیں کہ 'الیکشن سے پہلے اپوزیشن کوئی دنگا فساد کرے گی تو اپنے لئے سیاسی گڑھا کھودے گی'۔ البتہ اپنے عہدے کی مجبوری کی وجہ سے شیخ رشید یہ نہیں بتا سکتے کہ یہ گڑھا کس کے لئے تیار ہورہا ہے کیوں کہ کچھ عہدے کا 'احترام' مقصود ہے اور کچھ یہ یقین قائم ہے کہ وہ خود بہرصورت گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہیں گے۔ انہیں آخری لمحے میں راستہ تبدیل کرنے میں ید طولیٰ حاصل ہے۔

امید کی جارہی ہے کہ کوئٹہ کی صوبائی اسمبلی میں وزیر اعلیٰ کے مستقبل کا فیصلہ ہونے تک آئی ایس آئی کے سربراہ کی تقرری کا معاملہ بھی طے ہوچکا ہوگا۔ شیخ رشید نے ہی اس حوالے سے جمعہ 22 اکتوبر تک کا وقت دے رکھا ہے۔ البتہ پیشین گوئیوں کے ماہر وزیر کے دعوؤں کی سو فیصد ضمانت فراہم نہیں ہوسکتی۔ یہ اعلان درست ثابت ہونے کے بعد ہی یہ اندازہ ہوگا کہ ملک میں نیا سیاسی طوفان فوری طور سے شدت اختیار کرے گا یا سست روی سے اپنی رفتار میں اضافہ کرے گا۔ آلیانی کی روانگی خطرے کی گھنٹی ہوگی۔ اس کے بعد فوری طور سے پنجاب اسمبلی یا قومی اسمبلی میں کوئی ہلچل نہ بھی دیکھی گئی تو اس کا انتظار شروع ہوجائے گا۔ عمران خان کو اندازہ ہوجائے گا کہ ان کے سر پر ہما کا سایہ نہیں ہے اور سیاست میں انہیں خود اپنے برتے پر دانت تیز کئے اپوزیشن لیڈروں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ کسی ممکنہ عدم اعتماد یا پارٹی میں ٹوٹ پھوٹ سے بچنے کے لئے مڈٹرم انتخابات کا اعلان ایک متبادل ہوسکتا ہے۔ تاہم ملک کو درپیش معاشی وسلامتی اندیشوں کی وجہ سے کسی غیر متوقع متبادل کو نظر انداز کرنا بھی ممکن نہیں ہوگا۔

پاکستانی سیاست کے کھلاڑیوں اور ان کے ہتھکنڈوں کے علاوہ، ان کے اہداف سے بھی سب باخبر ہیں۔ اس کے باوجود کچھ خوش گمان عسکری قیادت سے ہی یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ ملکی سیاست میں مہروں کی اکھاڑ پچھاڑ میں شدید ناکامی کے بعد اب اس کھیل کو بند کرے اور آئینی طریقہ کے مطابق سیاست دانوں کو معاملات طے کرنے دے۔ یہ انہونی تو نہیں ہے لیکن پاکستان کی 70 برس کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ایسی توقع باندھنا دانشمندی نہیں ہوگی۔ یوں بھی کسی آئینی انتظام میں جمہوری روایت کو راسخ کرنے کی ذمہ داری سیاست دانوں اور عدالتوں پر عائد ہوتی ہے۔

بدقسمتی سے ملکی سیاست دان وہاں سے ہی طاقت کشید کرنا چاہتے ہیں جہاں عوامی بالادستی کی بجائے 'قومی مفاد' کو اہم سمجھا جاتا ہے۔ اور ملک میں کون سی ایسی عدالت ہوگی کو قومی مفاد کی ایک اعلان شدہ توجیہ کو تسلیم نہ کرے۔ ملک کی اعلیٰ عدالت کو ویسے بھی آئینی تشریح اور وزرائے اعظم کو نااہل قرار دینے سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ قوم کی بہتری اور ملکی مفاد کے لئے ادارہ جاتی اختیار کو محفوظ رکھنا بھی پیش نظر رہتا ہے۔

نور کا مقدمہ اور سماجی دباو

صنوبر ناظر

نور مقدم کے بہیمانہ قتل پر بہت کچھ لکھا گیا، لکھا جا رہا ہے اور لکھا جاتا رہے گا۔ کیونکہ ہر وہ انسان جس میں ذرا برابر بھی انسانیت ہوگی وہ اس قتل کے طریقہ کار اور نور کے دردناک انجام پر آج بھی لرز اٹھتا ہوگا۔ مجھے محمد حنیف کے کالم ''خاموش رہیں اندر لڑکی قتل ہورہی ہے'' نے واقعتاً جھنجھوڑ کے رکھ دیا۔ محمد حنیف نے اپنے کالم کا اختتام اس جملے پر کیا کہ ''خاموش رہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ آپ کی خاموشی کی وجہ سے ایک اور لڑکی قتل ہونے جا رہی ہے۔'' یہ جملہ اس معاشرے پر ایک بھرپور طمانچہ تھا کیونکہ اسی خاموشی کی وجہ سے عورت کا قتل زور وشور سے آج بھی جاری ہے۔ ایسے ہولناک جرائم میں گھر کے افراد اکثر جرم کرنے والوں کے اگر معاون نہیں ہوتے تو کم از کم مجرم کو بچانے میں حتی الامکان معاونت ضرور کرتے ہیں۔

نور کے بہیمانہ قتل کے بعد اس کے خاندان اور دوست احباب نے سوشل میڈیا پر ''#جسٹس فور نور'' کی سوشل میڈیا پر مہم شروع کی۔ جس پر ایک بحث چل پڑی کہ سوشل میڈیا پر اس طرح کی مہم اور سماجی دباو فری ٹرائل اور قانونی اور عدالتی کارروائی پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ حتی کہ یہاں تک کہا گیا کہ نور کے والد اپنا اثر ورسوخ استعمال کر رہے ہیں کیونکہ ظاہر کے اقرار جرم کی کوئی اہمیت نہیں اور کوئی عینی شاہد موجود نہیں تھا۔

یعنی کوئی بعید نہیں کہ جس طرح او جے سمپسن کو اس کے وکلاء کی ''ڈریم ٹیم'' نے تمام شواہد کے ہوتے ہوئے اسے ایک نسلی تعصب کا کیس ثابت کرکے سمپسن کو اس کی سابقہ بیوی اور اس کے پارٹنر کو قتل کرنے پر بری کروا کر دم لیا تھا۔ بالکل اسی طرح ظاہر کو بھی ذہنی مریض ثابت کرنے کی سرتوڑ کوشش کی جائے گی۔ میری اپنی رائے میں یہ سوشل میڈیا کی مہم ایک ستم رسیدہ خاندان کی ایک اپیل ہے لوگوں سے، ہر لڑکی کے والدین سے، اپنی عدالتوں اور حکومت سے جن کی بیٹی نور کو ذبح کرنے سے پہلے اس پر وحشیانہ تشدد کیا گیا، اس کے جسم کے ساتھ بے حرمتی کی گئی۔ نور نے جان بچانے کے لئے بالکنی سے اس لئے چھلانگ لگائی جب تمام جان بچانے کے راستے مسدود کردیے گئے۔ کبھی تصور میں ایک بار اپنی بیٹی کو نور کی جگہ رکھ کر دیکھیے پھر اس کے والدین کی بے بسی اور درد کو شاید ہم محسوس کرسکیں۔

او جے سمپسن کیس 1994 میں وقوع پذیر ہوا تو اس پر پوری دنیا کے میڈیا میں ہاہو کار مچ گئی۔ اس وقت سوشل میڈیا کا دور نہیں تھا، لیکن امریکہ کے ہر چینل پر اس کیس کی سماعت براہ راست دکھائی گئی۔ پورے امریکہ میں ایک طرف او جے سمپسن کے حامی تھے تو دوسری جانب اس کی سابقہ بیوی کے طرفدار۔ حتی کہ کورٹ کے باہر تک دونوں فریقین کے حامی اور مخالف گروپوں میں نعرے بازی معمول کی سرگرمی ہوتی تھی۔

اسی طرح 2012 میں جب جیوتی سنگھ کا دلی میں چلتی ہوئی بس میں گینگ ریپ اور بہیمانہ تشدد ہوا تو پورے انڈیا میں جیسے بھونچال آگیا۔ کون سا شہر تھا جہاں احتجاجی مظاہرے نا ہوئے ہوں۔ تمام سوشل میڈیا بشمول الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا پر، لوک سبھا سے لے کر راجیہ سبھا تک، عام جنتا سے لے کر بولی وڈ کے نامور فنکاروں تک، کیا عوام تو کیا خواص سب کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ یہ سماجی دباو کا ہی نتیجہ تھا کہ دلی پولیس نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تمام مجرموں کو حراست میں لے لیا۔ اور بالآخر وہ سارے مجرم اپنے انجام کو پہنچے۔ میں ذاتی طور پر پھانسی کی مخالف ہوں کیوں کہ ایسے ہولناک جرائم کی سزا صرف چند لمحوں پر کیوں محیط ہو۔ ایسے مجرموں کا مقدر تو کال کوٹھری ہونا چاہیے عمر بھر کے لئے۔

آپ سب کو خدیجہ صدیقی تو یاد ہوگی جس پر اس کے سابقہ دوست شاہ حسین نے خنجر سے 23 وار کیے تھے۔ کیا ہوا اس کیس کا؟ ساڑھے تین سال میں اس درندے کو بری کردیا گیا۔

نور کے والدین یا حامی سوشل میڈیا پر اگر اس کے لئے انصاف کی اپیل کر رہے ہیں تو اس میں غلط کیا ہے؟ سماجی دباو کے کبھی کبھار منفی اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اس پر قدغن لگا دی جائے۔ کیونکہ سماجی دباو کے مثبت نتائج اور افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ ''دباؤ'' کی مختلف شکلیں ہیں۔ ان میں سے کئی ایک پوشیدہ اور کچھ غیر پوشیدہ ہوتی ہیں۔ ''سماجی دباؤ'' ایک غیر پوشیدہ دباو ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی نشاندہی بھی فوراً ہوجاتی ہے۔ جب کہ پوشیدہ دباو کا اس وقت تک پتا نہیں چلتا جب تک کہ نتائج سامنے نا آجائیں۔ مثلاً مذہبی و نظریاتی خیالات کا دباو، شخصی رتبے کا دباو، مالیاتی منفعت یا سیاسی دباو۔

پوشیدہ دباو، غیر پوشیدہ دباو سے بہت زیادہ موثر ثابت ہوتے ہیں کیونکہ وہ بہت رازداری یا خفیہ طریقے سے ادا کیے جاتے ہیں۔ اور یہ بااثر لوگوں کے لئے بہت پسندیدہ طریقہ کار ہوتا ہے۔ اس طرح نا سول سوسائٹی متحرک ہوتی ہے اور نا ہی مخالفین اور حمایتوں کے ٹولے کوئی سوشل میڈیا پر مہم چلاتے ہیں۔

آج نور کا کیس اس لئے زندہ ہے کہ اس کے پیچھے سماجی دباو ہے ورنہ اب ہم میں سے کس کو قر العین، نسیم بی بی، شریفہ بی بی، آمنہ بی بی اور آسیہ یاد ہیں؟ کیونکہ ان کی پشت پناہی کرنے والا کوئی نہیں تھا نا ہی سوشل میڈیا پر ان کے لئے کوئی ہیش ٹیگ مہم چلی۔ اسی لئے اگر نور کے ساتھ بھی انصاف نا ہوا تو سمجھ لیں کہ ہماری بچیاں بھی ایسے درندوں سے محفوظ نہیں۔ بے شک مقدم فیملی عصمت آدم جی اور ظاہر فیملی کی طرح نا اتنے بااثر ہیں نا مالدار، لیکن مندرجہ بالا مقتول خواتین کے خاندان سے بہرحال اتنی استطاعت رکھتے ہیں کہ ابھی تک ڈٹ کر کھڑے ہیں۔

جانے دیجئے ان عورتوں کی بات، پاکستان میں روز ایسی سینکڑوں عورتیں مرد کے تشدد کا شکار ہوتی ہیں اور جان سے جاتی ہیں۔ لیکن کیا ہم جنید حفیظ کا کیس بھول گئے؟ کیوں وہ آج بھی جیل میں قید و بند ہے؟ وجہ بہت واضح ہے کہ سول سوسائٹی بھی خاموش ہوگئی اور کوئی سوشل میڈیا پر مہم بھی نہیں چلی جب راشد رحمان کو دن دھاڑے کورٹ کے باہر قتل کردیا گیا کہ وہ ایک بلاسفیمر کا کیس لڑ رہے تھے۔ مذہبی باو کے آگے سماجی دباو نے گھٹنے ٹیک دیے اسی لئے جنید پچھلے آٹھ سال سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے اور آگے کوئی سبیل بھی نظر نہیں آتی کہ وہ کب باہر آپائے گا۔

ہم بنیادی طور پر ایک بے حس معاشرہ میں جی رہے ہیں۔ ہم تب تک خاموش اور چین کی بانسری بجاتے رہنا چاہتے ہیں جب تک ایسا کوئی اندوہناک واقعہ ہمارے اپنے دروازے پر دستک نا دے دے۔

جس طرح منصفانہ عدالتی کارروائی یا ڈیو پروسس اور اعلیٰ پائے کے وکیل کرنے کا ہر ملزم کو حق ہے اسی طرح مقتول کے عزیز واقارب سے بھی سوشل میڈیا پر انصاف کی اپیل کرنے کا حق کوئی نہیں چھین سکتا۔ نور مسلمان تھی یا کافر، اپنے گھر والوں سے جھوٹ بول کر گئی یا سچ، اچھی تھی یا بری ساری باتیں ثانوی ہیں نور کی جگہ اگر ظاہر نے کسی ٹرانس جینڈر، طوائف یا کسی مرد کا بھی قتل کیا ہوتا تب بھی میرا یہی ردعمل ہوتا۔ نور اس شخص سے ملنے گئی تھی جو آج بھی اسے محبت کرنے کا دعویدار ہے۔ یہی وجوہات ہیں جن کی بنا پر محبت اور انسانیت سے اعتبار اٹھتا جا رہا ہے۔

آپ کی رائے اور تحریروں کا خیر مقدم

سیاسی، سماجی معاشی موضوعات کے مطلق اپنی مختصر تحریریں، پریس ریلیز ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبار کی زینت بنائیں گے۔

imroz.ad@gmail.com

whatsapp no: 03327971944

ادارہ امروز میڈیا گروپ میں چھپنے والے مضامین / کالم اور تجزیئے تحریر کنندگان کا اپنا نظریہ ہوسکتا ہے اس سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

(ایڈیٹر)

جنگ کو ایک موقع دیجیے

ناصر محمود ملک

چاچا سلامت بڑا بھلا مانس سا انسان ہے۔ بہت صلح جو اور شریف۔ لیکن اگلے دن پتہ چلا کہ وہ ہر جگہ عالمی جنگ لگنے کی خواہش کا اظہار کر رہا ہے۔ پچھلے ہفتے گاؤں جانا ہوا تو چاچے سلامت سے تفصیلی بات ہوئی۔ میں نے چھوٹتے ہی اس کی عالمی جنگ کے متعلق ہولناک خواہش کی وجہ جاننے کی کوشش کی۔ چاچا کہنے لگا، ''برخوردار! یہ سچ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ آج کل میں عالمی جنگ شروع ہو جائے۔ اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ عالمی سطح پر ہونے والے دیگر کئی اہم اور غیر اہم فیصلوں کی طرح عالمی جنگ چھیڑنے نہ چھیڑنے کے فیصلے میں میری خواہش کو کوئی بہت زیادہ اہمیت ہرگز نہیں ملے گی۔

لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کسی جنگ کی جتنی ضرورت اب ہے پہلے کبھی بھی نہیں رہی۔ اور اس خواہش کی کوئی ایک نہیں کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً جب سے موبائل فون آیا ہے باہر تو کیا اپنے گھر میں ہفتوں کسی سے ڈھنگ سے بات نہیں ہو پاتی۔ عجیب بدحواسی کا عالم ہے۔ گھر کا ہر فرد مخبوط الحواس بنا کھلے منہ اور جھکی گردن کے ساتھ فون پہ مصروف ہے۔ حتیٰ کہ اسی گھر میں بیٹھے زبان کی بجائے میسج پہ بات ہوتی ہے۔ گھر میں جس دن نیٹ کا کوئی مسئلہ بن جائے تو سب کو ایسی بے چینی لاحق ہوتی ہے کہ الامان۔

یوں لگتا ہے جیسے آئی سی یو میں پڑے مریضوں کے آکسیجن ماسک کسی نے اتار دیے ہوں۔ سو! عالمی جنگ سے جو نقصان اور تباہی متوقع ہے اس سے زیادہ تو پہلے ہی ہو چکی ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایسی کسی جنگ کے بعد جو چار لوگ بچ جائیں گے ان میں ایک دوسرے کے لیے ہمدردی اور انسیت زیادہ ہو جو موجودہ نسل میں بالکل ناپید ہو چکی ہے۔ دوسری طرف رونا اس بات کا ہے کہ ایک تو یہ نسل ہماری سمجھ سے باہر ہے اور دوسری طرف اسی'' اعلیٰ نسل'' میں صبح و شام بلا روک ٹوک بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے۔

لوگ یہ سمجھے بغیر کہ ایک بچے کی مناسب پرورش کے لیے کتنی توجہ مطلوب ہے اور کس قدر وسائل درکار ہیں، اپنا خاندان بے تکان بڑھائے چلے جا رہے ہیں۔ گلیوں میں ننگ دھڑنگ رلتے پھرتے بچوں کی تعداد میں آئے دن بڑھوتری ہو رہی ہے۔ اور نوبت ایں جا رسید کہ کھیتوں میں محنت مزدوری کرنے والے ماں باپ کی گھر میں موجود پانچ چھ سالہ بچی کی ایک'' ذمہ داری'' یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے تین چار چھوٹے بہن بھائیوں کی'' دیکھ بھال'' بھی کرنی ہے۔

بے تحاشا بڑھتی آبادی کے ایسے خوفناک طوفان نے ہر چیز تہ و بالا کر کے رکھ دی ہے۔ تو ان حالات میں جب کہ فیملی پلاننگ اور اس قبیل کے دوسرے حربے آبادی کو کم یا کنٹرول کرنے میں بے طرح ناکام ہو چکے ہیں تو میرے خیال میں اس طرح کی کسی جنگ کو ایک موقع دینا چاہیے۔ شاید مطلوبہ نتائج برآمد ہو سکیں۔'' اس پر میں نے چاچے کو ٹوکتے ہوئے کہا کہ وہ کتنی خوفناک اور غیر مناسب بات کر رہا ہے۔ یعنی وہ یہ سوچ رہا ہے کہ آبادی کو جنگ کے ذریعے کنٹرول کیا جائے۔

استغفراللہ۔ اس پر چاچا کہنے لگا، ''میرا تو ایک مشورہ ہے باقی ان لوگوں کی مرضی۔ چلیں انسانوں کی بات چھوڑیں! آپ دیگر مخلوقات کو ہی دیکھ لیں۔ آپ گاؤں میں پھرنے والے آوارہ کتوں کو ہی دیکھیں۔ درجنوں کی تعداد میں گلیوں میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ روز کسی نہ کسی کو دھر لیتے ہیں۔ جس کے پیچھے بھونکتے ہوئے پڑتے ہیں اسے گھر تک چھوڑ کر آتے ہیں۔ کئی شریف لوگوں کا ان کی وجہ سے گاوں میں باعزت انداز سے چلنا دوبھر ہو گیا ہے۔

میرے اور صبح کی سیر کے درمیان صرف ایک رکاوٹ ہے اور وہ یہی کتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے بے مقصد بھونکنے اور بلاتمیز کاٹنے والے کتے پاکستان کے ہر شہر میں موجود ہیں۔ ہم نے ان کو ختم کرنے کے لیے کیا کیا جتن نہیں کیے لیکن یہ تو بڑھتے جا رہے ہیں میرا نہیں خیال کہ عالمی جنگ کے علاوہ کوئی چیز انہیں ختم کر سکتی ہے۔ یوں میں سمجھتا ہوں اس طرح کی ایک جنگ ہمارے انفرادی اور اجتماعی مسائل کو حل کرنے میں بڑی معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

''اس پر پھر میں نے چاچے کو دوبارہ بتایا کہ وہ ایسی خطرناک باتوں سے اجتناب کرے۔ چاچے سلامت نے دو شادیاں کر رکھی ہیں۔ ایک دفعہ جب چاچا جنگ کے بارے اپنے انہی خیالات کا اظہار کر رہا تھا تو میں نے اسے کہا کہ چاچا اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو! آپ کے تصور میں نہیں کہ عالمی جنگ کس بلا کا نام ہے۔ اس پر چاچا اپنی دونوں بیویوں کے کمروں کی جانب دیکھتے ہوئے کہنے لگا،'' میرے لیے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے'' چاچے کے نزدیک ان معزز خواتین سے جان چھڑانے کا واحد'' بے ضرر'' طریقہ صرف عالمی جنگ ہی ہے۔ چاچے کی دونوں بیویاں آپس میں ایسے رہتی ہیں جیسے سوکن ہوں۔ لیکن چاچے کے خلاف لڑائی کا وقت آتا تو وہ دونوں ''ایک پیج'' پر نظر آتی ہیں۔ اور یہ وقت روزانہ ہی آتا ہے۔

چاچے سلامت کے مطابق عالمی جنگ کے نقصانات بھی ہیں لیکن فی زمانہ شاید اس کے کچھ فائدے بھی ہیں۔

چاچے سے اس بارے پوچھا گیا کہ عالمی جنگ کے اور کیا فائدے ہو سکتے ہیں تو چاچے نے اپنے منفرد انداز میں بتایا کہ پتر پنڈ کے اصلی چوہدری کا پتہ چل جاتا ہے بندہ دو نمبر چوہدریوں کو سلام کرنے سے بچ جاتا ہے۔'' لیکن چاچا عالمی جنگ آپ کے پنڈ میں ہی تو نہیں لگنی۔'' چاچا کہنے لگا،'' پتر! دنیا بھی میرے پنڈ کی طرح ہی ہے اس کے کئی چوہدری بنے پھرتے ہیں۔ عالمی جنگ کے بعد اصلی نقلی کا فرق سمجھ آ جائے گا۔' میں نے چاچے سے ملاقات ختم کی اور اس کے لیے ہدایت کی دعا کرتا وہاں سے اٹھ آیا۔

ویلڈن اسحاق ڈار

حماد حسن

نواز شریف نے ناسازگار موسموں اور سرکش قوتوں کے سامنے سول سپرمیسی کا علم اٹھایا تو تب اس کا زاد راہ فقط چند وفادار ساتھی یا انگلیوں پر گنے جاتے چند دلیر اور حق گو صحافی ہی تھے۔ (تب پنڈی کی ایک خاتون اور ایک فیشن ڈیزائنر کا کاروباری وژن اور صرف خوشامدانہ ٹویٹ کی بلائیں لینا بیانیے کا حصہ نہ تھے)

لیکن اس تحریک کے عقب میں نواز شریف کی پچھلی حکومت کی وہ شاندار کارکردگی بھی تھی جسے دراصل ان کے وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے ایک معجزے کی شکل میں ترتیب دے کر دنیا کو دنگ کر دیا تھا

پٹرول کو پینسٹھ اور ڈالر کو سو روپے پر باندھ کر اسحاق ڈار مفلوک الحال معیشت کو کھلے میدان میں لے آیا تو حالت نزع کو پہنچے سٹاک ایکسچینج نے کچھ ہی دنوں میں قلانچیں بھرنا شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے چون ہزار کی بلندی کو چھو لیا

جی ڈی پی چھ فیصد کی طرف بڑھنے لگی تو مہنگائی کی شرح خود بخود گرتے گرتے تین فیصد پر ہانپنے لگی تھی کہ ٹاوٹ صحافیوں اور بے عقل لونڈوں کو عمران خان (اب نام ہی کافی ہے) کے گرد اکٹھا کر کے ایک اودھم مچایا گیا اور پھر اس کے بطن سے برآمد ہوتا ایک تباہ کن منظرنامہ آپ کے سامنے ہے۔

اس بدنصیب ملک پر حسب سابق آمریت کی پردہ پوش شام الم اتری اور جیلوں اور جلاوطنیوں کا بازار سجا تو اس بدبخت قوم کے معاشی محسن اسحاق ڈار نے بھی اپنا بوریا بستر اٹھا کر دیار غیر کا رخ کیا

لیکن ادھر کا وٹس ایپ میڈیا حسب معمول نواز شریف اور اس کے ساتھیوں یا بالفاظ دیگر سول سپرمیسی کے حامی سیاستدانوں کے خلاف تسلسل کے ساتھ زہر اگلنے اور جھوٹا پروپیگنڈا کرنے میں لگا رہا

ان ''ٹارگٹس'' میں سے ایک اہم ٹارگٹ اسحاق ڈار بھی تھا کیونکہ وہ ملک کو معاشی ترقی کی راہ پر ڈالنے والوں میں سرفہرست تھا اور چونکہ ترقی کی بطن سے قانون کی بالادستی اور شعور پھوٹتا ہے اس لئے ایسے لوگ ''وارا'' نہیں کھاتے بلکہ انہیں اول درجے کا دشمن سمجھا جاتا ہے

سو صحافتی بھیڑیوں کو ٹاسک دیا گیا کہ اسحاق ڈار کی چیر پھاڑ کرتے رہیں ظاہر ہے کہ ایسے کاموں کے لئے پرلے درجے کے ٹاوٹ ہی درکار ہوتے ہیں جن کے پاس معلومات شواہد اور دلیل تو درکنار، عقل تک بھی نہیں ہوتی

اس لئے ان کا سارا زور بے بنیاد الزام تراشی جھوٹ اور فریب کاری پر ہی ہوتا ہے سو اس معاملے میں بھی اس فرسودہ ''تکنیک'' کے استعمال سے کام لیا گیا جسے اسحاق ڈار نے فوراً اچک لیا اور اس پروگرام کے ویڈیوز لے کر برطانوی عدالت میں پٹیشن دائر کر دی سو چند گھنٹے پہلے سنائے گئے عدالتی حکم کے مطابق ARY چینل کو اپنے ''عظیم ماہرین اور سینیئر تجزیہ نگاروں'' چودھری غلام حسین اور صابر شاکر کے ہاتھوں نہ صرف ایک لاکھ پاونڈ کا جرمانہ دینا پڑا بلکہ اپنے چینل پر معافی بھی مانگنا پڑی گویا اب ہور چوپو والی صورتحال درپیش ہے۔

اور اس حوالے سے صرف انفرادی طور پر نہیں بلکہ اجتماعی طور پر پیش رفت ہونے لگی ہے کیونکہ اسلام آباد ہائی کورٹ مریم نواز کے خلاف نیب کی درخواست خارج کر چکی جبکہ حال ہی میں ابصار عالم کے خلاف ایف آئی اے بھی اپنی درخواست واپس لے چکی ہے۔

گویا معاملات اب اس نہج اور ڈگر سے دور ہوتے جا رہے ہیں جسے ایک مصنوعی فضا میں پروان چڑھایا گیا اور اپنے مطلوبہ اہداف کو انتہائی غیر فطری انداز سے حاصل کیا گیا۔

میاں نواز شریف نے یقیناً سول بالادستی کی ایک مشکل اور اعصاب شکن جنگ لڑی جس میں انہوں نے اپنے خاندان اور ساتھیوں سمیت ناقابل فراموش قربانیاں بھی دیں لیکن دیکھا جا رہا ہے کہ اعتقاد کا روپ دھارتے بیانیے پر اپنی اہمیت اجاگر کرتی اور نواز شریف کے مخلص ساتھیوں کو ہر وقت پیچھے دھکیلتی ایک کوتاہ قد خاتون کا اثر ضرورت سے کچھ زیادہ بڑھ چکا ہے یہی وجہ ہے کہ کچھ کاروباری خواتین بیانیے کو اپنے برانڈز کی تشہیر کی طرف موڑ رہے ہیں جبکہ ٹویٹر پر سنجیدہ معاملات کا نوٹس لینے کی بجائے غیر سنجیدہ ٹویٹس پر خراج بھی کسی طور مناسب نہیں۔ بہرحال پارٹی قیادت کو ان معاملات کا نوٹس لینا چاہیے کیونکہ جمہوری جدوجہد ایک ذمہ دارانہ رویے کا متقاضی ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ نواز شریف جمہوری قوتوں کی لشکر ناسازگار موسموں اور بد رنگ ساعتوں سے گزار کر آخری پڑاو پر پہنچا آیا ہے۔

لیکن تاریخ کے اوراق یہی سمجھا رہے ہیں کہ فصیلوں کے آس پاس آخر شب کا فیصلہ کن معرکہ بصیرت اور بہادری ہی کا تقاضا کرتی ہے

نواز شریف کے دلیر پن اور بصیرت کے ساتھ ساتھ ان کے صف اول کے ساتھیوں شاہد خاقان عباسی سے اسحاق ڈار پرویز رشید سے رانا ثناءاللہ اور خواجہ آصف سے عظمیٰ بخاری تک سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں نے یقیناً ایک تاریخ رقم کر دی لیکن پیش رفت کے ساتھ ساتھ اپنے لشکر پر نگاہ بھی رکھنا چاہیے

اسی لشکر کے ایک اہم کمانڈر اسحاق ڈار نے ابھی ابھی ایک فصیل کو گرا دیا ہے جبکہ مرہم نواز فیصل آباد میں ایک اور رخ سے ''اچانک اور غیر متوقع'' حملہ کر چکی ہیں

حلیف قریئے سے مولانا کی سرفروش کمک بھی پہنچ رہی ہے

غلاموں کی سراسیمگی اور دہشت بھی قابل دید ہے۔

اور اونچے ایوانوں کی تو تنکار گلی کوچوں کا موضوع بن گیا ہے

کل کی خبر تو خدا جانے لیکن۔

دگرگوں ہے جہاں تاروں کی گردش تیز ہے ساق

بقیہ 1

موجود ہوتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران اس پر امریکہ کا قبضہ ہو گیا تھا۔ تاہم امریکہ نے 1968 میں یہ جزیرہ جاپان کو واپس کر دیا جس کے بعد سے یہ جاپانی فوج کے زیر تسلط ہے۔

بقیہ 2

سنگھ اور طالبان کے وفد کے درمیان بات چیت ہوئی۔ ذبیح اللہ مجاہد نے ایک دیگر ٹویٹ میں کہا کہ دونوں فریق ایک دوسرے کی تشویش اور فکرمندیوں پر غور کرنا اور سفارتی اور اقتصادی تعلقات بہتر بنانا ضروری سمجھتے ہیں۔ انہوں نے مزید لکھا کہ بھارتی ایلچی نے کہا کہ افغانستان کو انسانی امداد کی ضرورت ہے۔ افغانستان مشکل صورت حال سے گزر رہا ہے۔ بھارت افغانستان کو انسانی امداد دینے کے لیے تیار ہے۔ بھارت نے طالبان کے نائب وزیر اعظم اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ اس ملاقات کے بارے میں فی الحال کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ تاہم حکومتی ذرائع نے اس ملاقات کی تصدیق کی اور کہا کہ بھارت گیہوں اور دیگر اشیا کی ایک بڑی کھیپ افغانستان کو انسانی امداد کے طور پر بھیجنے پر غور کر رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق نئی دہلی جلد ہی 50 ہزار میٹرک ٹن گیہوں اور ادویات روانہ کرنے والا ہے تاہم بھارت چاہتا ہے کہ اس کی تقسیم اقوام متحدہ کے ذریعہ کی جائے۔

بقیہ 3

پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق صحافیوں نے جو بائیڈن سے سوال کیا کہ کیا انہیں چین کے ہائپرسونک میزائل سے متعلق خبروں پر تشویش ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ امریکا اس ترقی میں پیچھے نہیں رہ سکتا، ہم اپنے مدمقابل کی پیش رفت پر نظر رکھتے ہیں اور اسے خالی نہیں چھوڑا جاسکتا۔ ہائپرسونک میزائل ممکنہ 'ڈراؤنے خواب والے ہتھیار ہیں۔

بقیہ 4

گیا ہے کہ اعلان کردہ وقت حتمی نہیں تھا۔ اس مقررہ وقت کے بعد بھی راکٹ کسی وقت روانہ کیا جا سکتا ہے اور اب یہ راکٹ لانچنگ پیڈ سے پرواز بھر چکا ہے۔ اس راکٹ کا نام این یو آر آئی ہے اور اس کی بیرونی دیوار کو جنوبی کوریائی پرچم سے سجایا گیا ہے۔ یہ راکٹ نارو اسپیس سینٹر سے روانہ کیا گیا ہے۔ راکٹ کے لیے جو نام کوریائی زبان میں تجویز کیا گیا ہے، اس کا مطلب ''دنیا'' ہے۔ یہ راکٹ ڈیڑھ ٹن کا وزن اٹھا کر روانہ ہونے کی قوت رکھتا ہے۔ اس وزن کے ساتھ یہ زمین کے مدار میں چھ سو سے آٹھ سو کلومیٹر کی بلندی تک پہنچ پائے گا۔ جنوبی کوریا ایک وسیع خلائی پروگرام کو مستقل بنیادوں پر شروع کرنے کی کوشش میں ہے۔ اس پروگرام کے تحت وہ فضائی و زمینی نگرانی، نیویگیشن اور مواصلاتی معاملات کے ساتھ ساتھ چاند کی جانب بھی تحقیق راکٹ روانہ کرنے کی منصوبہ بندی کیے ہوئے ہے۔ جنوبی کوریائی خلائی ایجنسی کے مطابق روانگی میں تاخیر کی وجہ آخری لمحات میں خلائی راکٹ کے انجن کا معائنہ دوبارہ کیا گیا۔ اس کی روانگی کی یہی بڑی وجہ قرار دی گئی ہے۔ دوسری جانب جنوبی کوریا کا موسم بھی راکٹ کی روانگی کے لیے سازگار نہیں بتایا گیا تھا اور اس میں بہتری کے بعد راکٹ کو خلا کے لیے روانہ کیا گیا۔ خلائی ادارہ بالائی فضا میں ہوا کی رفتار پر بھی نگاہ رکھے ہوئے ہے۔

بقیہ 5

پاکستانی نمائندے نے زور دیا کہ افغانستان کی امداد اور معاشی تعاون جاری رکھنا انسانی بحران سے بچنے اور جنگ زدہ ملک کو مالی بحران سے نکالنے کے لیے ضروری ہے، انہوں نے اعادہ کیا کہ پاکستان کا ماننا ہے کہ امن سے خوش حالی اور مالی استحکام آئے گا اور افغان امن عمل میں پاکستان کے مثبت کردار کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ اس حوالے سے عالمی برادری پاکستان کے کردار کو تسلیم کر چکی ہے۔ محمد صادق نے افغانستان کے حوالے سے مذاکرات کے تیسرے دور کی میزبانی پر روس کا شکریہ ادا کیا، جس میں پاکستان کے ساتھ ساتھ چین، ایران، بھارت، قازقستان، ترکمانستان، ازبکستان، تاجکستان اور کرغیزستان اور افغانستان کا اعلیٰ سطح کا وفد شریک ہوا۔

بقیہ 6

بچوں میں ویکسین کی افادیت کی شرح میں معمولی فرق بھی دریافت کیا۔ 12 سے 15 سال کے لیے یہ ویکسین 91 فیصد جبکہ 16 سے 18 سال کے بچوں میں 94 فیصد تک موثر ثابت ہوئی۔ اس تحقیق میں جون سے ستمبر کے دوران 16 ریاستوں کے 19 بچوں کے ہسپتالوں میں زیر علاج 464 مریضوں کو شامل کیا گیا تھا جن میں سے 179 کووڈ 19 جبکہ 285 دیگر وجوہات کے باعث ہسپتال میں داخل ہوئے۔ اس دورانیے میں امریکا میں ڈیلٹا کا پھیلا بڑھ چکا تھا اور مریضوں کی اکثریت (72 فیصد) پہلے سے کم از کم کسی ایک بیماری کے شکار تھے اور 68 فیصد اسکول جا رہے تھے۔ ایسے مریضوں کی ویکسینیشن کو مکمل سمجھا گیا جن میں کووڈ 19 کی تشخیص دوسری خوراک کے استعمال کے 14 یا اس سے زیادہ دن بعد ہوئی۔ ایسے مریض جن میں بیماری کی تشخیص ویکسین کی دوسری خوراک کے استعمال کے 14 دن کے اندر ہوئی انہیں تجزیے کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ کووڈ کے باعث ہسپتال میں زیر علاج 179 میں سے 97 فیصد کی ویکسینیشن نہیں ہوئی تھی اور بہت زیادہ بیمار بھی وہ بچے تھے جو ویکسین شدہ نہیں تھے۔ فائزر ویکسین کے ٹرائل میں دریافت کیا گیا تھا کہ یہ 12 سے 15 سال کی عمر کے بچوں کے بیماری سے ہسپتال میں داخلے سے بچانے کے لیے 100 فیصد مؤثر ہے۔ اب امریکا میں حقیقی دنیا کے تجزیے میں بھی دریافت ہوا کہ یہ ویکسین 12 سے 18 سال کی عمر کے بچوں میں یہ خطرہ کم کرنے کے لیے بہت زیادہ مؤثر ہے۔ محققین نے بتایا کہ نتائج سے بچوں کو کووڈ 19 کے سنگین اثرات سے بچانے کے لیے ویکسینیشن کی اہمیت کا اعادہ ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس ڈیٹا سے عندیہ ملتا ہے کہ اس عمر کے گروپ میں ویکسینیشن کی شرح بڑھانے سے کووڈ 19 سے زیادہ بیمار ہونے کے خطرے کو کم کیا جاسکتا ہے۔

بقیہ 7

ساجد جاوید نے کہا کہ پچاس لاکھ افراد کی ویکسی نیشن ابھی باقی ہے، شہری ویکسین کی دونوں خوراکیں اور بوسٹر شاٹ ضرور لگوائیں، کورونا سے نمٹنے کیلیے دو انٹی وائرل ادویات کا معاہدہ کر لیا ہے تاہم ویکسی نیشن اہم ہے۔ برطانیہ میں مسلسل 7 روز سے روزانہ 40 ہزار سے زائد افراد کورونا کا شکار ہو رہے ہیں، گزشتہ روز کورونا سے 223 افراد ہلاک ہوئے، ماہرین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ برطانیہ میں موسم سرما میں کورونا کی لہر بے قابو ہو سکتی ہے۔

بقیہ 8

مطابق یہ حادثہ جمعرات کے روز صوبہ بدخشان کے ضلع یفتل کے علاقے شالخہ زار میں پیش آیا جہاں ایک موٹر کار راغستان سے فیض آباد شہر جا رہی تھی کہ مبینہ طور پر تیز رفتاری کے باعث بے قابو ہو کر سڑک سے قلابازی کھاتی ہوئی نیچے جا گری جس کے نتیجے میں کار میں سوار (8) افغان شہری جاں بحق اور (2) دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ جاں بحق افراد میں دو خواتین اور تین بچے شامل بتائے جاتے ہیں۔ حادثہ کے بعد فوری طور پر مقامی طالبان فورس نے امدادی کارروائیاں کر کے جاں بحق اور زخمیوں کو مقامی ہسپتال منتقل کر دیا جہاں جاں بحق افراد کی لاشیں لواحقین کے حوالے کر دی گئیں جبکہ زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

بقیہ 9

کے دوست جانتے ہیں کہ وہ شدید ڈپریشن کی وجہ سے دو ماہ ہسپتال میں گزار کر آئی ہیں۔ واضح رہے اپنی ذہانت اور خوبصورتی کی وجہ سے وہ بہت مقبول ہوئیں تاہم صرف 38 ویڈیوز کی بنا پر ان کے مداحوں کی تعداد سات لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔ تاہم ان کے قریبی دوست نیجتایا کہ کسی نے انہیں کیڑے مار دوا پینے پر اکسایا جس کے بعد ان کی طبیعت بگڑ گئی۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان کی جان بچانے کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکیں۔ ان کی موت کے بعد ویڈیو اور اسکرین شاٹس تیزی سے وائرل ہونے لگے۔ بعض مقامات پر شائقین کہتے ہیں کہ اسے) کیڑے مار دوا (کو جلدی پیو، جبکہ کچھ لوگوں نے وہاں سے پولیس اور امدادی کارکنوں کو مدد کے لیے فون بھی کیا۔ لوژیا کے قریبی دوست نے بتایا کہ وہ خودکشی نہیں کرنا چاہتی تھیں بلکہ کیڑے مار دوا اپنے ساتھ ویڈیو میں رکھ کر صرف اپنے پرانے محبوب کی توجہ چاہتی تھیں جو کچھ عرصے قبل منہ پھیر چکا تھا۔ تاہم خاتون کے اہل خانہ نے لائیو اسٹریم میں موجود ان تمام افراد پر مقدمے کا فیصلہ کیا ہے جن کے اکسانے پر خاتون نے زہر پیا اور ہلاک ہو گئیں۔ اس ضمن میں وکیل سے رابطہ بھی کیا گیا ہے جس میں لائیو اسٹریم کے پیغامات کو جان بوجھ کر خودکشی کی ترغیب کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ دوسری جانب لڑکی کے والدین نے کہا ہے کہ چینی آن لائن پلیٹ فارم خودکشیوں کی روک تھام میں بھی ناکام رہا ہے۔

بقیہ 10

نے ان طلبہ کے بارے میں معلومات فراہم کیں جو ممکنہ طور پر مستقبل میں دفاعی صنعت میں کام کریں گے۔ حکومت کے حامی اخبار نے یہ بھی لکھا کہ مشتبہ افراد کو گرفتار کرنے کا آپریشن ترکی کی نیشنل انٹیلی جنس آرگنائزیشن (ایم آئی ٹی) نے ایک سال سے جاری انسداد انٹیلی جنس آپریشن کے بعد کیا تھا۔ اخبار نے مزید بتایا کہ مشتبہ افراد کی تقریباً ایک سال تک، تکنیکی اور انسانی انٹیلی جنس کے طریقوں کے ذریعے نگرانی کی گئی۔

بقیہ 11

بڑے ایوارڈ سخاروف پرائز کے لیے نامزدگی کے بعد کیا۔ یورپین پارلیمنٹ کے صدر ڈیوڈ ساسولی اور یورپین خارجہ امور کے سربراہ اور نائب صدر جوزپ بوریل نے روس سے مطالبہ کیا کہ وہ روسی اپوزیشن رہنما الیکسی ناولنی کو فوری اور غیر مشروط طور پر رہا کرے۔ دونوں رہنماؤں نے اپنے علیحدہ علیحدہ بیانات میں کہا کہ الیکسی ناولنی ایک بہادر انسان ہیں جنہوں نے روسی صدر کی کرپشن کے خلاف انتھک جدوجہد کی۔ ان رہنماں کا یہ بھی کہنا تھا کہ اس کی قیمت انہوں نے اپنی آزادی اور کافی حد تک اپنی زندگی چھین لیے جانے کی کوشش کی صورت میں ادا کی ہے۔

بقیہ 12

قریب سے احتجاج کرتے ہوئے وزارت خزانہ کی بلڈنگ تک چلتے ہوئے گئیں۔ انہوں نے مختلف پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے، جن پر خواتین کے حقوق سے متعلق نعرے لکھے ہوئے تھے۔ نیوز ایجنسی اے ایف پی کے مطابق طالبان نے خواتین کو احتجاجی مارچ ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رکھنے کی کھلی آزادی دے رکھی تھی۔ احتجاجی مظاہرے میں شریک خواتین نے جو پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے، ان پر 'خواتین کو پڑھنے اور نوکری کا حق دستیاب نہیں اور تعلیم پر سیاست مت کریں جیسے نعرے درج تھے۔ ایک پلے کارڈ پر بیروزگاری، غربت، بھوک کے الفاظ بھی لکھے ہوئے تھے۔ وہ مظاہرے کے دوران اپنے بازو بلند کر کے نعرے بازی بھی کرتی رہیں۔ اس ویمن مارچ میں بچے بھی ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ ابھی تک یہ واضح نہیں کہ یہ بچے احتجاجی مارچ کا حصہ تھے یا ویسے ہی ساتھ تھے۔ اس مظاہرے کی منتظمین میں سے ایک زاہرہ محمدی کا کہنا تھا کہ خطرات کے باوجود افغان خواتین احتجاجی مارچ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اب حالات یہ ہیں کہ طالبان کے نزدیک کسی کی کوئی وقعت نہیں خواہ وہ کوئی عورت ہو یا صحافی، یہ ملکی ہوں یا غیر ملکی۔ زاہرہ محمدی نے یہ بھی کہا کہ بچیوں کے تعلیم کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لیے اسکولوں کو کھولنا اشد ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے اپنے ملک کی خواتین کے نام پیغام دیتے ہوئے کہا کہ انہیں طالبان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور گھر سے باہر نکلنے پر خاندان والے روکیں تو اس سے بھی خوفزدہ نہیں ہونا کیونکہ حق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد تو کرنی پڑے گی۔ کابل میں ویمن مارچ کی کوریج کرنے والے صحافیوں کو طالبان انتظامیہ کے کارندوں کی جانب سے تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ کم از کم دو صحافیوں کو چوٹیں بھی آئیں۔ ان میں سے ایک کو خودکار رائفل کا پچھلا حصہ مارا گیا جب کہ دوسرے کو طالبان کے مسلح ورکرز نے ٹھوکریں اور مکے بھی مارے۔ خواتین کے مارچ کے ساتھ طالبان کے باوردی کارکن انہیں اپنی نگرانی میں رکھے ہوئے تھے۔ کئی طالبان مقامی افغان مردوں نے جنگی طرز کے لباس پہنے ہوئے تھے۔ طالبان اہلکار امریکی ساختہ ایم سولہ اور اے کے 47 کی رائفلیں اٹھائے ہوئے تھے۔ ابھی تک طالبان نے لڑکیوں کے اسکول کھولنے اور خواتین کے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے بارے کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

بقیہ 13

ذریعے کووڈ 19 کی تشخیص کرنے والے اس ٹیسٹ کو تیار کیا۔ یہ ٹیسٹ ان افراد کے لیے مددگار ثابت ہوگا جو پی آر ٹیسٹ یعنی حلق یا نتھوں سے نمونے اکٹھے کرنے والے طریقہ کار سے گھبراتے ہیں جبکہ اس سے وقت کی بھی بچت ہوگی۔ اس ٹیسٹ کے لیے کسی فرد کو ایک بیگ میں 30 سیکنڈ تک سانس کو خارج کرنا ہوگا جبکہ 5 سے 10 منٹ تجزیے کو مکمل کرنے کے لیے درکار ہوں گے۔ ماہرین کا کہنا تھا کہ یہ ٹیسٹ بہت زیادہ مستند ہے جو کووڈ 19 کے مریضوں، صحت مند افراد اور نظام تنفس کے دیگر امراض سے متاثر افراد کو الگ کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اس تحقیق میں کووڈ 19 کے 74 مریضوں، نظام تنفس کے دیگر امراض سے متاثر 30 افراد اور 87 صحت مند لوگوں کو شامل کیا گیا تھا۔ 12 قسم کے مرکبات یا وی او سی ایس سانس کے اخراج سے منسلک ہوتے ہیں جن کو فنگر پرنٹ جیسا قرار دیا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق کووڈ 19 اور سانس کے دیگر امراض کے شکار افراد کی سانس میں پروپانول کی بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے جبکہ کووڈ کے مریضوں میں سانس میں بننے والے ایسیٹون کی سطح دیگر امراض کے شکار افراد کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

بقیہ 14

کیا ہے کہ ویش چمن اور اسپین بولدک سرحدی کراسنگ بند ہونے کی وجہ سے رواں سال پاکستان بھیجے جانے والے برآمدی انار کا ایک بڑا حصہ خراب ہو گیا ہے۔ افغان میڈیا کی رپورٹ کے مطابق قندھار کے باغات کے ایک بڑے گارڈنر محمد اللہ نے اس حوالے سے بتایا کہ سرحدی چوکیاں بند ہونے کے باعث قندھار کے اضلاع بھر میں بڑے پیمانے پر ٹنوں انار باغات میں پڑے پڑے خراب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ باغ مالکان کے لیے بڑی خراب صورتحال ہے، حکومت اس مسئلے کو حل کرائے۔ ایک اور باغ کے مالک آغا جان نے بتایا کہ روزانہ ہمارے انار ضائع ہو رہے ہیں، یہاں مارکیٹ ہونی چاہیے جبکہ چمن کراسنگ کھلی رہنا چاہیے۔ ان باغ مالکان نے خبردار کیا کہ اگر سرحدی چوکیاں بند رہیں تو انھیں کروڑوں افغانی کا نقصان پہنچے گا۔

بقیہ 15

اسے بیرونی عضو کے طور پر مسترد بھی نہیں کیا جسے بایو رجیکشن کہا جاتا ہے۔ اگرچہ خنزیر کے اعضا انسانوں میں منتقل پر ایک عرصے سے تجربات جاری ہیں۔ تاہم اس کے گردے میں خاص شکریات (شوگرز) کی وجہ سے انسانی امنیاتی نظام انہیں بیرونی حملہ قرار دے کر مسترد کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ انسانی گردہ لگانے کے بعد بھی مریض کو پوری زندگی مدافعتی نظام کو دبانے والی (امیونوسپریشن) دوائیں کھانا پڑتی ہیں۔ اسی لیے خنزیر کے گردے کو کئی جینیاتی تبدیلیوں سے گزار کر اس میں انسان بیزار شکریات کو ختم کیا گیا اور بعض تبدیلیوں کے بعد اسے ستمبر میں انسانی لاش پر آزمایا گیا۔ گردے کو خون کی دو بڑی نالیوں سے جوڑا گیا اور وہ انسانی جسم میں کام کرنے لگا۔ اس نے صفائی کی اور پیشاب بھی بنائی۔ تجربے میں شامل ڈاکٹر رابرٹ منٹگمری کے مطابق یہ تجربہ انتہائی کامیاب رہا ہے۔ دوسری جانب اس تحقیق سے باہر جامعہ منی سوٹا کے ڈاکٹر اینڈریو ایڈم نے اسے ایک اہم سنگِ میل قرار دیا ہے۔ انسانی جسم میں جانوروں کے اعضا کی منتقلی کا عمل زینوٹرانسپلانٹیشن کہلاتا ہے۔ اس کی ابتدا سترہویں صدی میں اس وقت ہوئی جب کتوں اور بلیوں کا خون انسانوں میں لگانے کی کوشش کی گئی تھی۔ ڈاکٹر اینڈریو نے اسے درست سمت میں ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔

بقیہ 16

30 زخمی ہو گئے، واقعہ کے بعد امدادی اہلکاروں نے زخمیوں کو اسپتال منتقل کیا جہاں انہیں طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ دھماکا اس قدر شدید تھا کہ آس پاس کی عمارتیں بری طرح متاثر ہوئیں جب کہ وائرل ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ دھویں کے گہرے بادل چھا گئے۔ دوسری جانب حکام کے مطابق دھماکے کی ابھی تک وجوہات سامنے نہیں آسکیں تاہم تفتیش جاری ہے۔

بقیہ 17

طالبان جنگجو نشے کے عادی افراد کو زبردستی پکڑ کر لے جا رہے ہیں۔ ایک تصویر میں کابل کے ابن سینا اسپتال میں نشے کے عادی شخص کے بال مونڈتے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک اور تصویر میں دیکھا جاسکتا ہے کہ نشے کے عادی افراد اسپتال میں موجود ہیں۔ خیال رہے کہ اس سے قبل افغانستان کے وزیر صحت کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا تھا کہ وہ ملک میں منشیات جیسے مسئلے سے نمٹنے کے لیے سخت اقدامات کا ارادہ رکھتے ہیں۔

بقیہ 18

جنوبی سے کچھ دوری پر واقع تھا جو آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہوا اپنی موجودہ حالت تک پہنچ گیا۔ شیوشان فارمیشن سے دریافت ہونے والے اس قدیم و معدوم بچھو کا نام مکسوپٹیر ڈیورپٹیر ڈ رکھا گیا ہے جو ایک میٹر (39 سینٹی میٹر) سے بھی زیادہ لمبا ہوا کرتا تھا۔ یہاں سے مکسوپٹیر ڈ بچھو کے کئی رکازات مل چکے ہیں جن کے تفصیلی معائنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کروڑوں سال قدیم جانور غیر معمولی طور پر آج کے بچھو جیسا تھا، لیکن جسامت میں اس سے کئی گنا بڑا تھا۔ اس کے دیگر جسمانی خدوخال کی بنیاد پر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سمندر میں رہنے والا ایک بے رحم شکاری تھا جو چھوٹے سمندری جانوروں کو اس طرح جکڑ لیتا تھا کہ جیسے انہیں کسی ٹوکری میں بند کر دیا گیا ہو۔

بقیہ 19

ہوئے پاکستانی حکومت سے ان کی فوری رہائی اور وطن واپسی کے لیے کوششیں تیز کرنے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے بینرز اور تصاویر اٹھائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے امریکا میں طویل عرصے سے قید ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی تشویش ناک صورتحال کی مذمت کی۔ انہوں نے ڈاکٹر عافیہ کو رہا کرو کے نعرے بھی لگائے۔ یہ ریلی امریکا میں 20 سے زائد مقامی و قومی انسانی حقوق اور مذہبی تنظیموں کے اتحاد کے احتجاجی مظاہروں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس اتحاد میں امریکن اسلامک ریلیشن کونسل بھی شامل ہے۔ بوسٹن اور واشنگٹن میں بھی اسی معاملے پر مظاہروں کا اعلان کیا گیا ہے۔

بقیہ 20

بھی دی گئی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق فلسطینی محکمہ اوقاف کی طرف سے جاری ایک بیان میں کہا گیا کہ یہودی آباد کاروں، اسرائیلی طلبا اور انٹیلی جنس اہلکاروں سمیت درجنوں انتہا پسندوں نے قبلہ اول میں گھس کر اشتعال انگیز چکر لگائے۔ یہودی آباد کار مراکشی دروازے کے راستے مسجد اقصیٰ کے صحن میں داخل ہوئے۔ اس موقع پر انتہا پسند یہودی شرپسندوں کو مزعومہ ہیکل سلیمانی کے بارے میں مذہبی بریفنگ بھی دی گئی۔ خیال رہے کہ جمعہ اور ہفتہ کے دن کے علاوہ ہفتے کے باقی ایام میں یہودی آباد کار مسجد اقصیٰ پر دھاوے بولتے اور تلمودی تعلیمات کے مطابق مسجد اقصیٰ کی حرمت کو پامال کرنے والے اشتعال انگیز اقدامات اور حرکات کرتے ہیں۔ یہودی آباد کاروں کو قبلہ اول پر دھاووں کے لیے فول پروف سیکیورٹی فراہم کی جاتی ہے جب کہ فلسطینیوں کو قبلہ اول میں نماز کی ادائی سے روکنے کے لیے طاقت کے استعمال سمیت طرح طرح کے حربے استعمال کیے جاتے ہیں۔

بقیہ 21

ہے کہ اسرائیلی حکام کی طرف سے تین ماہ سے بھوک ہڑتال کرنے والے فلسطینی 24 سالہ مقداد القواسمہ کو زبردستی خوراک دینے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مقداد القواسمی نے 92 دن سے انتظامی حراست کے خلاف بھوک ہڑتال جاری رکھی ہوئی ہے اور اسے حالت بگڑنے کے بعد کابلان اسپتال کے ایک بستر پر رکھا گیا جہاں اس کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں بستر کے ساتھ زنجیروں کے ساتھ باندھ گئے ہیں۔ امور اسیران کی طرف سے جاری ایک بیان میں کہا گیا کہ اسپتال میں بستر علالت پر جکڑے مقداد قواسمہ کو بزور قوت خوراک دینے کی کوشش کی گئی۔ بیان میں کہا گیا کہ غرب اردن کے جنوبی شہر الخلیل سے تعلق رکھنے والے القواسمہ 92 روزہ بھوک ہڑتال کے باعث اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں۔ انہیں سانس لینے میں شدید مشکل کا سامنا ہے اور ان کے پورے جسم میں شدید تکلیف ہے۔ اسیر نے کہا کہ وہ انتظامی قید سے رہائی پانے تک بھوک ہڑتال جاری رکھیں گے۔ بیان میں کہا گیا کہ بستر مرگ پڑ قید مقداد قواسمہ کی سیکیورٹی پر تین جیل اہلکار تعینات ہیں جنہوں نے اسے زبردستی خوراک دینے کی کوشش کی ہے۔

بقیہ 22

بجٹ کی منظوری کے بعد پیش کیا جائے گا۔ اخبار نے مزید کہا کہ اس منصوبے کا مقصد وادی اردن میں یہودی برادریوں کو مضبوط بنانا ہے۔ اخبار کے مطابق اسرائیلی حکومت 90 ملین شیکل (28 ملین ڈالر) مختص کرے گی جو کہ سکیم کو نافذ کرنے کے لیے پوری مدت میں تقسیم کی جائے گی۔ بجٹ میں یہودی بستیوں میں سماجی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی ہدایت کی جائے گی۔ وادی اردن کی بستیوں میں تعمیرات بڑھانے کے لیے زمین خریدنے والے آباد کاروں کے لیے سرکاری خزانہ سے رقم فراہم کی جائے گی۔ اخبار نے دعویٰ کیا کہ مذکورہ بالا منصوبہ نئی بستیوں کے قیام کی تجویز نہیں دیتا، بلکہ موجودہ بستیوں کی توسیع ہے۔ اسرائیلی سنٹرل بیورو آف سٹیٹسٹکس کے مطابق وادی اردن میں آباد کاروں کی تعداد چھ ہزار ہے جبکہ فلسطینی ذرائع بتاتے ہیں کہ وادی اردن میں آباد کاروں کی تعداد حالیہ برسوں میں بڑھ کر 13 ہزار تک پہنچ گئی ہے جو 38 بستیوں میں تقسیم ہیں۔

بقیہ 23

فیلڈ نے زور دیا کہ قابض اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان آباد کاروں کا تشدد امن کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ اقوام متحدہ کے اداروں کی رپورٹوں کے مطابق ایک ہفتہ قبل زیتون کی کٹائی کا سیزن شروع ہونے کے بعد آباد کاروں نے 1200 سے زائد زیتون کے درختوں کو تباہ کر دیا۔ رواں ہفتے درجنوں آباد کاروں نے فلسطینی کسانوں پر یوسف گاں) سلفیت کے شمال میں (پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں چار فلسطینی کاشت کار زخمی ہوئے۔ آباد کاروں نے اس ماہ کے آغاز سے زیتون کے درختوں کو تباہ کرنے کا نیا سلسلہ شروع کیا تھا۔ اسرائیلی حکام نے جارحیت کرنے والے آباد کاروں کے خلاف کسی قسم کی کوئی قانونی کارروائی نہیں کی۔

بقیہ 24

پر تبصرہ کرتے ہوئے ملائیشیا کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ہمارے ملک کا ابراہیمی معاہدوں میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں اور نہ ہی ہم مسئلہ فلسطین کے پائیدار حل سے قبل اسرائیل کو تسلیم کرنے کا کوئی قدم اٹھائیں گے۔ حماس نے سیف الدین عبداللہ کے اس بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ملائیشیا نے ہمیشہ فلسطینی قوم کے دیرینہ مطالبات اور تحریک آزادی کی حمایت کی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ملائیشیا کی حکومت، قوم پارلیمنٹ نے صہیونی ریاست کے خلاف اور ہر محاذ پر فلسطینیوں کے حقوق کی آواز آواز بلند کی ہے جس پر فلسطینی قوم ملائیشیا کی شکر گزار ہے۔

بقیہ 25

83.33 کروڑ ریال سامان و لوازمات اور مختلف خدمات کی مد میں خرچ کیے۔ اس کے علاوہ 65.52 کروڑ ریال صحت پر، 59.42 کروڑ ریال ایندھن اسٹیشنوں پر، 56.98 کروڑ ریال کپڑوں اور جوتوں پر اور 48.75 کروڑ ریال ٹرانسپورٹ سیکٹر میں خرچ کیے گئے۔ اسی طرح مملکت میں 35.27 کروڑ ریال تعمیراتی مواد پر، 27.25 کروڑ ریال فرنیچر اور گھریلو سامان پر 26.78 کروڑ ریال تفریحی اور ثقافتی سرگرمیوں پر، 23.96 کروڑ ریال الیکٹرونک اور بجلی کے آلات پر اور 19.46 کروڑ ریال ہوٹل میں قیام پر خرچ ہوئے۔ شہروں کے لحاظ سے صارفین نے سب سے زیادہ رقم 2.7 ارب ریال دارالحکومت ریاض میں خرچ کی۔ اس کے بعد جدہ میں 1.3 ارب ریال، دمام میں 46.5 کروڑ ریال، مدینہ منورہ میں 31.6 کروڑ ریال، مکہ مکرمہ میں 29.83 کروڑ ریال جب کہ دیگر شہروں میں مجموعی طور پر 2.6 ارب ریال خرچ کیے گئے۔

بقیہ 26

جس میں پونچھ سیکٹر میں ہلاک ہونے والے بھارتی فوجی کی بیوہ نے کہا کہ وہ بھارت سرکار سے کہنا چاہتی ہے کہ روز ہمارے نوجوان مرتے ہیں تو اگر وہ علیحدہ کشمیر مانگ رہے ہیں تو دے دو۔ بھارتی فوجی کی بیوہ نے کہا کہ پھر ہمارے جوان مریں گے تو میڈیا والے کوریج کے لیے پہنچ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سرکار تو کچھ بھی نہیں کرتی ہے اور میڈیا والے بھی دو دن آجاتے ہیں تاہم تیسرے دن کوئی بھی نہیں پوچھتا ہے۔ وائرل ہونے والی ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ بھارتی فوجی کی بیوہ نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہونا چاہیے اور اگر وہ علیحدہ کشمیر مانگ رہے ہیں تو دے دو۔ انہوں نے مودی سرکار کو کڑی نکتہ چینی کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وزیروں کی اولادیں تو سرحد پر نہیں جاتی ہیں لیکن ایک بار ان کی اولادوں کو ضرور بارڈر پر بھیجنا چاہیے۔

بقیہ 27

کہ نتائج سے اس بات کی اہمیت کا پھر اعادہ ہوتا ہے کہ حاملہ خواتین میں ڈپریشن اور انزائٹی امراض کی بہتر شناخت اور علاج کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ سمجھنا بھی انتہائی ضروری ہے کہ کس طرح مزاج سے جڑے ذہنی امراض آپریشن سے بچوں کی پیدائش کا خطرہ بڑھاتے ہیں، جس کے ماں اور نومولود پر مختصر اور طویل المعیاد اثرات پہلے ہی ثابت ہو چکے ہیں۔ اس تحقیق میں 2008 سے 2017 کے دوران 15 سے 44 سال کی خواتین کے ہاں 3 لاکھ 60 ہزار بچوں کی ہسپتال میں پیدائش کے ڈیٹا کا تجزیہ کیا گیا۔ محققین کے مطابق حمل کے دوران ڈپریشن اور انزائٹی کے ماں اور بچے پر متعدد منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن سے پہلے بچے کی پیدائش کے بعد زیادہ امکان یہی ہوتا ہے کہ اگلی بار بھی بچے کی پیدائش اسی طریقے سے ہوگی، جبکہ اس طریقہ کار سے متعدد خطرات بشمول بلڈ کلاٹس کا امکان، انفیکشن اور دیگر جڑے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ذہنی امراض اور آپریشن سے بچے کی پیدائش کے درمیان تعلق کو واضح کرنے کے لیے مزید تحقیق کی ضرورت ہے اور یہ سمجھنا ہوگا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔

بقیہ 28

بیٹریوں سے بھی بہتر ثابت ہوں گی۔ رپورٹ کے مطابق کار ساز کمپنیوں کو ری سائیکل مواد استعمال کرنے کی جانب راغب کرنا ابھی مشکل ہے کیوں کہ بیٹری بنانے والی کمپنیاں اب بھی ری سائیکل شدہ مواد استعمال کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں۔ تاہم نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ منفی کیتھوڈ کی ان ری سائیکل بیٹریوں کے قابل استعمال ہونے کی مدت نئی بیٹریوں کے مقابلے میں 53 فیصد زیادہ ہو سکتی ہے اور ری سائیکل ہونے کے باعث یہ ماحول دوست بھی ثابت ہوں گی۔ مزید برآں یہ بیٹریاں بعض مواقع پر نئی بیٹریوں سے بھی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ سائنسی جریدے کے مطابق ایک امریکی ادارہ اگلے سال کمرشل سطح پر بیٹریوں کا پہلا ری سائیکل پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتا ہے جہاں 10 ہزار ٹن بیٹریوں کو ری سائیکل کرنے کی گنجائش ہوگی۔

بقیہ 29

کے آغاز سے اسرائیل اور فلسطین کا دورہ کیا۔ گذشتہ پیر کو انہوں نے اسرائیلی صدر اسحاق ہرزوگ اور وزیر خارجہ یائر لیپڈ سے ملاقات کی۔ انہوں نے فلسطینی اتھارٹی کے صدر محمود عباس، وزیر اعظم محمد اشتیہ اور وزیر خارجہ ریاض المالکی سے بھی ملاقات کی۔ ٹویٹر پر ایک ٹویٹ میں لنڈی نے محمود عباس سے ملاقات کے بعد کہا کہ میں صدر عباس سے مل کر سویڈش اور فلسطین کے مضبوط تعلقات کی تصدیق کرنے اور دو ریاستی حل کی طرف توجہ مرکوز کرنے پر خوش ہوں۔ قابل ذکر ہے کہ دس سالوں میں سویڈن کے کسی وزیر کا یہ فلسطین کا پہلا دورہ ہے۔ سویڈن اور اسرائیل کے تعلقات میں 2014 کے موسم خزاں میں زبردست کشیدگی دیکھی گئی جب سویڈن نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لیا تھا۔ اس کی وجہ سے قبضے نے سابق وزیر خارجہ مارگوٹ والسٹروم کو لینے سے انکار کر دیا۔ لنڈے نے وضاحت کی کہ اسرائیل کے ساتھ سویڈن کا رشتہ اہم ہے، اور یہ کہ سویڈن ایک ہی وقت میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے سے پیچھے ہٹنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

بقیہ 30

کے ساتھ چھٹی کی حمایت میں بطور ماں لکھ رہی ہیں کیونکہ پارٹی کے قانون ساز بحث کرتے ہیں کہ یہ شق صدر جو بائیڈن کے وسیع تر سماجی اخراجات میں اضافہ کرے گی۔ انہوں نے لکھا کہ ہم جانتے تھے ایسا کرنے سے بہت سے لوگوں کو ہر ایک دن بچوں کی دیکھ بھال، کام اور طبی دیکھ بھال کے بارے میں ناممکن انتخاب نہیں کرنا پڑے گا۔ میگھن مارکل نے لکھا کہ تنخواہ کے ساتھ چھٹی ہر شہری کا قومی حق ہونا چاہیے۔

امروز شوبز

کسی کو اچھا یا برا ہونے کا سرٹیفکیٹ دینے کا کسی کو کوئی حق نہیں، صبور علی

بعض اوقات ایسا لگتا ہے سوشل میڈیا پگڑیاں اچھالنے کا پلیٹ فارم ہے' انٹرویو

لوگ ایسے بھی ہیں جو بلا جواز تنقید کیساتھ کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت سے بھی گریز نہیں کرتے

لاہور (این این آئی) خوبرو اداکارہ صبور علی نے کہا ہے کہ اصلاح کی غرض سے کسی پر مثبت تنقید کرنا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن کسی کو اچھا یا برا ہونے کا سرٹیفکیٹ دینے کا کسی کو کوئی حق نہیں، سوشل میڈیا پر فنکاروں کے کام کی تعریف بھی کی جاتی ہے لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بلا جواز تنقید کیساتھ کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ایک انٹرویو میں صبور علی نے کہا کہ سوشل میڈیا سماجی رابطوں کا بہترین ذریعہ ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ اس کے ذریعے روابط بڑھائے جائیں، مثبت سرگرمیوں کو ایک دوسرے سے شیئر کیا جائے لیکن بعض اوقات تو ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگوں کی پگڑیاں اچھالنے کا پلیٹ فارم ہے، اگر کسی کے خلاف کوئی منفی بات کر دی گئی تو اسے بغیر تصدیق کے آگے پھیلایا جاتا ہے جو قطعی درست رویہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ہرگز یہ نہیں کہتی کہ فنکاروں کے کام پر تنقید نہیں ہونی چاہیے لیکن اس تنقید کے پیچھے اصلاح کا پہلو بھی ہونا چاہیے ناں کہ اپنی ذاتی تسکین کے لئے کسی کی ذات کو منفی انداز میں یا متنازعہ بنا کر پیش کیا جائے۔ یک انٹرویو میں صبور علی نے کہا کہ سوشل میڈیا سماجی رابطوں کا بہترین ذریعہ ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ اس کے ذریعے روابط بڑھائے جائیں، مثبت سرگرمیوں کو ایک دوسرے سے شیئر کیا جائے لیکن بعض اوقات تو ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگوں کی پگڑیاں اچھالنے کا پلیٹ فارم ہے، اگر کسی کے خلاف کوئی منفی بات کر دی گئی تو اسے بغیر تصدیق کے آگے پھیلایا جاتا ہے جو قطعی درست رویہ نہیں ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے خصوصی نعتیہ کلام پیش کیا

لاہور (این این آئی) بھارتی فلم انڈسٹری کے بھنگڑا کنگ دلیر مہندی نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ گلوکار نے انسٹاگرام اور یوٹیوب پر خصوصی نعتیہ کلام جاری کیا جو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ دلیر مہندی نے ایک منٹ 52 سیکنڈز پر مشتمل ویڈیو کا آغاز مہندر سنگھ کے مقبول شعر سے کیا، عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں، صرف مسلمانوں کو محمد ﷺ پر اجارہ تو نہیں۔ گلوکار نے کیپشن میں سب کو عید میلاد النبی ﷺ اور ربیع الاول کی مبارکباد پیش کی۔ بین المذاہب ہم آہنگی کو سراہتے ہوئے دلیر مہندی کے مداحوں نے اس نعتیہ کلام کو بیحد پسند کیا۔ ن المذاہب ہم آہنگی کو سراہتے ہوئے دلیر مہندی کے مداحوں نے اس نعتیہ کلام کو بیحد پسند کیا۔ عید میلاد النبی کی مناسبت سے خصوصی کلام پیش کیا۔

علی ظفر کو دبئی کا گولڈن ویزا مل گیا

گولڈن ویزا حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی اداکار ہونے کا اعزاز

لاہور (این این آئی) پاکستانی گلوکار و اداکار علی ظفر کو دبئی حکومت کی جانب سے گولڈن ویزا مل گیا۔ علی ظفر نے انسٹاگرام پوسٹ میں بتایا کہ انہوں نے متحدہ عرب امارات کی حکومت کی طرف سے گولڈن ویزا حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی اداکار ہونے کا اعزاز کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بہت فخر محسوس کر رہے ہیں کیونکہ وہ دبئی ایکسپو 2020 میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ علی ظفر نے کہا کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کے بارے میں کئی ممالک غلط فہمیوں کے شکار ہیں اور قومی اور عالمی سطح پر اس کی قدر کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک پاکستان کے پاس پیش کرنے کے لیے بہت کچھ ہے، اب وقت آ گیا ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اپنی پوری صلاحیتوں کا ادراک کریں اور پاکستان کو وہ سب دیں

اسی وجہ سے اب اُن کے وکیل نے ممبئی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے

آریان خان کی ضمانت کی درخواست پر ممبئی ہائی کورٹ میں 6 اکتوبر کو ہوگی

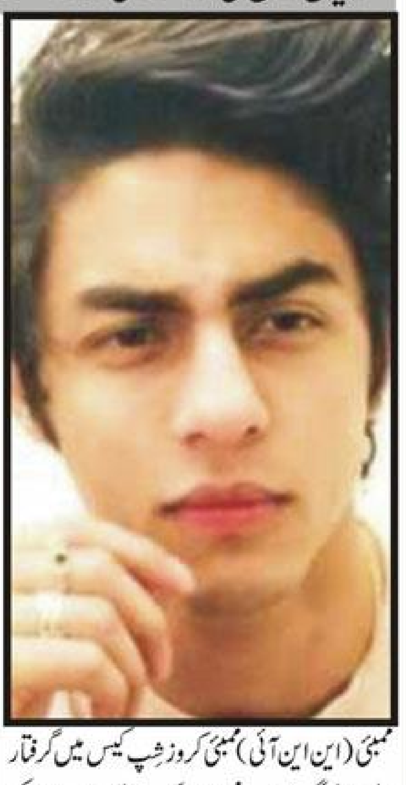

ممبئی (این این آئی) ممبئی کروز شپ کیس میں گرفتار بالی ووڈ کنگ شاہ رخ خان کے بیٹے آریان خان کی ضمانت کی درخواست پر ممبئی ہائی کورٹ میں 26 اکتوبر بروز منگل کو سماعت ہوگی۔ بھارتی میڈیا رپورٹس کے مطابق منشیات کیس میں گزشتہ روز ممبئی کی خصوصی عدالت کی جانب سے آریان خان کی درخواستِ ضمانت مسترد ہونے کے بعد اُن کے وکیل نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ ممبئی کی عدالت کی جانب سے آریان خان کی درخواستِ ضمانت چار بار مسترد کی گئی ہے اور اسی وجہ سے اب اُن کے وکیل نے ممبئی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ دوسری جانب بالی ووڈ اسٹار شاہ رخ خان نے جمعرات کی صبح اپنے بیٹے آریان خان سے ملاقات کے لیے ممبئی کی آرتھر روڈ جیل کا دورہ کیا۔ یہ پہلا موقع ہے جب شاہ رخ کو اپنے بیٹے کی گرفتاری کے بعد کیمرے کے سامنے دیکھا گیا، بھارتی میڈیا رپورٹس میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ شاہ رخ خان نے آریان خان کی گرفتاری کے بعد سے اپنی تمام شوٹنگز اور پراجیکٹس کو منسوخ کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ آریان خان 8 اکتوبر سے ممبئی کی آرتھر جیل میں ہیں۔ بھارت کے انسدادِ منشیات ادارے نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی) کی جانب سے ممبئی کے ساحل پر 3 اکتوبر کو ایک کروز شپ پر پارٹی کے دوران چھاپہ مار کر شاہ رخ خان کے بیٹے آریان خان کو گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے جب شاہ رخ کو اپنے بیٹے کی گرفتاری کے بعد کیمرے کے سامنے دیکھا گیا، بھارتی میڈیا رپورٹس میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ شاہ رخ خان نے آریان خان کی گرفتاری کے بعد سے اپنی تمام شوٹنگز اور پراجیکٹس کو منسوخ کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ آریان خان 8 اکتوبر سے ممبئی کی آرتھر جیل میں ہیں۔ بھارت کے انسدادِ منشیات ادارے نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی) کی جانب سے ممبئی کے ساحل پر 3 اکتوبر کو ایک کروز شپ پر پارٹی کے دوران چھاپہ مار کر شاہ رخ خان کے بیٹے آریان خان کو گرفتار کیا گیا تھا۔

اداکار سدھارتھ شکلا اور ان کی قریبی ساتھی شہناز گل کا آخری گانا ریلیز ہوگیا

شہناز گل کی چند اضافی ویڈیو کلپس شامل کر کے ٹریک کا دورانیہ بڑھ گیا

ممبئی (این این آئی) دل کا دورہ پڑنے سے اچانک دنیا چھوڑ دینے والے بھارتی اداکار سدھارتھ شکلا اور ان کی قریبی ساتھی شہناز گل کا آخری گانا 'ہیبٹ (عادت) ریلیز ہوگیا۔ بھارتی اداکار سدھارتھ شکلا اور اُن کی گرل فرینڈ شہناز گل کا یہ گانا صرف 18 گھنٹے پہلے ہی ریلیز کیا گیا ہے جسے اب تک 3 ملین سے زائد افراد سن چکے ہیں۔ سدناز کے آخری گانے کو فوٹیج سے منفرد طور پر ایڈٹ کیا گیا ہے، گانے کو ایک ساحل سمندر پر شوٹ کیا گیا ہے جبکہ اس گانے میں شہناز گل کی کچھ اضافی فوٹیج شامل کی گئی ہیں جس میں اُنہیں سدھارتھ کو یاد کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ گانے میں شہناز گل کی چند اضافی ویڈیو کلپس شامل کر کے ٹریک کا دورانیہ بڑھایا گیا ہے۔ سدھارتھ شکلا اور شہناز گل کے اس آخری گانے کو 'آرکو' نے لکھا ہے جبکہ بھارتی گلوکارہ شریا گھوشال نے گایا ہے۔ گانے کا عنوان 'ادھورا' رکھا گیا تھا جس پر سدناز کے مداحوں کی جانب سے شدید برہمی کا اظہار کیا گیا تھا تاہم گانے کا عنوان تبدیل کر کے 'ہیبٹ (عادت)' کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ 2 ستمبر کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے بھارتی اداکار سدھارتھ شکلا دنیا سے رخصت ہوگئے تھے جس کے بعد سے ان کی گرل فرینڈ شہناز گل شدید صدمے میں تھیں۔ گانے کا عنوان 'ادھورا' رکھا گیا تھا جس پر سدناز کے مداحوں کی جانب سے شدید برہمی کا اظہار کیا گیا تھا تاہم گانے کا عنوان تبدیل کر کے 'ہیبٹ (عادت)' کر دیا گیا۔ شہناز گل کی چند اضافی ویڈیو کلپس شامل کر کے ٹریک کا دورانیہ بڑھایا گیا

شاہ رخ خان کی جیل میں اپنے بیٹے آریان خان سے ملاقات

ممبئی (این این آئی) بالی ووڈ کنگ شاہ رخ خان نے جمعرات کی صبح ممبئی کی آرتھر جیل میں اپنے بیٹے آریان خان سے ملاقات کی جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی۔ بھارتی میڈیا رپورٹس کے مطابق بالی ووڈ اسٹار شاہ رخ خان نے جمعرات کی صبح اپنے بیٹے آریان خان سے ملاقات کے لیے ممبئی کی آرتھر روڈ جیل کا دورہ کیا، آریان کی ضمانت کی درخواست گزشتہ روز این ڈی پی ایس کی ایک خصوصی عدالت نے مسترد کر دی تھی۔ این ڈی پی ایس کی خصوصی عدالت کی جانب سے درخواستِ ضمانت مسترد ہونے کے بعد اب آریان خان کے وکیل نے ضمانت کے لیے ممبئی کی ہائی کورٹ سے رجوع کر لیا یاد رہے کہ آریان خان 8 اکتوبر سے ممبئی کی آرتھر جیل میں ہیں۔ شاہ رخ خان کی جیل میں اپنے بیٹے آریان سے ملاقات۔

حمائمہ نے دس سال کے طویل وقفے کے بعد ٹی وی پر کام شروع کر دیا

لاہور (این این آئی) نامور اداکارہ ڈاکٹر حمائمہ نے دس سال کے طویل وقفے کے بعد دوبارہ ٹی وی پر کام شروع کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق ڈاکٹر حمائمہ دس برس کے طویل وقفے کے بعد دوبارہ ڈرامہ سیریل ''کومل'' میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہیں۔ ڈرامہ سیریل کی ریکارڈنگ کا سلسلہ کراچی میں جاری ہے۔ اس ڈرامے کے رائٹر عاصم شاہ ہیں۔ نامور اداکارہ ڈاکٹر حمائمہ نے دس سال کے طویل وقفے کے بعد دوبارہ ٹی وی پر کام شروع کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق ڈاکٹر حمائمہ دس برس کے طویل وقفے کے بعد دوبارہ ڈرامہ سیریل ''کومل'' میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہیں۔ ڈرامہ سیریل کی ریکارڈنگ کا سلسلہ کراچی میں جاری ہے۔ اس ڈرامے کے رائٹر عاصم شاہ ہیں۔ حمائمہ نے دس سال کے طویل وقفے کے بعد ٹی وی پر دوبارہ کام شروع کر دیا۔

اداکارہ سونیا حسین کا دوبارہ گھر بسانے کا فیصلہ

لاہور (این این آئی) نامور اداکارہ سونیا حسین نے دوبارہ گھر بسانے کا فیصلہ کر لیا۔ ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ اداکارہ سونیا حسین نے دوبارہ سے شادی کے بندھن میں بندھنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور متوقع طور پر اداکارہ 2023ء کے پہلے ماہ میں اپنی نئی زندگی کا آغاز کریں گی۔ نامور اداکارہ سونیا حسین نے دوبارہ گھر بسانے کا فیصلہ کر لیا۔ ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ اداکارہ سونیا حسین نے دوبارہ سے شادی کے بندھن میں بندھنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور متوقع طور پر اداکارہ 2023ء کے پہلے ماہ میں اپنی نئی زندگی کا آغاز کریں گی۔ نامور اداکارہ سونیا حسین نے دوبارہ گھر بسانے کا فیصلہ کر لیا۔ ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ اداکارہ سونیا حسین نے دوبارہ سے شادی کے بندھن میں بندھنے کا فیصلہ کر لیا ہے

پرفارمنس سے قبل ماہرہ خان مذاق کا نشانہ بنیں

ایسے میں ماہرہ خاصی پریشانی سے دوچار ہو جاتی ہیں کہ اب پرفارمنس کیسی ہوگی

لاہور (این این آئی) لکس اسٹائل ایوارڈز کی ستاروں سے سجی تقریب تو آ کر گزر بھی گئی لیکن بہت کم لوگ جانتے ہوں کہ ماہرہ خان اپنی ایک پرفارمنس سے قبل ایک مذاق کا نشانہ بنیں۔ ماہرہ خان نے شہریار منور اور میرا کے ساتھ سال 2019 میں ریلیز ہونے والی فلم ''پرے ہٹ لو'' کے گانے ''اک پل'' پر پرفارم کرنا تھا لیکن اسٹیج پر جانے سے چند لمحات قبل ان کے ساتھ جو ہوا اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ ویڈیو میں شہریار منور اور ماہرہ کی ٹیم ملی بھگت سے ماہرہ کو کہتے ہیں کہ میرا غائب ہوگئی ہیں، ایسے میں ماہرہ خاصی پریشانی سے دوچار ہو جاتی ہیں کہ میرا نہ آئیں تو پرفارمنس کیسے ہوگی۔ اداکارہ اس خیال کا بھی اظہار کرتی ہیں کہ شاید میرا پرفارمنس کے حوالے سے پریشانی کا شکار ہو کر چلی گئی ہیں۔ مذاق سے لطف اندوز ہونے والے شہریار منور بالآخر ماہرہ کو بتاتے ہیں کہ سب منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا اور میرا کہیں نہیں گئیں۔ لکس اسٹائل ایوارڈز کی ستاروں سے سجی تقریب تو آ کر گزر بھی گئی لیکن بہت کم لوگ جانتے ہوں کہ ماہرہ خان اپنی ایک پرفارمنس سے قبل ایک مذاق کا نشانہ بنیں۔ ماہرہ خان نے شہریار منور اور میرا کے ساتھ سال 2019 میں ریلیز ہونے والی فلم ''پرے ہٹ لو'' کے گانے ''اک پل'' پر پرفارم کرنا تھا لیکن اسٹیج پر جانے سے چند لمحات قبل ان کے ساتھ جو ہوا اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ ویڈیو میں شہریار منور اور ماہرہ کی ٹیم ملی بھگت سے ماہرہ کو کہتے ہیں کہ میرا غائب ہوگئی ہیں

ملکہ جذبات اداکارہ نیر سلطانہ کی 29 ویں برسی 27 اکتوبر کو منائی جائیگی

انور کمال پاشا سے ملاقات ہوئی اور 1955 میں فلم کیریئر کا آغاز کیا

لاہور (این این آئی) ملکہ جذبات اداکارہ نیر سلطانہ کی 29 ویں برسی 27 اکتوبر کو منائی جائے گی۔ نازلی کے فلمی نام سے فنی سفر کا آغاز کرنے والی نیر سلطانہ 1935 میں بھارتی شہر علی گڑھ میں پیدا ہوئیں، تقسیم ہند کے بعد کراچی اور پھر لاہور منتقل ہوگئیں، جہاں ہدایتکار انور کمال پاشا سے ملاقات ہوئی اور 1955 میں فلم قاتل سے فلمی کیریئر کا آغاز کیا۔ نیر سلطانہ اور درپن کی جوڑی فلمی دنیا کے ساتھ ساتھ ازدواجی زندگی میں بھی سپرہٹ رہی۔ درپن اور نیر سلطانہ کو سنیما اسکرین کی حسین ترین جوڑی ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ باجی، سہیلی اور گھونگھٹ جیسی فلموں کی ہیروئن نیر سلطانہ کے کیریئر کا دوسرا دور کریکٹر ایکٹریس کا تھا جس میں انہوں نے خود کو منوایا اور ملکہ جذبات کہلائیں۔ نیر سلطانہ کینسر کے جان لیوا مرض میں مبتلا ہونے کے بعد 27 اکتوبر 1992 کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔ ملکہ جذبات اداکارہ نیر سلطانہ کی 29 ویں برسی 27 اکتوبر کو منائی جائے گی۔ نازلی کے فلمی نام سے فنی سفر کا آغاز کرنے والی نیر سلطانہ 1935 میں بھارتی شہر علی گڑھ میں پیدا ہوئیں، تقسیم ہند کے بعد کراچی اور پھر لاہور منتقل ہوگئیں، جہاں ہدایتکار انور کمال پاشا سے ملاقات ہوئی اور 1955 میں فلم قاتل سے فلمی کیریئر کا آغاز کیا۔ نیر سلطانہ اور درپن کی جوڑی فلمی دنیا کے ساتھ ساتھ ازدواجی زندگی میں بھی سپرہٹ رہی۔ درپن اور نیر سلطانہ کو سنیما اسکرین کی حسین ترین جوڑی ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ باجی، سہیلی اور گھونگھٹ جیسی فلموں کی ہیروئن نیر سلطانہ کے کیریئر کا دوسرا دور کریکٹر ایکٹریس کا تھا جس میں انہوں نے خود کو منوایا اور ملکہ جذبات کہلائیں۔ نیر سلطانہ کینسر کے جان لیوا مرض میں مبتلا ہونے کے بعد 27 اکتوبر 1992 کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔ ملکہ جذبات اداکارہ نیر سلطانہ کی 29 ویں برسی 27 اکتوبر کو منائی جائیگی، انور کمال پاشا سے ملاقات ہوئی۔

Imroz Sports امروز کھیل

لنکا پریمیئر لیگ کا آغاز 5 دسمبر سے سری لنکا میں ہوگا

ٹورنامنٹ کے فارمیٹ میں تبدیلی کر کے ایک ایلیمینیٹر شامل کر لیا گیا

ابھی ان کھلاڑیوں کی شرکت کی تصدیق نہیں ہوئی ہے تاہم انہوں نے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے

کولمبو (این این آئی) سری لنکا کرکٹ بورڈ کے زیر اہتمام لنکا پریمیئر لیگ 2021 کا آغاز 5 دسمبر سے سری لنکا میں ہوگا سری لنکا کرکٹ بورڈ کے مطابق 5 دسمبر سے شروع ہونے والی لیگ 23 دسمبر تک جاری رہے گی۔ ایل پی ایل کا افتتاحی میچ گزشتہ سال کی فائنلسٹ ٹیموں گال گلیڈی ایٹرز اور جافنا کنگز کے مابین کھیلا جائے گا۔ ایونٹ کا فائنل ہمبنٹوٹا میں کھیلا جائے گا۔ ایونٹ کے پہلے راؤنڈ کے 20 میچز آر پریماداسا اسٹیڈیم کولمبو میں کھیلے جائیں گے، اس کے بعد میچز ہمبنٹوٹا میں کھیلے جائیں گے۔ ٹورنامنٹ کے فارمیٹ میں تبدیلی کر کے ایک ایلیمینیٹر شامل کر لیا گیا۔ رواں سال کے ایڈیشن میں 74 بین الاقوامی کرکٹرز کو پلیئرز ڈرافٹ میں شامل کیا گیا ہے جن میں عمران طاہر، محمد عامر، کرس گیل، آندرے رسل، ڈیوڈ مالان اور فاف ڈوپلیسی شامل ہیں۔ ابھی ان کھلاڑیوں کی شرکت کی تصدیق نہیں ہوئی ہے تاہم انہوں نے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

ملتان، قائداعظم ٹرافی کے دوران سنٹرل پنجاب اور ساؤدرن پنجاب کی ٹیموں کے درمیان میچ کا منظر

ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ، انگلینڈ اور ویسٹ انڈیز کی ٹیمیں (کل) مدمقابل ہوں گی

دبئی (این این آئی) انگلینڈ اور ویسٹ انڈیز کی ٹیمیں (کل) 23 اکتوبر کو مدمقابل ہوں گی، انگلینڈ کے بیٹسمین لیام لیونگسٹون کی انجری مسائل کے باعث ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ کرکٹ ٹورنامنٹ میں ویسٹ انڈیز کے خلاف ابتدائی میچ میں شرکت مشکوک ہوگئی ہے۔ انگلش کرکٹ ٹیم کے ترجمان کے مطابق لیونگسٹون بھارت کے خلاف کھیلے گئے ورلڈکپ وارم اپ میچ کے دوران فیلڈنگ کے دوران انگلی کی انجری کا شکار ہوئے تھے جس کے باعث ان کی ویسٹ انڈیز کے خلاف ابتدائی میچ میں شرکت مشکوک ہوگئی ہے، سو جن کم ہو جائے تو اس کے بعد ہی ان کی انجری کی نوعیت کے بارے معلوم ہو سکے گا تاہم اس وقت کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا۔ ورلڈ کپ وارم اپ میچ کے دوران فیلڈنگ کے دوران انگلی کی انجری کا شکار ہوئے تھے جس کے باعث ان کی ویسٹ انڈیز کے خلاف ابتدائی میچ میں شرکت مشکوک ہوگئی ہے، سو جن کم ہو جائے تو اس کے بعد ہی ان کی انجری کی نوعیت کے بارے معلوم ہو سکے گا تاہم اس وقت کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا۔ ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ میچ ہوگا۔

رمیز راجہ کو بڑے فیصلوں میں عجلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا، وسیم اکرم

کسی بھی ادارے کا کوئی نیا سربراہ آئے تو ابتدائی طور پر صورتحال کا جائزہ لیتا ہے

لاہور (این این آئی) سابق کپتان وسیم اکرم نے کہا ہے کہ چیئرمین پی سی بی رمیز راجہ کو بڑے فیصلوں میں عجلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ایک انٹرویو میں وسیم اکرم نے کہا کہ کسی بھی ادارے کا کوئی نیا سربراہ آئے تو ابتدائی طور پر 2 یا 3 ماہ تک صورتحال کا جائزہ لیتا ہے، اس کے بعد تبدیلیوں کا عمل شروع ہوتا ہے لیکن رمیز راجہ نے خلاف معمول جلد ہی بڑے فیصلے کر دیے۔ انھوں نے کہا کہ یہ بات ماضی کی ہو چکی مگر کوچز مصباح الحق اور وقار یونس نے سخت محنت کی تھی۔ یاد رہے کہ رمیز راجہ کے چیئرمین کا عہدہ سنبھالتے ہی دونوں سابق کپتانوں نے استعفیٰ دے دیا تھا، چیف ایگزیکٹیو وسیم خان بھی رخصت ہوگئے، البتہ چیف سلیکٹر محمد وسیم ابھی تک برقرار ہیں۔ سابق کپتان وسیم اکرم نے کہا ہے کہ چیئرمین پی سی بی رمیز راجہ کو بڑے فیصلوں میں عجلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ایک انٹرویو میں وسیم اکرم نے کہا کہ کسی بھی ادارے کا کوئی نیا سربراہ آئے تو ابتدائی طور پر 2 یا 3 ماہ تک صورتحال کا جائزہ لیتا ہے، اس کے بعد تبدیلیوں کا عمل شروع ہوتا ہے لیکن رمیز راجہ نے خلاف معمول جلد ہی

فٹ بال کے فروغ کے لئے اہم کردار ادا کرتی ہے گی، ایاز خان

کھیلوں کی اکیڈمیز کے قیام کے بغیر ملک میں کھیلوں کی ترقی ناممکن ہے

سوات (این این آئی) یوتھ فٹ بال اکیڈمی اور ینگ مین فٹ بال کلب سوات کے ہیڈ کوچ محمد ایاز خان نے کہا ہے کہ سوات میں یوتھ فٹ بال اکیڈمی فٹ بال کے فروغ کے لئے اہم کردار ادا کرتی رہے گی اور کھیلوں کی اکیڈمیز کے قیام کے بغیر ملک میں کھیلوں کی ترقی ناممکن ہے۔ گذشتہ روز میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ سوات میں فٹ بال کی ترقی کے لئے سوات یوتھ فٹ بال اکیڈمی اپنا بھرپور کردار ادا کرتی رہے گی یہ اکیڈمی گراسی فٹ بال گراؤنڈ میں قائم ہے جس میں مختلف ایج گروپ کے کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں اور ان کھلاڑیوں کو اعلیٰ تربیت یافتہ کوچز تربیت دے رہے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں ایاز خان نے کہا کہ کھیلوں کی ترقی کے لئے تعلیمی ادارے بھی نرسری کا کردار ادا کر سکتے ہیں لیکن حکومت کی جانب سے تعلیمی اداروں میں کھیلوں کے مقابلوں کے انعقاد کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہیروز نے کھیلوں کے میدانوں میں دنیا پر کئی دہائیوں تک حکمرانی کی تھی لیکن آہستہ آہستہ ہمارے ہاتھ سے یہ اعزازات نکلتے گئے

توجہ ٹی 20 ورلڈکپ پر ہے شادی پر نہیں، راشد خان

میرے خیال میں ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ اسپنرز کا ایونٹ ہوگا، افغان کرکٹر

دبئی (این این آئی) افغانستان کرکٹ ٹیم کے بولر راشد خان نے کہا ہے کہ توجہ ٹی 20 ورلڈکپ پر ہے شادی پر نہیں۔ ایک بیان میں اسپنر راشد خان نے کہا کہ میں نے کبھی نہیں کہا کہ افغانستان ورلڈکپ جیتے گا تو شادی کروں گا، یہ پڑھ کر بہت حیران ہوا کیونکہ میں نے ایسا بیان ہی نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تو کہا تھا کہ چند برسوں میں 3 ورلڈ کپ ہیں اس لئے فوکس شادی پر نہیں کرکٹ پر ہوگا۔ افغان کھلاڑی کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ اسپنرز کا ایونٹ ہوگا۔ افغانستان کرکٹ ٹیم کے بولر راشد خان نے کہا ہے کہ توجہ ٹی 20 ورلڈکپ پر ہے شادی پر نہیں۔ ایک بیان میں اسپنر راشد خان نے کہا کہ میں نے کبھی نہیں کہا کہ افغانستان ورلڈکپ جیتے گا تو شادی کروں گا، یہ پڑھ کر بہت حیران ہوا کیونکہ میں نے ایسا بیان ہی نہیں دیا۔

انٹر ڈیپارٹمنٹ نیٹ بال چمپئن شپ 28 نومبر سے شروع ہوگی

ان ٹیموں کو چمپئن شپ میں شرکت کے لئے دعوت نامے بھیج دیئے گئے ہیں

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان نیٹ بال فیڈریشن کے زیر اہتمام انٹر ڈیپارٹمنٹ نیٹ بال چمپئن شپ 28 نومبر سے پی ایس بی کوچنگ سنٹر کراچی میں شروع ہوگی اور چمپئن شپ میں پاکستان آرمی کی ٹیم اپنے ٹائٹل کا دفاع کرے گی۔ گذشتہ روز پاکستان نیٹ بال فیڈریشن کے صدر مدثر آرائیں نے بتایا کہ چمپئن شپ کی تیاریاں ابھی سے شروع کر دی گئی ہیں اور چمپئن شپ میں ملک بھر سے مختلف چھ محکموں کی ٹیمیں حصہ لیں گی جن میں پاکستان آرمی، پاکستان ایئرفورس، پاکستان نیوی، پاکستان پولیس، پاکستان ریلوے اور پاکستان واپڈا کی ٹیمیں شامل ہیں۔ ان ٹیموں کو چمپئن شپ میں شرکت کے لئے دعوت نامے بھیج دیئے گئے ہیں۔ چمپئن شپ میں فائنل اور تیسری پوزیشن کے میچز 30 نومبر کو کھیلے جائیں گے اور چمپئن شپ کے اختتام پر کامیابی حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں ٹرافیاں، میڈلز اور اسناد تقسیم کی جائیں گی۔ چمپئن شپ کے حوالے سے مزید معلومات کے لئے پاکستان نیٹ بال فیڈریشن کے سیکرٹری جنرل سید گوہر رضا سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

گو بیز پینٹس پولو میں ٹیم فورکورپس اور ماسٹر پینٹس کے درمیان میچ کا منظر

صدر پنجاب ریسلنگ ایسوسی ایشن چوہدری محمد ارشد، مہر محمد اکرم عرف کالا پہلوان کو ڈسٹرکٹ لاہور کا صدر بننے پر نوٹیفکیشن دے رہے ہیں

جمعہ کو پاکستان نیوی اور پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی درمیان میچ کھیلا جائے گا

مسلم کلب چمن نے لائل پور کلب فیصل آباد کو 4-3 گول سے شکست دیدی

راولپنڈی (این این آئی) 13 ویں پاکستان پریمیئر فٹ بال لیگ میں مسلم کلب چمن نے لائل پور کلب فیصل آباد کو ایک سخت مقابلے کے بعد 4-3 گول سے ہرا دیا ہے۔ گذشتہ روز میونسپل سٹیڈیم راولپنڈی میں جاری لیگ کے ایک اہم میچ میں مسلم کلب کو لائل پور کلب کے خلاف 2-0 گول کی برتری حاصل تھی، فاتح ٹیم کی جانب سے حنیف اور عبدالقہیر نے دو، دو گول کئے جبکہ لائل پور کلب کی جانب سے عثمان مرزا نے دو گول اور ساگر نے ایک گول کیا، میچ کمشنر کے فرائض عصمت اللہ نے جبکہ ریفریز کے شاہد حسن، محبوب علی اور احسان اللہ نے انجام دیئے۔ (آج) جمعہ کو پاکستان نیوی اور پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی کی ٹیموں کے درمیان میچ کھیلا جائے گا، لیگ کے کوآرڈینیٹر تیمور کیانی نے بتایا کہ لیگ میں ملک بھر سے بارہ ٹیمیں نے ٹیم حصہ لے رہی ہیں جن میں دفاعی چیمپئن خان ریسرچ لیبارٹریز (کے آر ایل)، پاکستان آرمی، سوئی سدرن گیس کمپنی، پاکستان ایئرفورس، پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی (پی سی اے)، مسلم کلب چمن، پاکستان نیوی، پاکستان واپڈا، سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز، لائل پور ایف سی، کراچی یونائیٹڈ اور ہما کلب اسلام آباد کی ٹیمیں شامل ہیں۔ جمعہ کو پاکستان نیوی اور پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی کی ٹیموں کے درمیان میچ کھیلا جائے گا۔ پچھلے میچ میں مسلم کلب چمن نے لائل پور کلب فیصل آباد کو 4-3 گول سے شکست دیدی۔

فٹ بال لیگ سے فٹ بال کے کھیل کو فروغ حاصل ہوگا، تیمور کیانی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان پریمیئر فٹ بال لیگ کے کوآرڈینیٹر تیمور کیانی نے کہا ہے کہ ملک میں پاکستان پریمیئر فٹ بال لیگ سے فٹ بال کے کھیل کو فروغ حاصل ہوگا۔ لیگ کے میچز میونسپل سٹیڈیم راولپنڈی میں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لیگ میں ملک بھر سے بارہ نامور ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں جن میں دفاعی چیمپئن خان ریسرچ لیبارٹریز (کے آر ایل)، پاکستان آرمی، سوئی سدرن گیس کمپنی، پاکستان ایئرفورس، پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی (پی سی اے)، مسلم کلب چمن، پاکستان نیوی، پاکستان واپڈا، سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز، لائل پور ایف سی، کراچی یونائیٹڈ اور ہما کلب اسلام آباد کی ٹیمیں شامل ہیں

عاکف جاوید کورونا ٹیسٹ مثبت آنے پر پاکستان شاہینز سے باہر

لاہور/دبئی (این این آئی) پاکستان شاہینز کے فاسٹ بولر عاکف جاوید کرونا ٹیسٹ مثبت آنے پر پاکستان شاہینز سے باہر ہوگئے۔ ترجمان پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے مطابق روانگی سے قبل ٹیسٹ مثبت آنے پر عاکف جاوید کا نام ٹیم سے واپس لے لیا۔ خیال رہے کہ عاکف جاوید کو دورہ سری لنکا میں تین لسٹ اے میچز میں شرکت کرنی تھی۔ ترجمان پی سی بی کے مطابق عاکف جاوید کا پہلا ٹیسٹ بلوچستان کی جانب سے کھیلتے ہوئے مثبت آیا تھا۔ ترجمان کیمطابق 10 دن کی آئسولیشن کے بعد عاکف جاوید کا کورونا ٹیسٹ منفی آ گیا، دو ٹیسٹ منفی آنے کے بعد روانگی سے قبل ان کا دوسری بار ٹیسٹ مثبت آ گیا۔ عاکف جاوید کورونا ٹیسٹ مثبت آنے پر پاکستان شاہینز سے باہر۔

لاہور، وفاقی وزیر فہمیدہ مرزا نیشنل ٹریک سائیکلنگ چمپئن شپ کی اختتامی تقریب میں کھلاڑیوں کو ٹرافی دے رہی ہیں

بقیہ 1

اسمبلی کے اجلاس میں نہیں پہنچ سکی تھی میں محفوظ اور خیریت سے ہوں انہوں نے کہا کہ ہمارے سیاسی مسائل پر بات چیت کا عمل جاری ہے فیصلہ بلوچستان اور اسکے عوام کے حق میں لیں گے، قبل ازیں بلوچستان عوامی پارٹی کے رکن میر ظہور بلیدی نے اپنے ایک ٹوئٹ میں آئی جی پولیس کے نام دی گئی درخواست شامل کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے آئی جی پولیس کو لاپتہ ارکان کی بازیابی کے حوالے سے درخواست دے دی ہے درخواست میں وزیراعلیٰ پر ارکان کو گرفتار کر کے حبس بے جا میں رکھنے کا الزام بھی عائد کیا گیا اور ارکان کی بازیابی اور ملوث افراد کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست کی گئی تھی، میر ظہور بلیدی نے کہا کہ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ لاپتہ ارکان سے رابطے کریں لیکن انکے موبائل فون بند ہیں انہوں نے کہا کہ ماہ جبین شیران کی بیٹی ہیں وہ ضرور 25 تاریخ کو اپنا ووٹ کاسٹ کریں گی واضح رہے کہ گزشتہ روز بلوچستان عوامی پارٹی کے ترجمان سردار عبدالرحمن کھیتران کی جانب سے پانچ ارکان کے لاپتہ ہونے کا الزام عائد کیا گیا تھا جسکی حکومت نے تردید کی تھی بی اے پی کے رکن عبدالرشید بلوچ اسمبلی کے اجلاس کے دوران ہی منظر عام پر آگئے تھے جبکہ بشریٰ رند اور ماہ جبین شیران نے ٹوئٹ کر کے اپنی پوزیشن واضح کی تاہم میر اکبر آسکانی اور لیلہ ترین نے موقف تا حال سامنے نہیں آسکا۔

بقیہ 2

صدر اور پارلیمانی لیڈر اسپیکر بلوچستان اسمبلی کے نام درخواست سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کروائی ہے جس میں انہوں نے گزشتہ روز بلوچستان عوامی پارٹی کے ناراض ارکان کی جانب سے پارلیمانی لیڈر کی تبدیلی کی درخواست پر اعتراضات اٹھاتے ہوئے موقف اختیار کیا ہے کہ وہ بلوچستان عوامی پارٹی کے صدر، پارلیمانی لیڈر اور وزیراعلیٰ منتخب ہوئے ہیں تاہم چند ارکان کی جانب سے پارلیمانی لیڈر کی تبدیلی کی درخواست دی گئی ہے جو آئین کے مطابق پارٹی صدر کا فیصلہ ہوتا ہے درخواست میں کہا گیا ہے کہ پارلیمانی لیڈر کی تبدیلی کے دستخط جعلی معلوم ہوتے ہیں اور انکی تصدیق کی ضرورت ہے جبکہ درخواست پارٹی صدر جام کمال خان کی منظوری کے بغیر جمع کروائی گئی ہے لہذا اسکے خلاف درخواست جمع کروا جارہی ہے وزیراعلیٰ کی جانب سے درخواست صوبائی وزراء میر سلیم کھوسہ، میر ضیاء اللہ لانگو، سینیٹر آغا عمر احمدزئی، سینیٹر دنیش، امیر محمد ترین کی جانب سے جمع کروائی گئی ہے۔ درخواست جمع کروانے کے بعد صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے اسمبلی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ خطہ اور صوبہ دہشتگردی کی وجہ سے بدنام ہے معزز ارکان کے لئے لاپتہ کا لفظ استعمال نہ کریں انہوں نے کہا کہ سرکار ہر اس چیز کو سنجیدہ لیتی ہے جس میں حقیقت ہو اگر ہر شخص اسمبلی میں بیٹھ کر وزیراعلیٰ کے خلاف درخواست دینی شروع کردے تو وزیراعلیٰ کے خلاف ہزاروں پرچے کٹیں گے انہوں نے کہا کہ ناراض ارکان کی وزیراعلیٰ کے خلاف درخواست کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اگر ہر معاملے میں صوبے کے چیف ایگزیکٹو کو شامل کیا جائیگا تو صوبے کے معاملات کیسے چلیں گے انہوں نے کہا کہ ناراض ارکان کو کسی سے خوف ہے تو وہ حکومت کو لکھیں اگر کسی کے دل میں خوف ہے تو وہ صرف اللہ نکال سکتا ہے انہوں نے کہا کہ رکن اسمبلی عبدالرشید بلوچ نے ایوان میں بیان دیا کہ وہ کسی کام سے گئے جس کے بعد ان کا بیان لینے کی ضرورت نہیں ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ٹوئٹر پر فیک اکاؤنٹ بھی ہوتے ہیں کسی بھی شہری کے لاپتہ ہونے پر حکومت ایکشن لیتی ہے رکن اسمبلی کے لاپتہ ہونے پر حکومت ایکشن کیسے نہیں لیگی باقاعدہ انکے خاندان کی طرف سے اگر کوئی درخواست آئیگی تو ہم کاروائی کریں گے انہوں نے کہا کہ بہت سے علاقوں میں نیٹ ورک نہیں ہوتا جب میں بھی اپنے گاؤں جاتا ہوں تو وہاں بھی موبائل کام نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ پارٹی قیادت پہلے دن سے ناراض ارکان کے ساتھ رابطے میں ہیں انکے ایسے گلے شکوے نہیں جو ہم پورے نہیں کرسکیں امید ہے دوست ہماری اور ہم انکی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے انہوں نے کہا کہ بشریٰ رند نے خود ٹوئٹ کیا ہے کہ وہ علاج کے سلسلے میں گئی ہیں ہر ایک کی نجی زندگی ہے کوئی اجلاس میں آتا ہے کوئی نہیں آتا ہر ایک کی اپنی مرضی ہے اور کام ہوسکتے ہیں ہمیں کسی بھی اینگل سے لاپتہ ہونے اطلاعات نہیں ہیں کسی معزز رکن پر اگر تشدد کیا گیا ہے تو ثبوت پیش کئے جائیں ہم کاروائی کریں گے ارکان کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جرم ہے

بقیہ 3

کریں گے۔ پی ڈی ایم کی اسٹیئرنگ کمیٹی کے اجلاس کے بعد جاری اعلامیہ میں کہا گیا کہ صوبائی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی، پنجاب، بلوچستان، کے پی کے، سندھ اور اسلام آباد کی سطح پر کمیٹیاں ہوں گی۔ حافظ حمداللہ نے کہا کہ صوبائی کمیٹیاں اضلاع کے ساتھ مشاورت کر کے مظاہروں کے مقامات کا تعین کریں گی۔

بقیہ 4

منصور احمد خان اور وزارت خارجہ افغانستان کے سینئر حکام نے وزیر خارجہ کا خیر مقدم کیا۔ وزیراعظم کے نمائندہ خصوصی برائے افغانستان ایمبیسڈر محمد صادق، سیکرٹری خارجہ سہیل محمود، سیکرٹری کامرس صالح احمد فاروقی، چیئرمین پی آئی اے ایئر مارشل (ر) ارشد ملک، چیئرمین نادرا طارق ملک، کسٹم، ایف بی آر اور وزارت خارجہ کے سینئر افسران بھی وزیر خارجہ کے ہمراہ ہیں۔ وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی، ایک روزہ دورے کے دوران افغانستان کے عبوری وزیراعظم ملا حسن اخوند، وزیر خارجہ امیر خان متقی و دیگر قیادت سے ملاقات کریں گے، ان ملاقاتوں میں دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں، باہمی دلچسپی کے شعبوں بالخصوص تجارت میں دوطرفہ تعاون بڑھانے کے مختلف طریقوں پر غور وخوض کیا جائے گا، وزیر خارجہ دیگر افغان قائدین سے بھی ملاقاتیں کریں گے، وزیر خارجہ، افغان قائدین کو افغانستان میں امن و امان کے قیام اور آئندہ کے لائحہ عمل کے حوالے سے پاکستان کے نقطہ نظر سے آگاہ کریں گے۔ شاہ محمود قریشی نے کہا کہ افغانستان کے قریبی برادر ہمسایہ ملک ہونے کے ناطے سے پاکستان، علاقائی امن اور استحکام کیلئے اپنی بھرپور کاوشیں بروئے کار لا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے افغانستان کے ساتھ دوطرفہ تجارت میں سہولت کیلئے بارڈر کراسنگ پوائنٹس میں اضافہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ''کووِڈ پروٹوکول'' کے تحت افغان بھائیوں کی نقل و حرکت اور سفری سہولت کیلئے نئے ویزہ رجیم متعارف کروائی، ہم، افغانستان کے ساتھ تجارت کے فروغ اور کارگو کی آمد و رفت میں سہولت کی فراہمی کیلئے کوشاں ہیں۔ پاکستان نے جذبہ خیر سگالی کے تحت، حالیہ دنوں میں اشیائے خورونوش اور ادویات کی شکل میں انسانی امداد افغانستان بھجوائی۔ وزیر خارجہ کے دورہ کابل کا مقصد معاشی بحران سے نمٹنے کیلئے افغان عوام کی حمایت، پاکستان اور افغانستان کے مابین دوطرفہ تجارت، اقتصادی و عوامی سطح پر تعاون کو بڑھانا ہے۔ دریں

اثناء وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی نے کابل میں افغانستان کے عبوری وزیراعظم ملا حسن اخوند سے ملاقات کی جس میں تجارتی و اقتصادی شعبہ جات میں تعاون بڑھانے اور افغان عوام کو معاشی بحران سے نکالنے کیلئے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ جمعرات کو افغان عبوری حکومت کے نائب وزیر اعظم، مولوی عبدالسلام حنفی نے وزیر خارجہ کا خیر مقدم کیا، افغان عبوری حکومت کے وزیر خارجہ امیر خان متقی بھی اس موقع پر موجود تھے۔ وزیراعظم کے نمائندہ خصوصی برائے افغانستان ایمبیسڈر محمد صادق، سیکرٹری خارجہ سہیل محمود، افغانستان میں تعینات پاکستانی سفیر منصور احمد خان، اعلیٰ عسکری قیادت و پاکستانی وفد کے دیگر اراکین بھی اس ملاقات میں شریک تھے۔ دوران ملاقات دوطرفہ باہمی دلچسپی کے امور، تجارتی و اقتصادی شعبہ جات میں تعاون بڑھانے اور افغان عوام کو معاشی بحران سے نکالنے کیلئے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ افغانستان کی عبوری حکومت کے وزیراعظم ملا حسن اخوند نے وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی اور پاکستانی وفد کو کابل آمد پر خوش آمدید کہا۔ شاہ محمود قریشی نے کہا کہ پاکستان، افغانستان میں دیرپا امن اور استحکام کا خواہاں ہے، پاکستان، انسانی بنیادوں پر افغان بھائیوں کی مدد کیلئے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان، افغانستان کے ساتھ دو طرفہ تجارت بڑھانے کا متمنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغان شہریوں بالخصوص تاجروں کیلئے ویزہ سہولیات، نئے بارڈر پوائنٹس کا اجراء اور نقل و حرکت میں سہولت کی فراہمی اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان، افغانستان کے قریبی ہمسایہ ممالک کے ساتھ مل کر، خطے میں امن و استحکام کیلئے اپنا تعمیری کردار ادا کرنے کیلئے پرعزم ہے، افغان حکومت کے عبوری وزیراعظم ملا حسن ا؟ خوند نے انسانی امداد کی بروقت فراہمی پر پاکستانی قیادت کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ 5

برائے خزانہ کا اجلاس چیئرمین کمیٹی سینیٹر محمد طلحہ محمود کی زیر صدارت پارلیمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا۔ قائمہ کمیٹی کے اجلاس میں ایف بی آر کے 10 مئی 2019 کی ہدایات کو واپس لینے کے فیصلے، کمشنر اپیل کی رپورٹنگ کے میکنزم، کارپوریٹ سیکٹر کیلئے ڈیجیٹل پیمنٹ کے علاوہ فلورل اسوی ایشن کی 2015 سے 2018 کی ادائیگیوں کے حوالے سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور وزارت خزانہ سے بریفنگ کے معاملات کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا۔ ایوان بالا کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ نے ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کا نوٹس لیتے ہوئے آئندہ اجلاس میں مشیر خزانہ، سیکرٹری خزانہ، گورنر اسٹیٹ بینک اور چیئرمین ایف بی آر کو آئندہ اجلاس میں بریفنگ کیلئے طلب کر لیا۔ ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کا معاملہ ممبر قائمہ کمیٹی برائے خزانہ سینیٹر سعدیہ عباسی نے اٹھایا۔ چیئرمین کمیٹی سینیٹر طلحہ محمود نے کہا کہ ملک میں جتنی مہنگائی ہو چکی ہے لوگ انتہائی پریشان حال ہیں۔ پورے ملک میں مہنگائی کی وجہ سے احتجاج کی صورتحال پیدا ہو چکی ہے۔ قائمہ کمیٹی کے اجلاس میں ایف بی آر کے 10 مئی 2019 کی ہدایات کو واپس لینے کے فیصلے کے معاملے کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا۔ ممبر آپریشن ایف بی آر قیصر اقبال نے قائمہ کمیٹی کو تفصیلات کرتے ہوئے بتایا کہ قانون کے مطابق بینک اکاؤنٹ اٹیچ کرنے کے اختیارات کمشنر کے پاس تھے اس کا ایک باقاعدہ ایک میکنزم ہے بغیر پوچھے کوئی اکاؤنٹ بند نہیں کیا جاتا سابق چیئرمین ایف بی آر نے کمشنر کے اختیارات اپنے پاس رکھے۔ چیئرمین واراکین کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ آئندہ اجلاس میں سابق چیئرمین ایف بی آر کو طلب کر کے معاملے کو واضح کیا جائے گا۔

بقیہ 6

اسمبلی طاہر شاہ کاکڑ کے جاری کردہ اعلامیے کے مطابق بلوچستان عوامی پارٹی کے 12 ارکان کی جانب سے موصول شدہ تحریری درخواست پر ظہور احمد بلیدی کو بلوچستان اسمبلی میں بلوچستان عوامی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر مقرر کر دیا گیا ہے۔

بقیہ 7

اراکین کو منانے کی کوشش کر رہے ہیں آپس میں دوست، بہن، بھائی ہیں واپس آجائیں انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ کیخلاف تحریک عدم اعتماد پی ڈی ایم کی سازش ہے پی ڈی ایم کے دوست بلوچستان میں چنگاری لگانے کا اعتراف کر چکے ہیں پارلیمانی لیڈر کی تبدیلی کیلئے جو درخواست دی گئی ان میں 4 وہ اراکین ہیں جنہیں لاپتہ کہا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت کیخلاف پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے عوام تصدیق کے بعد خبریں شیئر کیا کریں گزشتہ روز وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کیخلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی ایم پی ایز اپنے ووٹنگ میں بااختیار ہیں۔

بقیہ 8

گیس ذخائر دریافت ہونے کا نوٹیفکیشن جاری کر دی ترجمان او جی ڈی سی ایل کے مطابق گیس ذخائر جندران ویسٹ ایکس ویل سے دریافت ہوئے ہیں اس؟ ذخائر سے یومیہ 24 لاکھ ایم ایم سی ایف ڈی گیس نکلے گی، 1627؟ میٹر گہرائی کے بعد گیس کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔

بقیہ 9

جمعرات کو بلوچستان عوامی پارٹی کے قائم مقام صدر میر ظہور بلیدی نے اپنے ایک ٹوئٹ میں کہا کہ بلوچستان کی اقلیتی حکومت کی جانب سے اسمبلی کے چار ارکان کے لاپتہ کروائے جانے کے بعد خطرناک صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے بلوچستان اسمبلی کے 34 ارکان نیا سپیکر بلوچستان اسمبلی کی رہائشگاہ پر پناہ لے لی ہے انہوں نے کہا کہ آئی جی پولیس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ وزیراعلیٰ جام کمال کے دباؤ میں آنے کی بجائے مسنگ ایم پی ایز کو بازیاب کریں اور دیگر ارکان کو سیکورٹی فراہم کریں۔

بقیہ 10

اقتصادی کونسل (این ای سی) برقرار رکھنے کی سمری منظور کر لی۔ خیال رہے کہ چند روز قبل ہی شوکت ترین کی بطور وزیر خزانہ مدت ختم ہوئی تھی جس کے بعد انہیں مشیر خزانہ بنا دیا گیا تھا۔ صدر عارف علوی نے وزیراعظم عمران خان کی ایڈوائس پر آئین کے آرٹیکل 156 کے تحت سمری منظور کر لی ہے جس کے بعد شوکت ترین وزیر خزانہ کے بجائے اب بطور مشیر قومی اقتصادی کونسل کے رکن رہیں گے۔

بقیہ 11

حکومت منزل کی طرف نہیں جا رہی بلکہ اپنے بوجھ سے گر جائیگی، سب ملکر عدم اعتماد کی کوشش کریں تو کامیاب ہو سکتی ہے، خواہش ہے کہ ساری جماعتیں اکٹھے ہو کر ان ہاؤس تبدیلی یا پنجاب میں عدم اعتماد لائیں، حکومت چلانے کے کچھ اصول اور طور طریقے ہوتے ہیں، جادو ٹونے سے کام نہیں چلتا، حکومت کو اپنی ناکامی کا اعتراف کر لینا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عثمان ملک کے گھر انکے برادر نسبتی مظہر حیات تارڑ کی وفات پر تعزیت کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ راجہ پرویز اشرف نے کہا کہ حکمرانوں نے مہنگائی کو اس بلندی پر پہنچا دیا ہے جسکی تک نہیں بنتی پاکستان میں آج کل ایک ہی مسئلہ ہے وہ ہے مہنگائی۔ موجودہ حکومت نے اپنی انتخابی مہم میں رٹ لگائی تھی کہ بجلی گیس مہنگی ہو تو وزیراعظم چور ہے، ہمارا سرکلر ڈیٹ 400 ارب تھا آج

2000 ارب پر پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بیروزگاری کے باعث ہر گھر میں ایک بیروزگار بیٹھا ہے۔ انہوں نے قرضہ ختم کرنے کی بجائے کئی ہزار ارب اوپر چڑھا لیا، لوگوں کا جینا محال ہو چکا ہے غریب مہنگائی کے باعث خودکشیوں پر مجبور ہو چکے ہیں، حکمران عوام کیلئے آسانیاں پیدا کریں، روپے کی بے قدری کا کون ذمہ دار ہے، اب روتے کیوں ہیں، ہم نے زراعت سے وابستہ افراد کی حالت بدلی، آج ہم گندم یوکرائن سے منگا رہے ہیں، سابق دور کی کرپشن عدالت میں ثابت کریں۔ راجہ پرویز اشرف نے مطالبہ کیا کہ حکومت اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کو فوری نیچے لائے۔ ملک کس طرح چلے گا، غیر یقینی کی کیفیت ہے۔ عوام الناس اٹھ کھڑے ہوں جتنی جلدی ہو سکے اس حکومت سے جان چھڑانا ہو گی۔ مہنگائی کیخلاف پیپلز پارٹی کا احتجاج جاری رہیگا۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ این اے 133 کیلئے امیدوار کا اعلان آج بروز (جمعہ) کو کریں گے۔ پیپلز پارٹی پنجاب اور قومی اسمبلی میں عدم اعتماد کے حق میں ہے، پھر کوشش کرینگے یہ آنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو عدم اعتماد تحریک کیلئے ایک دوسرے کے قریب آنا ہوگا، پیپلز پارٹی ایوانوں کے اندر اور باہر عوامی ایشو پر احتجاج کر رہی ہے۔ آصف زرداری ملکی حالات کے باعث بہت پریشان ہیں معیشت، امن و امان اور ملکی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ اپوزیشن کے اکٹھے ہونے تک عدم اعتماد کامیاب نہیں ہو سکتی حکومت جو کہتی ہے، کرتی نہیں وہ سنجیدہ نہیں۔ حکومت ای وی ایم پر اپوزیشن کے تحفظات دور کرے۔ رکشے اور موٹر سائیکل والے کو سستا پیٹرول سیاسی شعبدہ بازی ہے۔ جھوٹ کا پلندہ بنا کر اپوزیشن پر حملوں کے سوا حکمرانوں نے کچھ نہیں کیا، چار ماہ میں 8 مرتبہ تیل کی قیمت بڑھی ہے۔

بقیہ 12

بیوروکریٹس کے لیے سیکیورٹی پروٹوکول کو کم کر دیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق پولیس کے ذرائع نے بتایا کہ ان وی آئی پیز کے لیے سیکیورٹی برقرار رکھی جائے گی جنہیں سیکیورٹی کا کوئی خطرہ درپیش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک اعلیٰ عدالتوں کے ججز کی سیکیورٹی کم کرنے کے حوالے سے کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ وی آئی پیز میں وفاقی وزرا، مشیر، چیئرمین و ڈپٹی چیئرمین سینیٹ، اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی اور اعلیٰ عدالتوں کے ججز شامل ہیں جبکہ سینئر بیوروکریٹس میں وزارتوں کے سیکریٹریز شامل ہیں۔ ذرائع نے کہا کہ ان وی آئی پیز کو مقامی پولیس اہلکار تعینات کر کے تحفظ فراہم کرتی ہے جبکہ چندوی آئی پیز کی سیکیورٹی کے لیے رینجرز اہلکار بھی تعینات کیے جاتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وی آئی پیز اور سینئر بیوروکریٹس کی سیکیورٹی پر مامور اہلکاروں کی تعداد کم کر کے بلیو بک میں درج مجوزہ تعداد کے مطابق کر دی گئی ہے۔ بلیو بک کے مطابق ہر وی آئی پی صرف دو پولیس اہلکار رکھنے کا مجاز ہے، چاہے وہ ان کے گھروں پر ڈیوٹی دیں یا وی آئی پی شخص کے ساتھ سفر کریں۔ ذرائع کے مطابق اس وقت بیشتر وی آئی پیز اور سینئر بیوروکریٹس کے ساتھ متعین سیکیورٹی اہلکاروں سے زیادہ موجود ہیں۔

بقیہ 13

گیا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ ستمبر میں 236 ملین ڈالر کی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری ہوئی، غیر ملکی سرمایہ کاری کی شرح میں 16 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ستمبر 2020 میں کل براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری 203 ملین ڈالر تھی۔ حکومت کو توقع ہے کہ مختلف شعبوں میں مزید سرمایہ کاری آئے گی، سرمایہ کاری کی وجہ سے ملازمتوں کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔

بقیہ 14

پاکستان کی عظیم صنعتی و معاشی ترقی کی بنیاد دے گا اور پاکستان گلوبل اکنامک پاور کے طور پر ابھرے گا، ہم سی پیک کے تیسرے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں اور اس مرحلے میں ہمیں صنعتی و معاشی ترقی کے لئے تیز رفتاری سے آگے بڑھنا ہوگا کیونکہ پاکستان چین معاشی تعاون دونوں ممالک کے عوام کے مفاد میں ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مقامی ہوٹل میں ''سی پیک کے تحت صنعتی و معاشی ترقی میں پارلیمنٹ کے کردار'' کے موضوع پر منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سیمینار کا اہتمام پنجاب سرمایہ کاری بورڈ، قومی اسمبلی سیکرٹریٹ، منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ اور فریڈرچ ای برٹ سٹیفٹنگ پاکستان کے اشتراک سے کیا گیا تھا۔ سیمینار میں چین کے قائمقام قونصل جنرل، صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی، پاکستان اور چین کے سرمایہ کاروں نے شرکت کی۔ چیئرمین پارلیمانی کمیٹی برائے سی پیک شیر علی ارباب نے کہا کہ سیمینارز کے انعقاد سے مثبت نتائج سامنے آئیں گے اور سامنے آنے والی تجاویز پر مکمل عمل درآمد کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ایسے سیمینارز اور کانفرنسز دوسرے صوبوں میں بھی منعقد کی جا رہی ہیں اور اسلام آباد میں اس حوالے سے نیشنل کانفرنس منعقد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب پاکستان کا بڑا صوبہ ہے جہاں پر سرمایہ کاری کے بڑے مواقع موجود ہیں۔ اس حوالے سے پنجاب اور وفاق کے درمیان تعاون بڑھایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سی پیک کا منصوبہ گیم چینجر کی حیثیت رکھتا ہے۔ صوبائی وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم پارلیمانی کمیٹی برائے سی پیک کا پنجاب آمد پر خیر مقدم کرتے ہیں اور کمیٹی کے تعاون پر شکر گزار ہیں۔ سی پیک کے تحت بننے والے پہلے سپیشل اکنامک زون علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی فیصل آباد میں چین کی سرمایہ کاری ہے اور ملکی و غیر سرمایہ کاروں کو بہترین سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ سرمایہ کاری میں حائل سرخ فیتے کی رکاوٹوں کو ختم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپیشل اکنامک زونز میں کاروبار کے بہترین مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ پاکستان میں چین کے سفیر نونگ رونگ نے ویڈیو لنک کے ذریعے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور چین کی دوستی عشروں پر محیط ہے اور ہر لمحے باہمی معاشی تعاون بڑھ رہا ہے۔ سی پیک کے تحت پنجاب میں انڈسٹری، ٹرانسپورٹ، توانائی اور انفراسٹرکچر کے منصوبے مکمل کیے گئے ہیں۔ سی پیک خطے کی معاشی ترقی کے لئے بے حد اہم ہے اور اس منصوبے سے خطے کے ممالک فائدہ اٹھائیں گے۔ ایف ای ایس کے کنٹری ہیڈ یوخن ہیپلر نے بھی سیمینار سے خطاب کیا۔ سیمینار کے بعد زراعت، صنعت اور دیگر شعبوں کے حوالے سے مکالموں کا انعقاد کیا گیا اور ان شعبوں سے وابستہ ماہرین نے اپنی تجاویز دیں۔ ماہرین نے چین کی کمپنیوں کے ساتھ مشترکہ منصوبے شروع کرنے اور ٹیکنالوجی سیکٹر میں تعاون بڑھانے کے ضرورت پر زور دیا۔ مقررین نے سی پیک کے تحت مکمل اور جاری منصوبوں پر روشنی ڈالی۔

بقیہ 15

درخواست پر سماعت کی اور خورشید شاہ کو ایک کروڑ روپے کے ضمانتی مچلکے جمع کرانے کا حکم دیتے ہوئے ضمانت منظور کر لی۔ دوران سماعت جسٹس عمر عطا بندیال نے قومی احتساب بیورو (نیب) کے وکیل سے استفسار کیا کہ اب تک کتنے گواہان کے بیان ریکارڈ ہوئے ہیں؟ جس پر نیب کے وکیل مخدوم علی خان نے بتایا کہ خورشید شاہ کے خلاف تحقیقات مکمل ہوگئی ہیں اور ان پر 574 ایکڑ زرعی اراضی کی

خریداری پر کرپشن کا الزام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 12 پراپرٹیز اور 5 بینک اکاؤنٹس کو جواز بنا کر ریفرنس بنایا گیا۔ اس پر جسٹس عمر عطا بندیال نے ریمارکس دیے کہ کیا یہ زمین نہری ہے، اگر نہری ہے تو اسکی ویلیو زیادہ ہوگی۔ بعد ازاں عدالت نے خورشید شاہ کو ایک کروڑ روپے کے ضمانتی مچلکے جمع کرانے کا حکم دیتے ہوئے ضمانت منظور کر لی۔ سکھر کی احتساب عدالت نے 17 دسمبر کو خورشید شاہ کی آمدن سے زائد اثاثہ جات کیس میں ضمانت منظور کی تھی تاہم ان کی رہائی سے قبل ہی نیب نے احتساب عدالت کا فیصلہ سندھ ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ 22 اپریل 2020 کو سندھ ہائی کورٹ کے سکھر بینچ نے آمدن سے زائد اثاثہ جات کیس میں گرفتار پی پی پی کے رہنما خورشید شاہ کی درخواست ضمانت مسترد کر دی تھی جس کے بعد انہوں نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ نیب نے 20 دسمبر کو سکھر کی احتساب عدالت میں خورشید شاہ کے خلاف آمدن سے زائد اثاثے بنانے کے الزام میں ریفرنس کی منظوری کی درخواست دی جس کو جج امیر علی مہیسر نے 24 دسمبر کو سماعت کے لیے مقرر کر دیا تھا۔ خیال رہے کہ نیب 19 ستمبر 2019 کو پی پی پی کے سینئر رہنما خورشید شاہ کو آمدن سے زائد اثاثہ جات کیس میں گرفتار کیا تھا۔ 31 جولائی کو نیب نے رکن قومی اسمبلی اور پیپلز پارٹی کے رہنما خورشید شاہ کے خلاف انکوائری کی منظوری دی تھی، جس کے بعد اگست میں تحقیقات کا باقاعدہ آغاز کیا گیا تھا۔ 30 نومبر 2020 کو سید خورشید شاہ، سندھ کے وزیر ٹرانسپورٹ اویس قادر شاہ، رکن صوبائی اسمبلی فرخ شاہ سمیت 18 ملزمان پر فرد جرم عائد کر دی گئی تھی لیکن انہوں نے صحت جرم سے انکار کر دیا تھا۔ یاد رہے ذرائع نے بتایا کہ نیب کی جانب سے خورشید شاہ کو سکھر میں طلب کیا گیا تھا لیکن پیپلز پارٹی کے رہنما کی جانب سے یہ کہہ کر پیشی سے معذرت کر لی گئی تھی کہ انہوں نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں پیش ہونا تھا۔ اس سے قبل اگست میں احتساب کے ادارے نے سابق اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ پر مبینہ کرپشن کے ذریعے 500 ارب روپے سے زائد کے اثاثے بنانے کا الزام عائد کیا تھا لیکن پی پی پی کے رہنما نے ان تمام الزامات کو مسترد کر دیا تھا۔ اس وقت نیب ذرائع کی جانب سے فراہم کردہ دستاویزات میں بتایا گیا تھا کہ ادارے نے خورشید شاہ کے خلاف بینک اکاؤنٹس، بے نامی اثاثوں اور متعدد فرنٹ مینز کی تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ مذکورہ معاملے کی تفصیلات میں یہ بات سامنے آئی تھیں کہ خورشید شاہ اور ان کے اہلخانہ کے کراچی، سکھر اور دیگر علاقوں میں 105 بینک اکاؤنٹس موجود ہیں، اس کے علاوہ پی پی پی رہنما نے اپنے مبینہ فرنٹ مین 'پہلاج مل' کے نام پر سکھر، روہڑی، کراچی اور دیگر علاقوں میں مجموعی طور پر 83 جائیدادیں بنا رکھی ہیں۔ اس ضمن میں بتایا گیا تھا کہ خورشید شاہ نے مبینہ فرنٹ مین لڈو مل کے نام پر 11 اور آفتاب حسین سومرو کے نام پر 10 جائیدادیں بنائیں۔ مذکورہ ذرائع نے انکشاف کیا تھا کہ پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما نے اپنے مبینہ 'فرنٹ مین' کے لیے امراض قلب کے ہسپتال سے متصل ڈیڑھ ایکڑ اراضی نرسری کے لیے الاٹ کرائی، اس کے علاوہ خورشید شاہ کی بے نامی جائیدادوں میں مبینہ طور پر عمر جان نامی شخص کا بھی مرکزی کردار رہا جس کے نام پر بم پروف گاڑی رجسٹرڈ کروائی گئی جو سابق اپوزیشن لیڈر کے زیر استعمال رہی۔ اس کے علاوہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اسلام آباد میں خورشید شاہ کا زیر استعمال گھر بھی عمر جان کے نام پر ہے اور سکھر سمیت دیگر علاقوں میں تمام ترقیاتی منصوبے عمر جان کی کمپنی کو فراہم کیے گئے۔

بقیہ 16

کرتے ہوئے کہا کہ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کے عوام اس وقت کئی مشکلات سے دوچار ہیں اور ان کی فوری اور ضروری امداد کرنا ہمارا قومی اور انسانی فریضہ ہے انہوں نے پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن بلوچستان کی فراخ دلانہ امداد پر شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی ہنگامی حالات میں تجارتی اور کاروباری حلقے ضرورت مندوں کی امداد میں پیش پیش رہیں گے گورنر بلوچستان نے تمام مخیر حضرات پر زور دیا کہ وہ مشکل کی اس گھڑی میں آگے آئیں اور زلزلہ سے متاثر ہونے والے اپنے بھائی بہنوں کی ہر ممکن مدد کریں گورنر بلوچستان نے کہا کہ ہرنائی کے زلزلہ متاثرین کیلئے امدادی سامان پر مشتمل اس قافلے کی روانگی ابتدائی اقدام ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہیگا اور امدادی اشیاء کا دوسرا قافلہ سردی کے آغاز سے قبل روانہ کر دیا جائے گا فراہم کیا جانے والا سامان ڈپٹی کمشنر ہرنائی کے سپرد کیا جائے گا جو اسے ہرنائی کے زلزلہ زدگان میں تقسیم کریں گے۔

بقیہ 17

گئی۔ بلاول بھٹو نے کہا کہ پی ٹی آئی نے اپنے خلاف مزاحمت کی توانا آواز کو دبانے کی کوشش کی۔

بقیہ 18

فوائد گناتے پھر رہے ہیں۔ گورنر اسٹیٹ بینک رضا باقر نے برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ڈالر کی قیمت بڑھنے سے کچھ لوگوں کو فائدہ اور کچھ کو نقصان ہوتا ہے، اوورسیز پاکستانیوں کو فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان کے بھیجے پیسے ان کے پیاروں کو زیادہ ملتے ہیں، صرف ان لوگوں کی بات نہ کریں جنہیں نقصان ہوتا ہے، جنہیں فائدہ ہوتا ہے ہمیں ان لوگوں کو بھی نہیں بھولنا چاہئے، اس سال اگر ہماری ترسیلات زر 30 ارب ڈالر ہوجاتی ہیں اور چند ماہ میں روپے کی قدر میں 10 فیصد بھی کمی ہوئی تو اوورسیز پاکستانیوں کے خاندان کو 3 ارب ڈالر (500 ارب روپے) اضافی ملیں گے۔ آئی ایم ایف کے ساتھ معاملات مثبت سمت میں چل رہے ہیں، کوئی ایسی ڈیل نہیں کی جائے گی جس سے ملکی معیشت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ پاکستان اور آئی ایم ایف مذاکرات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف کے ساتھ ڈیل سے متعلق معاملات مثبت سمت میں چل رہے ہیں، کوئی ایسی ڈیل نہیں کی جائے گی جس سے ملکی معیشت کو نقصان پہنچے اور مذاکرات ختم ہونے کے بعد ڈیل سب کے سامنے آئے گی۔ رضا باقر نے کہا کہ پاکستان فیٹف کے حوالے سے بہت مثبت اقدامات کر رہا ہے اور پاکستان کا نام جلد ہی گرے لسٹ سے نکل جائے گا کیونکہ پاکستان نے فیٹف کی تمام شرائط پوری کر دی ہیں۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ پاکستان دیگر ممالک سے بھی سی پیک طرز کے معاہدے کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے مالی سال جی ڈی پی گروتھ تقریباً 4 فیصد رہی اور 4 فیصد ریئل جی ڈی پی کا مطلب ہے کہ مہنگائی کے مقابلے میں عوام کی آمدنی میں بھی 4 فیصد اضافہ ہوا۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے دعویٰ کیا کہ پاکستان میں مہنگائی مصنوعی ہے اس پر جلد قابو پالیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایکسچینج ریٹ بڑھنے کی وجہ سے اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے پاکستان میں مہنگائی کو بھی بڑھایا ہے۔ برآمدی چیزیں خریدنے والوں کو زیادہ مہنگائی محسوس ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی زرمبادلہ ذخائر تاریخ کی بلند ترین سطح پر ہیں۔

بقیہ 19

تھے۔ آئی جی پولیس بلوچستان نے اے ایس پیز

(ASPs) کو پیشہ ورانہ ٹریننگ کی تکمیل اور اپنا منصب سنبھالنے پر مبارکباد دی اور کہا کہ موجودہ حکومت پولیس محکمہ کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور پولیس نظام میں بہتری لانے کیلئے پرعزم ہے ادارے اور قوانین عوام کی فلاح و بہبود کیلئے بنتے ہیں لہٰذا آپ بھی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر دیانتداری سے اپنے فرائض انجام دیں۔ عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے جس میں محکمہ پولیس کا کردار نہایت اہم ہے۔ دہشت گردی کے خاتمے اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف جنگ میں جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔ محکمہ پولیس کی جانب سے ڈیٹا سسٹم کے تحت مجرموں اور جرائم کا پورا ڈیٹا ریکارڈ کیا جانا احسن اقدام ہے۔ جدید پولیسنگ اور پبلک سروس کو یقینی بنانے کیلئے ہمیں اپنے تفتیش کے نظام کو مستحکم بنانا ہوگا۔ خود احتسابی اور انفرادی کردار سے بھی معاشرے میں جرائم اور برائیوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ طویل سرحدوں کے باوجود ملک و صوبے میں امن و امان کے قیام کے حوالے سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی خدمات اور قربانیاں لائق تحسین ہیں۔ شرکاء نے ڈیٹا کمانڈ اینڈ کمیونیکیشن سینٹر کا دورہ بھی کیا اس موقع پر ڈی آئی جی پولیس ہیڈ کوارٹر نے بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان پولیس جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے جرائم کا سراغ لگائے گی اور تھانے میں عوام کو معیاری سروس ڈیلیوری دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ عوام کی سہولت کیلئے کمپیوٹرائزیشن ایف آئی آر کا اندراج اور کمپلینٹ مینجمنٹ سسٹم، پولیس خدمت مرکز، کریکٹر سرٹیفکیٹ کے علاوہ ڈرائیونگ لائسنس کا اجراء کیا جا سکے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اس نظام کے تحت تفتیش کے مراحل میں جدت پیشہ ورانہ اور جدید انداز میں جرائم کا خاتمہ ممکن ہوگا انہوں نے بتایا کہ اس نظام میں کریکٹر سرٹیفکیٹ، پولیس کی تصدیق، کرایے پر رہنے والے اور گھریلو ملازمین کا اندراج بین الصوبائی اور بین الاقوامی کی تجدید کی سہولت موجود ہوگی۔ پولیس کی ایمرجنسی 15 سسٹم کو بھی جدید بنایا گیا ہے۔ اب کسی بھی کالر کی کال ڈیٹا کمانڈ سینٹر میں وصول کی جائے گی۔ کمانڈ سینٹر اس کال کو متعلقہ ضلع کے وائرلیس کنٹرول روم کو بھیج دے گا۔ اس طرح پولیس شہری کی مدد کیلئے چند منٹوں میں پہنچ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کمپیوٹرائزیشن کا مقصد پیشہ ورانہ مہارت کو زیادہ سے زیادہ بہتر کرنا ہے تاکہ عوام کو معیاری سروس فراہم کی جا سکے۔ ایف آئی آر کے نظام کو ڈیجیٹل کر دیا گیا ہے اب ایف آئی آر کی ڈیجیٹل کاپی ہی مدعی کو فراہم کی جاتی ہے اور وہی کاپی عدالت بھجوائی جاتی ہے جو کہ عدالتی نظام کو مدد دے گی۔

بقیہ 20

تباہی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کرے گی۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ترجمان مریم اورنگزیب کے مطابق مختلف شہروں میں پی ڈی ایم میں شامل جماعتوں کے قائدین اور کارکنان احتجاجی مظاہروں میں شرکت کریں گے، لاہور میں جین مندر چوک سے سہ پہر 3 بجے احتجاجی جلوس کا آغاز ہوگا، احتجاجی مظاہرہ (آج) جمعہ کی نماز کے بعد کئے جائیں گے، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، جھنگ، جوہر آباد سمیت پنجاب کے مختلف اضلاع اور ڈویژن میں احتجاجی مظاہروں کا شیڈول جاری کر دیا گیا، میانوالی میں 24 اکتوبر بروز اتوار 3 بجے سہ پہر ریلوے اسٹیشن چوک سے کمیٹی چوک تک احتجاج ہوگا، بھکر میں 24 اکتوبر کو صبح دن 10 بجے احتجاجی ریلی نکالی جائے گی، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ضلعی سیکرٹریٹ جھنگ چوک بھکر سے احتجاجی ریلی شروع ہو کر کنگ گیٹ تک جائے گی، سرگودھا میں بھی احتجاجی مظاہرے ہوں گے، پشاور، سوات، شانگلہ سمیت دیگر شہروں میں نماز جمعہ کے بعد 3 بجے احتجاج ہوگا، پاکستان مسلم لیگ (ن) خیبر پختونخوا کے صدر انجینئر امیر مقام کی قیادت میں پشاور میں سہ پہر 4 بجے احتجاجی مظاہرہ ہوگا، کراچی میں ایمپریس مارکیٹ سے جمعہ کی نماز کے بعد 3 بجے احتجاجی مظاہرہ شروع ہوگا۔

بقیہ 21

، ماں اور بچے کو ادویات فراہم کر رہی ہیں، یہ بات انہوں نے محکمہ صحت حکومت بلوچستان کے زیر اہتمام ماں اور بچے کی صحت کے ہفتہ کے حوالے سے کہی اس موقع پر حفیظ مینگل، لیڈی ہیلتھ سپروائزر لیڈی ہیلتھ ورکرز موجود تھیں، ڈی ایچ او کچھی ڈاکٹر لیاقت علی رند نے مزید کہا کہ یہ ہفتہ سال میں دو بار منایا جاتا ہے، اس مرتبہ یہ ہفتہ بلوچستان کے تمام اضلاع میں 18 سے 23 اکتوبر تک منایا جا رہا ہے اس دوران دو سے پانچ سال کی عمر تک کے بچوں کو پیٹ میں کیڑوں کے ادویات بھی فراہم کی جائیگی اور حاملہ خواتین اور بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگائے جائیں گے انہوں نے کہا کہ معاشرے کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد ماں اور بچے کی صحت کا ہفتہ منانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کو یقینی بنایا جا سکے۔

بقیہ 22

کہ ڈی ویلیو ایشن اچھی چیز ہے۔ نیب کے چیئرمین کا ابھی تک کوئی نوٹیفکیشن نہیں ہوا، خورشید شاہ کی ضمانت نیب کی ایک اور ناکامی ہے، لوگوں کو ذلیل کرنے کے علاوہ نیب کا اور کوئی کام نہیں ہے۔ نیب سے پلی بارگیننگ کا قانون ختم کیا جانا چاہیے، اگر ملک جادو کی بنیاد پر چل رہا ہے تو پھر یہ اسکی بدقسمتی ہے، خود جاکر پی ٹی آئی کے اکاؤنٹس آڈٹ کرواؤنگا اور ثابت کرونگا کہ انکے اکاؤنٹس میں فارن فنڈنگ ہوئی ہے۔ نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں سینیٹر تاج حیدر کے ہمراہ ایک ہنگامی پریس کانفرنس کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کے رہنما سینیٹر سلیم مانڈوی والا نے کہا کہ پارلیمانی پریکٹس میں بہت بری چیز ہے جب بھی پارلیمنٹری کرائسز ہوا ہے ایم پی اے اور ایم این ایز اغوا ہوتے ہیں، بلوچستان میں خطرناک کھیل کھیلا جا رہا ہے، ایسی صورتحال کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، جو بھی لوگ اس میں ملوث ہیں انکو بے نقاب کیا جائے، فرخ حبیب روزانہ ٹی وی پر آکر ڈھول پیٹنا چھوڑ دیں، ہمیں بھی اجازت دی گئی ہے کہ پی ٹی آئی کی بکس دیکھ لیں، میں خود جاکر ان کے اکاؤنٹس آڈٹ کرواؤنگا اور ثابت کرونگا کہ پی ٹی آئی کے اکاؤنٹس میں فارن فنڈنگ ہوئی ہے، نیب کے چیئرمین کا ابھی تک کوئی نوٹیفکیشن نہیں ہوا، اگر کوئی آرڈیننس لانا ہے تو اس کو لائیں، دفاتر میں کام بالکل بند ہے، پولیٹیکل اور بیوروکریسی میں کوئی کام نہیں ہو رہا یہ تباہی کی طرف جا رہے ہیں، خورشید شاہ کی ضمانت نیب کی ایک اور ناکامی ہے، لوگوں کو ذلیل کرنے کے علاوہ نیب کا اور کوئی کام نہیں ہے۔ نیب سے پلی بارگیننگ کا قانون ختم کیا جانا چاہیے، نیب کے خلاف میری موشنز کو چیئرمین سینیٹ روک دیتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں، جس نیب سے ادارہ ڈر رہا ہو وہاں میں کیا کر سکتا ہوں نیب کی وجہ سے لوگ ملک چھوڑ کر جا رہے ہیں، مانڈوی والا کا کہنا تھا کہ الیکشن کمیشن کی سیکیورٹی کم کر کے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں، پہلی دفعہ سنا ہے گورنر اسٹیٹ بینک کہہ رہے ہیں کہ ڈی ویلیو ایشن اچھی چیز ہے، گورنر اسٹیٹ بینک کے بیان ہر ایک اس بات پر حیران ہے، حکومت ہوش کے ناخن لے ڈیزاسٹر کی طرف نہ جائیں، اگلے تین مہینے میں جو شارٹیج ہونے والی ہے اس کا بندوبست کریں، مہنگائی کے خلاف احتجاج

کہاں سے شروع ہوگا لیڈر شپ طے کرے گی، پارٹی چیئرمین نے کسی چینل کو ٹارگٹ نہیں کیا، اسلام آباد کے علاوہ ملک میں کہیں زوننگ نظر نہیں آتی، اسی وجہ سے اپرول لیتے ہیں اور سوسائٹیاں بن رہی ہیں، یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ ملک جادو ٹونے پر چل رہا ہے، ہر کام میں پنڈی کو ملوث کرنا بہتر نہیں ہے، عاصمہ شیرازی کے خلاف جو ٹرینڈ چل رہا ہے پارٹی اس کی شدید مذمت کرتی ہے، بلوچستان اسمبلی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک سیاسی عمل ہے اس کو قبول کرنا چاہیے، بلوچستان میں موجودہ صورتحال میں پیپلز پارٹی کا کوئی رول نہیں، کہا جا رہا ہے کہ ملک کوئی جادو کے ذریعے چل رہا ہے، جادو کا استعمال ملک کے فیصلوں میں نہیں آنا چاہیے، جادو کی بنیاد پر ملک چل رہا ہے تو پھر یہ ملک بہت بدقسمت ہے، میں جادو پر یقین نہیں رکھتا لیکن اگر کوئی جادو پر چلانا چاہتا ہے تو میں کیا کروں، اس موقع پر سینیٹر تاج حیدر کا کہنا تھا کہ اداروں سے ایک جنگ جاری ہے جو خطرناک ہے، جب لوگ مجبور ہو جاتے ہیں باہر نکلنے کے لیے تو پھر ان کو انتہا پسند کہا جاتا ہے، الیکشن کمیشن قانون کے مطابق کام کر رہا تھا کہ کوئی شکایت نہیں تھی، کمیٹی میں ان پر الزامات لگائے گئے جو کہ درست نہیں تھے، ایک شخص رکاوٹ بنا ہوا ہے، حکومت کا فرض ہے کہ جس طرح کے مسائل ہیں اس کا ادراک کرے، رکاوٹ کو دور کر کے ملک مسائل کو ملکر حل کیا جائے، فکس پوزیشن پر ہمیشہ نہیں رہا جا سکتا کچھ معاملات کو حل کرنے کے لیے پیچھے ہٹنا پڑتا ہے، بلوچستان میں خطرناک کھیل کھیلا جا رہا ہے وزیراعظم کو جانا چاہیے اور ملک میں شفاف الیکشن ہونے چاہیے۔

بقیہ 23

، مہنگائی اور بیروزگاری کے خلاف عوام کا مقدمہ چوکوں، چوراہوں میں لڑیں گے، بے روزگار نوجوانوں سے کہتا ہوں ملک چھوڑنے یا مایوس ہونے کی بجائے آگے بڑھیں اور 31 اکتوبر کو اسلام آباد پہنچیں، 31 اکتوبر کو ڈی چوک اسلام آباد کی طرف ایک زبردست یوتھ مارچ ہوگا، 74 سالوں میں اگر اسلامی نظام نافذ ہو جاتا تو آج ہم آئی ایم ایف کے غلام نہ ہوتے، تین سالوں میں حکومت نے کوئی ایک کام بھی ایسا نہیں کیا جو مدینہ کی اسلامی ریاست کے مطابق ہو، ملک میں جھوٹ، سود اور کرپشن کا نظام ہے، ایک کروڑ نوکریوں کا وعدہ کرنے والوں نے پہلے سے برسر روزگار افراد کو بھی گھر بھیج دیا، لاکھوں پڑھے لکھے نوجوان ڈگریاں اٹھائے نوکریوں کی تلاش میں گھوم رہے ہیں، ڈاکٹرز، انجینئرز، اور سکلڈ لیبر بیرون ملک شفٹ ہو رہی، سرکاری اعداد و شمار کے مطابق شرح بے روزگاری 6 فیصد، آزاد ماہرین 12 سے 14 فیصد بتا رہے ہیں۔ بے روزگاری کی وجہ سے نوجوانوں میں خودکشی، ڈپریشن بڑھ رہا ہے اور سٹریٹ کرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وزیراعظم خود تسلیم کرتے ہیں کہ 70 لاکھ نوجوان نشے کے عادی ہو گئے۔ انڈوں، مرغیوں اور کٹے پالنے کے نعروں سے ملک ترقی نہیں کرتے۔ پچاس ہزار گھروں کا وعدہ کر کے آج تک ہزار بھی نہ بنا سکے۔ اگر وزیراعظم نے قوم سے جھوٹے وعدے کیے۔ وزیراعظم خود کہتے تھے کہ آٹا، دال چینی مہنگی ہو تو سمجھو حکمران چور ہیں۔ ادویات کی قیمتوں میں 14 بار اضافہ ہوا۔ بنگلہ دیش، انڈیا، سری لنکا اور افغانستان کی کرنسی ہم سے مضبوط ہے۔ شرم کی بات ہے سٹیٹ بنک کے گورنر ڈالر کی اڑان پر خوشی منا رہے ہیں اور کہتے ہیں اس سے اوورسیز پاکستانیوں کو فائدہ پہنچا۔ ملک میں ووٹ اور پولنگ اسٹیشن کو ریغمال بنایا جاتا ہے، جماعت اسلامی شفاف انتخابات چاہتی ہے۔ عوام کو تنہا نہیں چھوڑیں گے، قوم کا مقدمہ ہر سطح پر لڑیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اسلام آباد میں سابق ایم این اے اور جماعت اسلامی کے نائب امیر میاں محمد اسلم کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر میاں محمد اسلم، امیر جماعت اسلامی پنجاب شمالی ڈاکٹر طارق سلیم، مرکزی سیکرٹری اطلاعات قیصر شریف، امیر جماعت اسلامی اسلام آباد نصر اللہ رندھاوا، صدر جے آئی یوتھ پاکستان زبیر گوندل، سینئر نائب صدر جے آئی یوتھ رسل خان بابر، مرکزی صدر تنظیم تاجران پاکستان کاشف چوہدری اور صدر جے آئی یوتھ پنجاب شمالی اویس اسلم مرزا بھی موجود تھے۔ سراج الحق نے کہا کہ ساری دنیا میں سال میں ایک بار قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے ہمارے یہاں ہر مہینے قیمتیں بڑھا دی جاتی ہیں۔ بجلی کا بڑا حصہ آبی ذرائع سے پیدا ہو رہا ہے، جو کہ سب سے سستا ہے، لیکن فی یونٹ قیمت آسمانوں سے بات کر رہی ہے۔ حکومت میں آنے سے پہلے وزیراعظم نے وعدہ کیا تھا کہ وہ کرپشن کا خاتمہ کریں اور مافیاز کو شامل نہیں کریں گے۔ وزیراعظم بتائیں کہ ان کی حکومت میں جتنے سکینڈل آئے اس میں پی ٹی آئی کے کتنے لوگ شامل ہیں۔ وزیراعظم مافیاز پر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتے کیونکہ ان کے دائیں بائیں وہی لوگ بیٹھے ہیں اور ان کے دوست ہیں۔ پی ٹی آئی کے کرپشن کو ختم کرنے کے دعوے ہوائی ثابت ہوئے۔ گزشتہ تین برسوں میں کرپشن میں اضافہ ہوا اور بیڈ گورننس کی تاریخ لکھی گئی۔ افسوس ہے سپریم کورٹ نے پاناما کے 436 افراد کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ پنڈورا پیپرز میں بھی پی ٹی آئی کے موجودہ ممبران اسمبلی، ججز اور جرنیلوں کے نام ہیں۔ اگر پاناما لیکس کی شفاف انکوائری ہوجاتی، تو پنڈورا پیپرز میں اتنے پاکستانیوں کے نام نہ آتے۔ پنڈورا اور پاناما لیکس کے خلاف سپریم کورٹ جائیں گے اور ہر فورم پر اس معاملے کو اٹھایا جائے گا۔ ملک کی دولت لوٹ کر بیرون ملک آف شور کمپنیاں بنانے والوں کا کڑا احتساب چاہتے ہیں۔ پاکستانی عوام دو وقت کی روٹی کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں، لیکن حکمران اشرافیہ کی عیاشیاں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں۔ تین کروڑ بچے غربت کی وجہ سے سکول نہیں جا سکتے۔

بقیہ 24

انسٹال کرادی گئی ہے، ہسپتال کی اپنی استطاعت سے زیادہ مریض بی ایم سی کا رخ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے مختلف مشکلات کا سامنا ہے جن پر قابو پانے کے لئے حکومت کے ساتھ ساتھ غیر سرکاری فلاحی تنظیموں کی خدمات حاصل ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کو عالمی ہفتہ برائے انفیکشن پریونشن اینڈ کنٹرول (and Prevention Infection Control) کے سلسلے میں غیر سرکاری تنظیم (JHPIEGO) جی پی گو کے زیر اہتمام آگاہی سیمینار اور واک کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر جائی پی گو کے ڈائریکٹر سہیل چنار، ڈپٹی ایم ایس بی ایم سی ڈاکٹر رشید جمالی، اے ایم ایس ڈاکٹر نادر اچکزئی، آر ایم او جنرل ڈاکٹر عرفان رئیسانی، نرسنگ، پیرامیڈیکل سٹاف سمیت لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ڈاکٹر نوراللہ موسیٰ خیل نے کہا کہ انہوں نے جب سے چارج سنبھالا ہے ہسپتال میں انفیکشن پریونشن کے حوالے سے اقدامات اٹھا رہے ہیں، اس سلسلے میں ڈبلیو ایچ او کے تعاون سے سٹرلائزیشن کی نئی مشینری انسٹال کرادی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ بی ایم سی میں استطاعت سے زیادہ مریض علاج و معالجے کے لئے آ رہے ہیں جس کی وجہ سے مختلف قسم کے مشکلات کا سامنا ہے جن پر قابو پانے کے لئے نہ صرف حکومتی سطح پر اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں بلکہ غیر سرکاری فلاحی اداروں کی بھی خدمات سے

بقیہ 25

[illegible]

بقیہ 26

[illegible]

بقیہ 27

[illegible]

بقیہ 28

[illegible]

بقیہ 29

[illegible]

بقیہ 30

[illegible]

بقیہ 31

[illegible]

بقیہ 32

[illegible]

NOTICE INVITING TENDER

ESTABLISHMENT OF GO KART TRACK AND DRAG RACE TRACK FOR QUETTA PSDP NO. 3713 TS190526E

The EXECUTIVE ENGINEER (UP&D), Urban Planning and Development Department, Quetta Division, Government of Balochistan invites sealed tenders on Engineer's Estimate based on CSR- 2018, Government of Balochistan, on the basis (Premium / Rebate to be quoted in %) and NSR Items from interested construction contractors/firms for The establishment of go kart track and drag race track for quetta psdp no. 3713

Estimated (Cost is Rs. 196.078 million)

1. Eligibility Criteria ./

Sr #	Description	Requirement
1	Valid Registration with Pakistan Engineering Council in relevant category and discipline	Category C4, Specialization Codes CE-01, CE-10
2	Annual Turnover Construction for last three years	Rs. 200 million
3	Similar experience of 2 projects in last 5 years of value Rs. 100 million each	Rs. 100 million
4	Valid NTN and BRA Certificate and GST Certificate	To be provided with Bid
5	List of litigation (if any) their nature and status / outcomes;	To be provided with Bid
6	Affidavit that firm has never been black listed;	To be provided with Bid
7	Authority letter	To be provided with Bid

Other criteria and details as provided in the bidding documents

Method of Procurement: National Competitive Bidding - Single Stage Two Envelope Method, under Balochistan Public Procurement Rules 2014.A complete set of Bid Documents may be purchased by an interested qualified bidder on submission of a written application to the address mentioned below and upon payment of a non-refundable fee of Rs. 3000/- (deposited in head of account C-02716 through Bank challan in NBP/State Bank of Pakistan) in the shape of Pay Order or Demand Draft in the name of"EXECUTIVE ENGINEER (UP&D) ".For purchase of Bid Documents, Submission of application along with copy of valid PEC registration certificate in Category C4, Specialization Codes CE01, CE-10 is mandatory , if any, shall meet the requirements of rules for participation in bidding process as stipulated in PEC Bye laws.All bids must be accompanied by a bid security of Rs. 5.0 million fixed in the shape of Bank Guarantee or Deposit at Call in the name of the EXECUTIVE ENGINEER (UP&D) (the Employer) and must be delivered to below mentioned office at or before 1200 hours, on ***8th November 2021***. Bids will be opened at 1300 hours on the same day, in the presence of bidder's representatives who choose to attend.***Place of issuance, submission & opening of documents,*** and for any enquires: please contact office of the executive engineer (UP&D) AT QUETTA division.***Venue:*** Office of The Executive Engineer (UP&D) office located At Quetta Division

EXECUTIVE ENGINEER
Uban Planning and Development Department,Quetta Division

PRQ NO.1371.21.10.2021

مہنگائی کیخلاف بلوچستان لیبر فیڈریشن کی کال پر ریلیاں، مظاہرے

کوئٹہ میں مزدوروں وملازمین کی موٹر سائیکل ریلی پیدل مارچ ایدھی چوک پریس کلب کے سامنے مظاہرہ

آئی ایم ایف ورلڈ بینک کے گماشتہ حکمران اس ملک کو اپنے آقاؤں کے ہاتھوں پر فروخت کرنیکی پالیسیاں بنارہے ہیں، مقررین

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) بلوچستان لیبر فیڈریشن کی کال پر مہنگائی بیروزگاری کے خلاف ریلی پیدل مارچ ایدھی چوک اور پریس کلب کے سامنے مظاہرہ کیا گیا ... بلوچستان لیبر فیڈریشن ... بشیر احمد ...

بقیہ 29 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

گورنر بلوچستان سید ظہور احمد آغا سے سید عصمت اللہ آغا کی قیادت میں وفد ملاقات کررہا ہے

انسانی جانوں کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے، رمضان اچکزئی

کیسکو میں پے درپے غفلت، لاپرواہی سے ہونیوالی اموات کو قتل عام سمجھتے ہیں، ہائیڈرو یونین سی بی اے

جب تک شفاف انکوائری کا انعقاد نہیں ہوتی اس وقت تک یونین کے تمام عہدیداران و ممبران اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے

کوئٹہ (این این آئی) آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین (سی بی اے) ... پشین سب ڈویژن ... سب ڈویژن میں سجاد احمد LM-I کا کیسکو ڈویژن میں عبدالحمید LM-I، گندواہ سب ڈویژن میں محمد اکبر LM-I، زیارت سب ڈویژن میں عبدالعزیز اور مورخہ 14 اکتوبر 2021 کو ... سب ڈویژن میں LM-I ... انتظامیہ کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے بجلی کے کرنٹ لگنے سے المناک اموات کے سلسلے میں تعزیتی ریفرنس کیسکو ہیڈ آفس زرغون روڈ ...

بقیہ 1 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

مال مویشیوں کی افزائش کیلئے بھرپور اقدامات اٹھائے جارہے ہیں، طیب لہڑی

دستیاب وسائل بروئے کار لاکر مالداروں کو سہولیات فراہم کررہے ہیں، سیکرٹری لائیو سٹاک بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) سیکرٹری لائیو سٹاک ... طیب لہڑی ... ڈائریکٹر ...

بقیہ 2 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

کوہلو، ضلعی ایڈمنسٹریشن خود ساختہ مہنگائی کو کنٹرول کرنے میں مکمل ناکام

کوہلو (نمائندہ امروز) تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے ضلع کوہلو میں مہنگائی عروج پر ہے ... سبزی فروش ...

بقیہ 4 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

سلیکٹڈ اور نا اہل حکومت نے ملکی معیشت کا بیڑا غرق کر دیا ہے، قادر مینگل

لوگ روٹی کے ایک نوالہ کیلئے محتاج ہوگئے ہیں ملک دیوالیہ بننے جارہی ہیں، رہنماء پی ڈی ایم

قلات (این این آئی) قلات میں پی ڈی ایم کی مرکزی کال پر لوگ سڑکوں پر نکل آئے لوگ شدید سردی میں صبح ہی ٹاؤن کمیٹی پہنچنا شروع ہو گئے اور احتجاج میں شریک ہوئے پی ڈی ایم کی کال پر ٹاؤن کمیٹی سے شروع ہوئی جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ریلی ٹاؤن کمیٹی سے برآمد ہوئی اور شہر کے مختلف سڑکوں پر مارچ کیا اس

بقیہ 3 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

جنگلی حیات کے تحفظ کیلئے تمام اقدامات بروئے کارلائے جارہے ہیں، اجمل کاکڑ

پشین۔ (روح اللہ کاکڑ) ڈویژنل فارسٹ آفیسر اجمل خان کاکڑ کی خصوصی ہدایت پر رینج فارسٹ آفیسر ثناء اللہ کی سربراہی میں پشین کوئٹہ شاہراہ پر کاروائی کے دوران پکڑے گئے پرندوں کو آزاد کیا اس موقعے پر ڈویژنل فارسٹ آفیسر اجمل خان کاکڑ

بقیہ 5 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ملیریا سے بچاؤ کیلئے تمام تر اقدامات کررہے ہیں، ڈاکٹر خالد قمبرانی

چونکہ لوگ اب باہر سورہے ہیں جسکی وجہ سے مچھروں کے باعث ملیریا پھیلنے کا اندیشہ ہے

ہرنائی (نامہ نگار) پراونشل ڈائریکٹر ملیریا کنٹرول پروگرام/ڈائریکٹر وی بی ڈی رڈاکٹر خالد قمبرانی نے کہا کہ قدرتی آفت کے وقت وبائی امراض سے بچنے کے لئے ملیریا کنٹرول پروگرام متاثرین کو ملیریا سے بچاؤ کے لئے ہر ممکن کوشش کررہے ہیں ملیریا سے بچاؤ کے لئے تمام تر اقدامات کررہے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے دورہ ہرنائی کے

بقیہ 7 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

کیسکو لائن سٹاف کی سیفٹی کو یقینی بنایا جائے ... پوری طور پر مہیا کی جائے، سید ندیم شاہ

ہرنائی (نامہ نگار) آل پاکستان واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکرز یونین ... چیئرمین ...

بقیہ 32 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

جھل مگسی میں امن وامان کی صورتحال قدرے بہتر ہے، سبحان علی مگسی

عوام کی جان و مال کی حفاظت پولیس کی اولین ذمہ داری میں شامل ہے

گنداواہ (نامہ نگار) ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جھل مگسی سبحان علی مگسی ... امن وامان ... پولیس ... اولین ذمہ داری میں شامل ہے

بقیہ 30 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

موجودہ حکومت مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے، مولانا نجیب اللہ

آئے روز بڑھتی مہنگائی نے عوام کی چیخیں نکال دی ہیں، رہنماء جے یو آئی

دالبندین (این این آئی) چاغی جے یو آئی (ف) کے زیراہتمام مہنگائی کے خلاف دالبندین پریس کلب کے سامنے مظاہرہ اور حکومت خلاف نعرے بازی کی گئی مظاہرین سے ضلعی امیر مولانا نجیب اللہ، جنرل سیکرٹری سردار نجیب جان سنجرانی، حافظ احمد دین، مولوی قاری عبدالشکور نوتیزئی، حافظ علی محمد بڑیچ، حافظ محمد الیاس ودیگر نے خطاب کرتے

بقیہ 8 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ترقیاتی منصوبے کاغذوں کی بجائے زمین پر نظر آرہے ہیں، مصلح الدین مینگل

وزیراعلیٰ بلوچستان کو بی اے پی، اتحادی جماعتوں کے ارکان کی مکمل حمایت حاصل ہے، رحمت اللہ کاکڑ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان عوامی سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مرکزی صدر رحمت اللہ کاکڑ اور وزیراعلیٰ کمیٹی کے ممبر میر مصلح الدین مینگل نے کہا ہے کہ وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کو بی اے پی اور اتحادی جماعتوں کے ارکان اسمبلی کی مکمل حمایت حاصل ہے 25 اگست کو وزیراعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد بری طرح ناکامی سے دوچار ہوگی

بقیہ 9 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

غلط پالیسوں سے ملک میں مہنگائی بیروزگاری لاقانونیت عام ہوچکی ہے

بے تحاشہ مہنگائی کی وجہ سے لوگ اپنے بچوں کے ساتھ خودکشی کررہے ہیں، حاجی نزر جان ابابکی

مستونگ (این این آئی) پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ کے مرکزی کال پر پی ڈی ایم میں شامل جماعتوں بلوچستان نیشنل پارٹی نیشنل پارٹی اور جمعیت علماء اسلام مستونگ کے زیراہتمام مہنگائی لاقانونیت اور حکمرانوں کی نااہلی کے خلاف احتجاجی ریلی نکالی گئی اور سلطان شہید چوک پر مظاہرہ کیا گیا۔ ریلی جامعہ فاروقیہ بس اڈہ سے شروع ہوکر

بقیہ 31 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان میں ہیومن رائیٹس کے چیئرمین

حسن مری نے دوسری پوزیشن حاصل کی

کوہلو۔ (موسیٰ جان مری) تفصیلات کے مطابق کوہلو کے تحصیل تمبو سے تعلق رکھنے والے نوجوان حسن مری نے ہیومن رائیٹس کے ٹیسٹ پاس کرکے چیئرمین مقرر ہوئے۔ پورے بلوچستان میں ہیومن رائیٹس کے 84 کنڈیڈیٹ تھے جوکہ دو

بقیہ 33 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ڈپٹی کمشنر مستونگ کا تعلیم فاونڈیشن سکول کا دورہ، اسکول انتظامیہ سے بریفنگ لی

مستونگ (این این آئی) ڈپٹی کمشنر مستونگ میجر (ر) محمد الیاس کبزئی نے تعلیم فاونڈیشن سکول (TF) کا دورہ کیا دورے کے دوران اسکول انتظامیہ سے بریفنگ لی، کلاسز کا معائنہ کیا اور بچوں سے ملیان سے سوالات کئے اور اطمینان کا اظہار

بقیہ 6 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ، جماعت اسلام کے نائب صدر لیاقت بلوچ پریس کانفرنس کررہے ہیں

بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بیروزگاری پر سبی پی ڈی ایم نے کمر کس لی

سبی (اللہ داد رند) بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بیروزگاری پر سبی پی ڈی ایم نے کمر کس لی اجلاسوں کا سلسلہ شروع تفصیلات کے مطابق مدرسہ مفتاح العلوم میں پی ڈی ایم ضلع سبی کا ہنگامی اجلاس جمعیت کے ضلعی سرپرست حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب کی

بقیہ 34 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال کا کوئٹہ کے مطالعاتی دورے پر آئے ہوئے نیشنل پولیس اکیڈمی اسلام آباد کے زیر تربیت پولیس آفیسران کے ہمراہ گروپ فوٹو

اپوزیشن جماعتوں کو ملک کی ترقی اور خوشحالی ہضم نہیں ہورہی، صدیق ترین

وزیراعظم کا کم آمدنی والوں کیلئے پٹرول، یوٹیلٹی سٹور میں اشیاء خوردونوش سستے داموں دینے کا فیصلہ خوش آئند ہے

کوئٹہ (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف قلعہ عبداللہ کے صدر صدیق خان ترین کہا ہے کہ وزیراعظم عمران خان کا کم آمدنی والوں کیلئے پٹرول، یوٹیلٹی اسٹور میں اشیاء خوردونوش سستے داموں دینے کا فیصلہ خوش آئند ہے جس سے غریب عوام کی مشکلات میں کمی آئی ہے، پی ٹی آئی اور اسکی اتحادی جماعتیں ملک سے کرپشن کے خاتمے اور عوام کی ترقی

بقیہ 12 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

کیسکو کی نادہندگان کے خلاف کارروائی، مختلف علاقوں میں جاری

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کمپنی (کیسکو) کی نادہندگان کے خلاف کارروائی مختلف علاقوں میں جاری ہے اس سلسلے میں کیسکو پشین سرکل کے تحت پشین سب ڈویژن کی ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے اولڈ ملک یار فیڈر سے

بقیہ 10 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

برقی لائنوں کی مرمت کے سلسلے میں بجلی بندرہے گی، کیسکو

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کمپنی (کیسکو) کے اعلامیہ کے مطابق برقی تنصیبات اور لائنوں کی ضروری مرمت کے کاموں کے سلسلے میں 23 اکتوبر کو سریاب گرڈ اسٹیشن کے کرانی، سریاب ا، انڈسٹریل، ہزارہ

بقیہ 35 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

چینی شہر چنگ داؤ اور فیصل آباد کے مابین سسٹر سٹی معاہدے پر دستخط

معاہدہ ثقافت، سیاحت، تعلیم اور سائنس اور ٹیکنالوجی سمیت شعبوں میں تعاون کا باعث بنے گا

اسلام آباد (این این آئی) چین کے شہر چنگ داؤ اور فیصل آباد کے مابین سسٹر سٹی معاہدہ طے پاگیا، معاہدہ ثقافت، سیاحت، تعلیم اور سائنس اور ٹیکنالوجی سمیت شعبوں میں تعاون کا باعث بنے گا۔ وزیر مملکت فرخ حبیب نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر اپنے بیان میں کہا کہ چین کے شہر چنگ داؤ اور فیصل آباد کے مابین سسٹر سٹی معاہدہ

بقیہ 37 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ کیخلاف تحریک عدم اعتماد بری طرح ناکام ہوگی، احسان اللہ ملنگزئی

ہم اپنے پینل کی طرف سے وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہیں

کوئٹہ (این این آئی) چیف پینل کے سربراہ چیف احسان اللہ ملنگزئی نے کہا ہے کہ اپوزیشن جماعتیں وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کے ترقیاتی کاموں اور ترقی پسند سوچ سے بوکھلاہٹ کا شکار ہوچکی ہیں وزیراعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد بری طرح ناکام ہوگی۔ یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اپوزیشن

بقیہ 11 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

نیب آرڈیننس کیخلاف درخواست

وفاقی حکومت، ایوان صدر اور چیرمین نیب کو نوٹس جاری، جواب طلب

اسلام آباد (این این آئی) اسلام آباد ہائی کورٹ نے نیب آرڈیننس کیخلاف درخواست پر وزیراعظم آفس، ایوان صدر، سیکرٹری قانون اور چیرمین نیب جاوید اقبال، وفاقی حکومت، سیکرٹری سینیٹ اور قومی اسمبلی کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کر لیا۔ جمعرات کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں نیب آرڈیننس کیخلاف درخواست پر سماعت ہوئی،

بقیہ 13 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

نورزئی قوم کو درپیش مسائل کے حل کیلئے تمام صلاحیتیں بروئے کار لاؤں گا، شائستہ خان

کوئٹہ (این این آئی) نورزئی قوم کا ایک اہم اجلاس جمعرات کو کوئٹہ میں منعقد ہوا جس میں حاجی باز محمد نورزئی، حاجی محمد نورزئی، حنیف نورزئی سمیت نورزئی قوم سے تعلق رکھنے والے قبائلی معتبرین اور نوجوانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس میں نورزئی قوم کو درپیش مسائل پر تفصیلی غور وخوض کیا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے مطابق صدر کمانڈر شائستہ خان نورزئی، فخر نورزئی نائب صدر، گل باچا نورزئی نائب صدر

بقیہ 36 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

مہنگائی میں اضافہ ملکی نہیں عالمی مسئلہ ہے، صائمہ ندیم

دنیا میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں اور مہنگائی پاکستان سے کہیں زیادہ ہیں

کراچی (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کی رکن قومی اسمبلی و وفاقی پارلیمانی سیکریٹری منسٹری برائے بین الصوبائی رابطہ صائمہ ندیم کا کہنا تھا کہ حکومت نے پٹرول اور ڈیزل پر جی ایس ٹی 17 فیصد سے کم کر کے بالترتیب 6.8 اور 10.3 فیصد کیا، خوردنی تیل کی قیمتوں میں چند روز کے اندر 45 سے 50 روپے فی لٹر کمی کریں گے۔ مہنگائی

بقیہ 38 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

الیکشن کمیشن نے وارڈ نمبر 5 پر پی ٹی آئی کے امیدوار کے کامیابی کا نوٹیفکیشن جاری کردیا

کوئٹہ (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کے سیکریٹریٹ سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ سینٹرل بلوچستان کے صدر ڈاکٹر منیر بلوچ کی قیادت میں کنٹونمنٹ بورڈ کے الیکشن میں تاریخی

بقیہ 39 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

پی ڈی ایم میں شامل جماعتوں کو جمہوری کی ایک جان سمجھتے ہیں مولانا عبدالواسع

ملک کو ہرلحاظ سے غیر مستحکم کرنے، اور اداروں کے آپس میں بداعتمادی کی فضاء کا سب سے بڑا سبب کٹھ پتلی حکمران ہے، امیر جے یو آئی بلوچستان

جمعیت نے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے روشن کردار ادا کیا ہے صوبے کی خوشحالی قوموں کے درمیان، ہم آہنگی اور محبت کا نام ہی جمعیت علما اسلام ہے

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر رکن قومی اسمبلی مولانا عبدالواسع نے کہا کہ پی ڈی ایم میں شامل تمام جماعتوں کو جمہور کی ایک جان سمجھتے ہیں، ملک کو ہرلحاظ سے غیر مستحکم کرنے، اور اداروں کے آپس میں بداعتمادی کی فضاء کا سب سے بڑا سبب کٹھ پتلی حکمران ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر مولانا عبدالرحمٰن رفیق کی قیادت میں وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ وفد میں صوبائی جوائنٹ سیکرٹری مولانا خورشید احمد جنرل سیکریٹری حاجی بشیر احمد کاکڑ مولانا شیخ احمد جان مفتی

بقیہ 15 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

کورونا وائرس نظر نہیں آتا ڈینگی تو نظر آتا ہے، پرویز الٰہی

کنٹرول کرنے کیلئے مناسب بندوبست کیا جائے، اجلاس سے خطاب

لاہور (این این آئی) سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الٰہی کی زیرصدارت بلدیاتی نظام کی افادیت کے حوالے سے اجلاس منعقد ہوا جس میں چیئرمین، وائس چیئرمین، کونسلرز، بلدیاتی نمائندوں سمیت سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔ اجلاس میں عوام کے بنیادی مسائل کے حل کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا گیا اور موقع پر احکامات صادر کیے گئے۔ چودھری پرویز الٰہی نے کہا کہ کورونا وائرس ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوا کہ ڈینگی پوری طاقت کے ساتھ

بقیہ 14 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال سے پارلیمانی سیکرٹری صحت ڈاکٹر ربابہ بلیدی کی سربراہی میں ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا نمائندہ وفد ملاقات کررہا ہے

وزیراعلیٰ کیخلاف تحریک عدم اعتماد ناکام ہوگی، پی ٹی آئی

پاکستان تحریک انصاف بطور اتحادی وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال کی حمایت کا اعلان کرچکی ہے، بابر یوسفزئی

پارلیمانی سربراہ پاکستان تحریک انصاف سردار یار محمد رند وزیراعلیٰ بلوچستان اور دیگر دوستوں سے مشاورت کے بعد امریکہ گئے

کوئٹہ (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کے رہنما، سابقہ صوبائی سیکرٹری اطلاعات وترجمان بابر یوسفزئی نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ پی ڈی ایم صوبے میں سیاسی عدم استحکام پھیلا کر صوبے کو غیر مستحکم کرنا چاہتی ہے وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال کے خلاف پی ڈی ایم کی تحریک عدم اعتماد ناکام ہوگی پاکستان تحریک انصاف بطور اتحادی وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال کی حمایت کا اعلان کرچکی ہے پارلیمانی سربراہ پاکستان تحریک انصاف سردار یار محمد رند وزیراعلیٰ بلوچستان اور دیگر دوستوں سے مشاورت کے بعد امریکہ گئے وہ موجودہ سیاسی

بقیہ 40 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

نیب نے جھوٹا مقدمے میں بلاجواز خورشید شاہ کو گرفتار کیا تھا، چنگیز جمالی

جھوٹے مقدموں میں خورشید شاہ اور انکے خاندان کو جن اذیتوں سے گزرنا پڑا اسکا حساب سلیکٹڈ حکومت سے لیا جائے گا

پاکستانی عوام کا اصل چور عمران خان اور اسکے ساتھی ہیں جن کا جلد احتساب ہوگا نیازی حکومت جلد گھر جانے والی ہے، پیپلز پارٹی بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی بلوچستان کے صوبائی صدر میر چنگیز خان جمالی، جنرل سیکرٹری روزی خان کاکڑ اور سیکرٹری اطلاعات سردار سربلند خان جوگیزئی نے سابق قائد حزب اختلاف ورکن قومی اسمبلی خورشید شاہ کی ضمانت منظوری پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ضمانت منظوری نے ثابت کردیا کہ نیب نے جھوٹا مقدمے میں بلاجواز خورشید شاہ کو گرفتار کیا تھا جھوٹے مقدموں میں خورشید شاہ اور انکے خاندان کو جن اذیتوں سے گزرنا پڑا اسکا حساب سلیکٹڈ حکومت سے لیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام کا اصل چور عمران خان اور

بقیہ 17 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

عباسی شہید اسپتال کراچی میں حادثے کے زخمیوں کا علاج بھی بند ہوگیا

زخمیوں کو ادویات اور دیگر سہولیات نہ ہونے کے باعث جناح اسپتال منتقل کر دیا گیا

کراچی (این این آئی) ٹریفک حادثے میں خاتون سمیت 3 افراد جاں بحق اور 5 افراد زخمی ہوگئے، جاں بحق ہونے والی خاتون موٹر سائیکل پر جارہی تھی۔ رضویہ کے علاقے ناظم آباد نمبر 2 انکوئری آفس کے قریب تیز رفتار کار نے ایک ساتھ تین موٹر سائیکلوں کو ٹکر ماردی، ڈرائیور نے حادثے کے بعد فرار ہونے کی کوشش کی تاہم قریبی موجود رینجرز

بقیہ 16 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

راولاکوٹ میں ایک اسکول وین کھائی میں گر گئی، حادثے میں 3 بچے جاں بحق، پندرہ زخمی

راولاکوٹ (این این آئی) ضلع پونچھ کے شہر راولاکوٹ میں ایک اسکول وین کھائی میں گر گئی، حادثے میں 3 بچے جاں بحق ہوگئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق راولاکوٹ میں کھائیگلہ کے قریب تولی پیر روڈ پر اسکول وین کھائی میں گرنے سے 3 بچے

بقیہ 41 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

عوام کا آپ کا کوئی احساس پروگرام نہیں چاہیے، ترجمان مسلم لیگ (ن)

مریم اورنگزیب نے ٹارگٹڈ سبسڈی کے وزیراعظم عمران خان کے اعلان کو قوم سے تازہ فریب، جھوٹ اور فراڈ قرار دیدیا

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ترجمان مریم اورنگزیب نے ٹارگٹڈ سبسڈی کے وزیراعظم عمران خان کے اعلان کو قوم سے تازہ فریب، جھوٹ اور فراڈ قرار دے دیا۔ اپنے بیان میں مریم اورنگزیب نے کہا کہ عمران صاحب کو صرف اپنا، اپنے مافیا اور اے ٹی ایمز کا احساس ہے، عوام کا آپ کا کوئی احساس پروگرام نہیں چاہیے۔

بقیہ 42 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

شوکت ترین کو سینیٹر بنانیکا فیصلہ، حکومت پختونخوا کے مینڈیٹ اور عوام کا مذاق اڑارہی ہے، زاہد خان

کراچی سے تعلق رکھنے والے شخص کو اپنے مفادات کیلئے پختونخوا کو استعمال کر کے سینیٹر بنایا جارہا ہے

اسلام آباد (این این آئی) عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی ترجمان زاہد خان نے مشیر خزانہ شوکت ترین کو خیبر پختونخوا کے سینیٹر بنانے کے فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت پختونخوا کے مینڈیٹ اور عوام کا مذاق اڑا رہی ہے، کراچی سے تعلق رکھنے والے شخص کو اپنے مفادات کیلئے پختونخوا کو استعمال کر کے سینیٹر بنایا

بقیہ 18 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

نومبر کے وسط میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے ٹینتھ ایونیو کیلئے ٹینڈرز کا اجراء ہوگا، اسد عمر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر اسد عمر کی زیر صدارت اجلاس میں بتایا گیا ہے کہ نومبر کے وسط میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے ٹینتھ ایونیو کیلئے ٹینڈرز کا اجراء ہوگا۔ جمعرات کو وزیر منصوبہ بندی اسد عمر کی زیرصدارت وفاقی دارالحکومت کو پانی کی

بقیہ 44 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

سندھ ہائیکورٹ نے کرپٹو کرنسی کیس کا تحریری حکم نامہ جاری کر دیا

حکومت پاکستان اس حوالے سے پالیسی فیصلہ جاری کرے، عدالت

کراچی (این این آئی) سندھ ہائیکورٹ نے کرپٹو کرنسی کیس کا تحریری حکم نامہ جاری کردیا۔ جمعرات کو سندھ ہائی کورٹ میں جسٹس کے کے آغا کی سربراہی میں دو رکنی بینچ نے تحریری حکم نامے جاری کیا۔ تحریری حکم نامے میں عدالت نے کہا ہے کہ کئی ممالک میں کرپٹو کرنسی میں کاروبار کی اجازت ہے۔ پاکستان میں بھی عالمی سطح پر بینکنگ

بقیہ 43 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

عمران خان کی قیادت میں مہنگائی کے جن جو قابو کریں گے، شیخ رشید

فرانسیسی سفارتکار کی بے دخلی سے یورپی ممالک کے ساتھ تعلقات کشیدہ ہوجائیں گے

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ شیخ رشید نے کہا ہے کہ کالعدم تحریک لبیک پاکستان (ٹی ایل پی) کی جانب سے فرانسیسی سفارتکار کو ملک بدر کا مطالبہ ہوگا کہ پاکستان، یورپی ممالک سے باہر ہوجائیگا، اگر پی ڈی ایم یا ٹی ایل پی نے قانون ہاتھ میں لیا تو ان کے خلاف بھرپور ایکشن ہوگا، ڈی جی آئی ایس آئی کی تقرری بارے نوٹیفکیشن سے متعلق

بقیہ 20 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

مقامی عدالت نے ڈاکس تھانے کے ہاتھوں گرفتار گٹکا وماوا فروش ملزم کو عدالتی ریمانڈ پر جیل بھیج دیا

کراچی (این این آئی) مقامی عدالت نے ڈاکس تھانے کے ہاتھوں گرفتار گٹکا وماوا فروش ملزم کو عدالتی ریمانڈ پر جیل بھیج دیا۔ جمعرات کو جوڈیشل مجسٹریٹ غربی کی عدالت میں ڈاکس پولیس نے

بقیہ 19 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

اسد قیصر سے بحرین کے سفیر کی ملاقات

دوطرفہ تعلقات، خطے کی صورتحال اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (این این آئی) سپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر سے بحرین کے سفیر محمد ابراہیم محمد عبدالقادر نے ملاقات کی جس میں دوطرفہ تعلقات، خطے کی صورتحال اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اسد قیصر نے کہا کہ پاکستان بحرین

بقیہ 23 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

راولپنڈی کی مقامی عدالت نے مدرسہ معلم شاہ نواز کی ضمانت بعد از گرفتاری منظور کرلی

راولپنڈی (این این آئی) راولپنڈی کی مقامی عدالت نے مدرسہ معلم شاہ نواز کی ضمانت بعد از گرفتاری منظور کرلی۔ جمعرات کو ایڈیشنل اینڈ سیشن جج راولپنڈی محمد وارث جاوید نے حکمنامہ جاری کردیا۔ عدالت نے کہا کہ شاہ نواز ایک لاکھ روپے

بقیہ 45 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر رائے سے ڈی آئی جی بابر سرفراز کی قیادت میں وفد ملاقات کررہا ہے

محکمہ بلدیات میں بڑے پیمانے پر تقرر وتبادلوں کا شیڈول تیار کرلیا گیا

2 ماہ کیلئے میونسپل کارپوریشن اور ضلع کونسل دوبارہ بنانے کا پلان بھی مرتب کرلیا گیا

لاہور (این این آئی) محکمہ بلدیات میں بڑے پیمانے پر تقرر وتبادلوں کا شیڈول تیار کرلیا گیا، 2 ماہ کیلئے میونسپل کارپوریشن اور ضلع کونسل دوبارہ بنانے کا پلان بھی مرتب کرلیا گیا۔ ذرائع کے مطابق محکمہ بلدیات نے بڑے پیمانے پر تقرر وتبادلوں کا فیصلہ کرلیا ہے، محکمہ بلدیات سینکڑوں کی تعداد میں افسران اور ملازمین کے تقرر اور تبادلے کرے

بقیہ 21 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

لاہور، شوہر کے مبینہ تشدد سے 25 سالہ خاتون جاں بحق

لاہور (این این آئی) ہربنس پورہ میں شوہر کے مبینہ تشدد سے زخمی خاتون دم توڑ گئی، 25 سالہ آمنہ کو 5 روز قبل گلاب دیوی ہسپتال منتقل کیا گیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق ہربنس پورہ کے علاقے

بقیہ 22 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

قانون کی حکمرانی میں سب سے بڑی رکاوٹ بری حکمرانی ہے، اسلام آباد ہائیکورٹ

چیف جسٹس اسلام آباد ہائی کورٹ نے ڈپٹی کمشنر اسلام آباد کو عوامی راستہ کھلوانے کا حکم دیدیا

اسلام آباد (این این آئی) چیف جسٹس اسلام آباد ہائی کورٹ جسٹس اطہر من اللہ نے ریمارکس دیئے ہیں کہ قانون کی حکمرانی میں سب سے بڑی رکاوٹ بری حکمرانی ہے۔ چیف جسٹس اسلام آباد ہائی کورٹ جسٹس اطہر من اللہ نے بااثر افراد کی جانب

بقیہ 24 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ایم ڈی سوئی سدرن گیس کمپنی محمد عمران منیار کی تعیناتی سندھ ہائیکورٹ میں چیلنج کردی گئی

کراچی (این این آئی) ایم ڈی سوئی سدرن گیس کمپنی محمد عمران منیار کی تعیناتی سندھ ہائیکورٹ میں چیلنج کردی گئی۔ درخواست گزار سید سجاد ظہور نے محمد عمران منیار ایم ڈی سوئی سدرن گیس کمپنی کیخلاف دائر درخواست میں موقف اپنایا کہ ایم ڈی سوئی سدرن گیس کمپنی کی تعینات خلاف ضابطہ کی گئی۔

بقیہ 46 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ڈالر کی بڑھتی ہوئی قیمت سے صنعتی شعبہ کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہوگا، راجہ وسیم حسن

روپے کی قدر میں استحکام کیلئے اقدامات، مضبوط معاشی پالیسیوں سے ہی ملکی معیشت مستحکم ہوگی

لاہور (این این آئی) تاجر رہنما وانجمن تاجران لوہا مارکیٹ شہید گنج (لنڈا بازار) لاہور کے سینئر نائب صدر راجہ وسیم حسن نے کہا ہے کہ ڈالر کی قیمت 173 روپے کی تاریخی سطح پر پہنچنے، روپے کی قدر میں کمی اور ڈالر کی مسلسل بڑھنے سے صنعتی شعبہ کی پیداواری لاگت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ بیرونی قرضوں میں اربوں روپے مزید اضافہ ہوگا جبکہ ڈالر مہنگا

بقیہ 47 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

تعلیمی اداروں میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان

منشیات کے استعمال کو روکنے کے لیے پنجاب اسمبلی میں بل لانے کا فیصلہ

لاہور (این این آئی) تعلیمی اداروں میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان، منشیات کے استعمال کو روکنے کے لیے پنجاب اسمبلی میں بل لانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ کنسلٹنٹ انسداد منشیات مہم سید ذوالفقار حسین اسمبلی میں بل لانے کا مسودہ قانون تیار کررہے ہیں جس کے مطابق جس ادارے اور ہوسٹل میں منشیات کا استعمال پکڑا گیا ادارے کا سربراہ ذمہ دار

بقیہ 27 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

77 فیصد پاکستانیوں کے مطابق حکومت کی معاشی سمت غلط ہے، شیری رحمٰن

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کی نائب صدر سینیٹر شیری رحمٰن نے کہا ہے کہ 77 فیصد پاکستانیوں کے مطابق حکومت کی معاشی سمت غلط ہے، تین سال سے ملک پر نااہل حکومت، بدانتظامی

بقیہ 26 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

حکومت کا صارف دشمن ٹیرف متعارف کروانے کا فیصلہ کرلیا

سوئی ناردرن گیس کمپنی کے سسٹم پر ایل این جی اور قدرتی گیس کو ملا کر ٹیرف کو تبدیل کر دیا جائیگا

لاہور (این این آئی) حکومت نے صارف دشمن ٹیرف متعارف کروانے کا فیصلہ کرلیا، سوئی ناردرن گیس کمپنی کے سسٹم پر ایل این جی اور قدرتی گیس کو ملا کر ٹیرف کو تبدیل کر دیا جائیگا، گھریلو صارفین کے ماہانہ بل میں سولہ سو روپے اضافہ ہونے کے

بقیہ 25 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

سی پیک کو کسی تنازعہ سے بالاتر رکھنا چاہیے کیونکہ یہ قومی مفاد کا منصوبہ ہے، احسن اقبال

اپوزیشن کا فرض ہے غریبوں کی آواز بنے، احتجاج ملک بھر میں ہوگا اور حتمی منزل اسلام آباد ہوگی

آنیوالے دنوں میں بھی مہنگائی کے ایٹم بم چلیں گے، اپوزیشن کا فرض ہے غریبوں کی آواز بنے، سیمینار سے خطاب

لاہور (این این آئی) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری جنرل احسن اقبال نے کہا ہے کہ سی پیک کو کسی تنازعہ سے بالاتر رکھنا چاہیے کیونکہ یہ قومی مفاد کا منصوبہ ہے، 2020 اور 2025 کے درمیان صنعتی تعاون کو بڑھانا تھا اور اس کے تحت نو اکنامک زون مکمل ہونا تھے جو ابھی نامکمل ہیں، حکومت انہیں جلد ہی مکمل کرے، اگر کسی ملک کی کرنسی لڑھکتی رہے گی تو سرمایہ کاری نہیں آئے گی، اپوزیشن کا فرض ہے غریبوں کی آواز بنے، احتجاج ملک بھر میں ہوگا اور حتمی منزل اسلام آباد ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مقامی ہوٹل میں ''سی پیک کے تحت صنعتی

بقیہ 28 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

ڈیرہ اللہ یار، واپڈا ہائیڈرو الیکٹرک ورکر یونین کے ملازمین اپنے مطالبات کے حق میں مظاہرہ کررہے ہیں

محترمہ کلثوم نواز کی ذات پر کبھی کوئی بات نہیں کی گئی شہباز گل

خاتون اول کیخلاف جو الفاظ استعمال ہوئے اس کا مقصد ان کو گالی دینا ہے، معاون خصوصی کی گفتگو

عمران خان اچھے لگتے ہیں یا برے آپ سیاست کریں، عمران خان کے ساتھ کوئی اختلاف ہے تو تنقید کریں

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم کے معاون خصوصی شہباز گل نے کہا ہے کہ خاتون اول کے خلاف جو الفاظ استعمال ہوئے اس کا مقصد ان کو گالی دینا ہے، محترمہ کلثوم نواز کی ذات پر کبھی کوئی بات نہیں کی گئی، عمران خان اچھے لگتے ہیں یا برے آپ سیاست کریں، عمران خان کے ساتھ کوئی اختلاف ہے تو تنقید کریں، جب لوگوں کی ماؤں بہنوں کو گالیاں دی جاتی ہیں تب صحافت کہاں سو رہی ہوتی ہے، گالی لکھو گے تو گالی ہی جواب میں ملے گی۔ جمعرات کو یہاں پریس کانفرنس کے دوران معاون خصوصی شہباز گل نے کہا کہ پچھلے 3

بقیہ 48 صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں